اہم فقہی کتب (۱۹۶۰ء تا ۲۰۱۰ء) کا

اردو زبان میں ترجمہ

ایک تاریخی مطالعہ

آفتاب عالم غازیؔ
جامعہ ضیاء العلوم کنڈلور، کرناٹک

اسلامک فقہ اکیڈمی - انڈیا

جملہ حقوق بحق اکیڈمی محفوظ

نام کتاب : اہم فقہی کتب (۱۹۶۰ء تا ۲۰۱۰ء) کا اردو زبان میں ترجمہ

ایک تاریخی مطالعہ

مصنف : آفتاب عالم غازیؔ

صفحات : ۲۱۴

سن طباعت : ۲۰۱۷ء

قیمت :

ناشر

ابجد پبلی کیشن

بسم الله الرحمن الرحيم

ترتیب عنوانات

پہلا باب: تمہیدی امور

پہلی فصل: ترجمہ کی ضرورت: ۱۹
☆ اردو زبان اور اس کی اہمیت ۲۰
☆ اردو میں ترجمہ کی ضرورت ۲۱
☆ کتب فقہ کے ترجمے کی نزاکت ۲۲
دوسری فصل: ہندوستان میں علم فقہ اور اس کے ترجمہ کا رجحان: ۲۴
☆ ۱۹۶۰ء سے پہلے کے ترجموں پر ایک نظر ۲۶
☆ ترجمہ کا جدید رجحان ۲۸
۱- اہم مضامین پر مشتمل قدیم فقہی کتابوں کے ترجمے //
۲- نئے مسائل و موضوعات پر عالم عرب کی تحریروں کے ترجمے ۲۹
۳- ترجمہ شدہ کتابوں کے ترجمے ۳۰
۴- خاص افکار پر مبنی کتابوں کے ترجمے //

دوسرا باب: ترجمہ کی قسمیں اور مترجمین

پہلی فصل: ترجمہ کی نوعیت کے اعتبار سے تقسیم: ۳۵
الف: کلی ترجمہ //

ب: جزوی ترجمہ	۳۵
ج-ترجمانی	۳٦
د-ترجمہ مع تشریح	//
ہ-ایک کتاب کے متعدد ترجمے	۳۷
دوسری فصل: ترجمہ کی موضوعاتی تقسیم:	۳۸
عبادات	//
معاملات	//
احوال شخصیہ (فقہ الاسرہ)	۳۹
تعامل اجتماعی (حظر واباحہ)	//
فقہ دولی	//
خواتین سے متعلق مسائل	۴۰
فیصلے اور فتاوی	//
تیسری فصل: مکاتب فقہ کے اعتبار سے تقسیم:	۴۱
فقہ حنفی	۴۲
فقہ شافعی	//
فقہ مالکی	۴۳
فقہ حنبلی	//
فقہ شیعی	//
فقہ مقارن وفقہ عام	۴۴

چوتھی فصل: ترجمہ کرنے والے نمایاں ادارے: ۴۵
۱-ادارہ تحقیقات اسلامی پاکستان //
۲-مکتبہ الدارالسّلفیہ ممبئی ۴۶
۳-مکتبہ تھانوی دیوبند //
۴-اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا ۴۷
۵-وزارت اسلامی امورواوقاف (ریاض) //
پانچویں فصل: ترجمہ کرنے والی بعض نمایاں شخصیات: ۵۰
چھٹی فصل: علماء ہند کی کتابوں کے ترجمے: ۵۱

تیسرا باب: اہم فقہی کتب کے ترجمہ کا تعارف اور تاریخی مطالعہ

پہلی فصل: ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۰ء تک کئے گئے ترجمے: ۵۵
☆اس دہائی کے اہم ترجمے //
☆ترجمہ شدہ کتابوں کا تعارف اور تاریخی مطالعہ //
۱-سعید الہدایہ ۱۹۶۳ء //
۲-تحقیق اراضی ہند ۱۹۶۳ء ۵۶
۳-فتاوی عالمگیری ۱۹۶۴ء //
۴- ترجمہ نورالایضاح ۱۹۶۶ء ۵۸
۵- معدن الحقائق ۱۹۶۶ء ۵۹
۶-اسلام کا نظام محاصل ۱۹۶۶ء ۶۰

۷- حج اور عمرہ ۱۹۶۷ء ۶۱

دوسری فصل: ۱۹۷۱ء سے ۱۹۸۰ء تک کئے گئے ترجمے: ۶۲

☆ اس دہائی کے اہم ترجمے //

☆ ترجمہ شدہ کتابوں کا تعارف اور تاریخی مطالعہ //

۱- کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۱۹۷۱ء //

۲- نور الفتاح ۱۹۷۱ء ۶۴

۳- شراب اور نشہ آور اشیاء کی حرمت ۱۹۷۲ء //

۴- الجامع الصغیر ۱۹۷۲ء ۶۵

۵- مصباح القدوری ۱۹۷۳ء //

۶- مسئلہ تعدد ازدواج ۱۹۷۴ء ۶۶

۷- الصبح النوری ۱۹۷۵ء ۶۷

۸- نبی ﷺ کا حج اور عمرہ ۱۹۷۶ء //

۹- مصارف الزکاۃ ۱۹۷۷ء ۶۸

۱۰- روضۂ اقدس کی زیارت ۱۹۷۷ء //

۱۱- اصلاح المساجد من البدع والعوائد ۱۹۷۸ء ۷۰

۱۲- زیارۃ القبور ۱۹۷۸ء //

۱۳- تبصرۃ المتعلمین فی احکام الدین ۱۹۷۹ء ۷۱

۱۴- فقہ الزکاۃ ۱۹۸۰ء //

۱۵- السقایۃ علی شرح الوقایۃ ۱۹۸۰ء ۷۳

تیسری فصل: ۱۹۸۱ء سے ۱۹۹۰ء تک کئے گئے ترجمے:		۷۵
☆ اس دہائی کے اہم ترجمے		//
☆ ترجمہ شدہ کتابوں کا تعارف اور تاریخی مطالعہ		//
۱-اسلام میں حلال وحرام	۱۹۸۱ء	//
۲- فقہ الزکاۃ	۱۹۸۱ء	۷۶
۳- طلوع النیرین	۱۹۸۱ء	۷۷
۴-مصباح الوقایہ	۱۹۸۱ء	۷۸
۵- شراب ومنشیات کی حرمت ومضرت	۱۹۸۱ء	۷۹
۶- درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت	۱۹۸۱ء	//
۷-مجلۃ الاحکام العدلیہ	۱۹۸۱ء	۸۰
۸- اسلام اور موسیقی	۱۹۸۲ء	//
۹- ترجمہ کتاب الام	۱۹۸۲ء	//
۱۰-اوضح المسالک فی احکام المناسک	۱۹۸۲ء	۸۱
۱۱-قبروں پر مساجد اور اسلام	۱۹۸۲	//
۱۲- بیمہ اور اس کی شرعی حیثیت	۱۹۸۳ء	۸۳
۱۳-انشورنس ایک شرعی مطالعہ	۱۹۸۳ء	۸۴
۱۴-رشوت شریعت اسلامیہ میں ایک عظیم جرم	۱۹۸۳ء	۸۶
۱۵-اشرف الایضاح	۱۹۸۳ء	۸۷
۱۶-اشرف النوری	۱۹۸۳ء	//
۱۷-اشرف الوقایہ	۱۹۸۳ء	//

۱۸- اسلام کا نظام عبادت	۱۹۸۴ء	۸۸
۱۹- دس اہم دینی مسائل	۱۹۸۵ء	//
۲۰- حدود و تعزیرات وقصاص و دیت	۱۹۸۵ء	//
۲۱- حج بیت اللہ اور عمرہ کے متعلق چند اہم فتاوی	۱۹۸۸ء	۸۹
۲۲- غایۃ السعایہ فی حل مافی الہدایہ	۱۹۸۵ء	۹۰
۲۳- کتاب الاجماع	۱۹۸۶ء	//
۲۴- مسودہ قانون قصاص و دیت	۱۹۸۶ء	۹۲
۲۵- شرح ادب القاضی	۱۹۸۷ء	//
۲۶- قدوری اردو	۱۹۸۷	۹۳
۲۷- اسلام اور بین الاقوامی تعلقات کا پس منظر	۹۸۷ء	//
۲۸- اشرف الہدایہ	۱۹۸۷ء	۹۴
۲۹- مسلمان عورت	۱۹۸۷ء	۹۵
۳۰- ذبیحہ کے احکام ومسائل	۱۹۸۸ء	//
۳۱- درس سراجی	۱۹۸۸ء	//
۳۲- اسلام میں جرم وسزا	۱۹۸۸ء	۹۶
۳۳- حج بیت اللہ اور عمرہ کے متعلق چند اہم فتاوی	۱۹۸۸ء	۹۷
۳۴- پردہ	۱۹۸۸ء	//
۳۵- فقہ مخدومی	۱۹۸۸ء	۹۹
۳۶- نماز نبوی	۱۹۸۸ء	۱۰۰
۳۷- اسلامی معاشرت	۱۹۸۹ء	۱۰۱

۳۸- کشف الاسرار	۱۹۸۹ء	۱۰۱
۳۹- مجموعۃ المسائل	۱۹۹۰ء	۱۰۳
۴۰- احکام بلوغت	۱۹۹۰ء	//
چوتھی فصل: ۱۹۹۱ء سے ۲۰۰۰ء تک کئے گئے ترجمے:		۱۰۵
☆اس دہائی کے اہم ترجمے		//
☆ ترجمہ شدہ کتابوں کا تعارف اور تاریخی مطالعہ		//
۱-احکام شرکت	۱۹۹۱ء	//
۲-احکام رہن، کفالہ وحوالہ	۱۹۹۱ء	۱۰۶
۳-طہارت ونماز کی غلطیاں اور آداب مساجد کے منافی امور	۱۹۹۱ء	۱۰۷
۴-دین کے تین اہم اصول مع مختصر مسائل نماز	۱۹۹۱ء	۱۰۹
۵-بدائع الصنائع	۱۹۹۳ء	۱۱۰
۶- عاقلہ کا تصور اسلامی فقہ میں	۱۹۹۳ء	۱۱۱
۷-تعلیم نماز	۱۹۹۳ء	//
۸-جہاد	۱۹۹۳ء	۱۱۲
۹-مسلمان عورت، پردہ اور لباس	۱۹۹۴ء	//
۱۰- عام مسلمانوں کے لئے ضروری اسباق	۱۹۹۴ء	۱۱۳
۱۱-سجدۂ سہو	۱۹۹۴ء	۱۱۴
۱۲- اسلام کا قانونِ فقہ اور جدید مسائل نکاح ورضاعت	۱۹۹۴ء	//
۱۳- نماز	۱۹۹۵ء	۱۱۵
۱۴-مسلم خواتین سے متعلق فتاوی (القرضاوی)	۱۹۹۵ء	//

۱۵-روزے کے مسائل	۱۹۹۵ء	۱۱۸
۱۶-مسئلہ میلاد اسلام کی نظر میں	۱۹۹۵ء	//
۱۷-ربا اور مضاربت	۱۹۹۶ء	۱۲۰
۱۸-فتاوائے البرکہ سیمینار	۱۹۹۷ء	۱۲۱
۱۹-فتاوی اسلامیہ	۱۹۹۷ء	۱۲۳
۲۰-فتاوی برائے خواتین	۱۹۹۷ء	۱۲۴
۲۱-استخارہ	۱۹۹۷ء	۱۲۶
۲۲-منہاج المسلم	۱۹۹۷ء	۱۲۷
۲۳-فتاوی ابن باز	۱۹۹۷ء	۱۲۹
۲۴-السماع والرقص	۱۹۹۷ء	۱۳۰
۲۵-فتاوی یوسف القرضاوی	۱۹۹۸ء	۱۳۲
۲۶-مقالات وفتاوی (ابن باز)	۱۹۹۸ء	۱۳۴
۲۷-الجامع الفرید	۱۹۹۸ء	۱۳۶
۲۸-ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاوے	۱۹۹۸ء	۱۳۷
۲۹- بے نمازی کا شرعی حکم	۱۹۹۹ء	۱۳۹
۳۰- دین حق	۱۹۹۹ء	//
۳۱-کتاب النکاح والطلاق	۱۹۹۹ء	۱۴۰
۳۲-ذخیرۃ المسائل	۱۹۹۹ء	//
۳۳-مستدلات الامام ابی حنیفہ	۱۹۹۹ء	۱۴۱

۳۴-التکمیل الضروری	۱۹۹۹ء	۱۴۱
۳۵-فقہ الاقلیات، تعارف، تجزیہ اور حل	۲۰۰۰ء	۱۴۳
۳۶- بنیادی فقہی احکام	۲۰۰۰ء	//
پانچویں فصل: ۲۰۰۱ء سے ۲۰۱۰ء تک کئے گئے ترجمے:		۱۴۵
☆اس دہائی کے اہم ترجمے		//
☆ ترجمہ شدہ کتابوں کا تعارف اور تاریخی مطالعہ		//
۱-روزہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل	۲۰۰۱ء	//
۲-طریقۂ طہارت وصلاۃ	۲۰۰۱ء	۱۴۶
۳-کشف الحقائق	۲۰۰۱ء	۱۴۸
۴-ستر وحجاب اور خواتین	۲۰۰۱ء	//
۵-زکاۃ سے متعلق اہم فتاوے	۲۰۰۲ء	۱۴۹
۶-تحفۂ رمضان	۲۰۰۲ء	۱۵۰
۷-تسہیل الوقایہ	۲۰۰۲ء	//
۸-معدل الصلاۃ	۲۰۰۳ء	۱۵۱
۹-نماز کے مسائل	۲۰۰۳ء	۱۵۲
۱۰-الکحل اور عطریات شریعت کی نظر میں	۲۰۰۳ء	۱۵۴
۱۱-خواتین کے مخصوص مسائل	۲۰۰۳ء	۱۵۵
۱۲-تسہیل السراجی	۲۰۰۳ء	//
۱۳-اجازت لینے کے احکام	۲۰۰۳ء	۱۵۶
۱۴-شریعت کے مقرر کردہ فطری حقوق	۲۰۰۳ء	۱۵۷

۱۵-خاندانی نظام	۲۰۰۴ء	۱۵۷
۱۶-انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی جدہ کے شرعی فیصلے	۲۰۰۴ء	۱۵۸
۱۷-مناسک حج وعمرہ ومشروع زیارت	۲۰۰۴ء	۱۶۲
۱۸-کتاب الآثار	۲۰۰۴ء	۱۶۳
۱۹-فقہ الحدیث	۲۰۰۴ء	۱۶۴
۲۰-الشرح الثمیر ی	۲۰۰۴ء	۱۶۵
۲۱-انوار القدوری	۲۰۰۵ء	؍؍
۲۲-بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد	۲۰۰۵ء	۱۶۶
۲۳-قبروں کی زیارت اور صاحب قبر سے فریاد	۲۰۰۵ء	۱۶۹
۲۴-نفل نماز کتاب وسنت کی روشنی میں	۲۰۰۵ء	؍؍
۲۵-فتاوی ارکان اسلام	۲۰۰۵ء	۱۷۰
۲۶-زیبائش نسواں	۲۰۰۵ء	۱۷۲
۲۷-تیسیر الفقہ المیسر	۲۰۰۵ء	۱۷۳
۲۸-نماز کے مسائل	۲۰۰۵ء	؍؍
۲۹-رہنمائے مسلم	۲۰۰۵ء	۱۷۴
۳۰-مختصر کتاب الجنائز	۲۰۰۶ء	۱۷۵
۳۱-شرعی منہیات پر واضح تنبیہ	۲۰۰۶ء	۱۷۶
۳۲-اسلام میں پکی قبروں کی حیثیت	۲۰۰۶ء	۱۷۷
۳۳-مروجہ قضاء عمری بدعت ہے	۲۰۰۶ء	۱۷۸
۳۴-منیۃ الطالب ومنۃ المالک	۲۰۰۶ء	؍؍

۳۵-فقہی فیصلے (مکہ اکیڈمی)	۲۰۰۷ء	۱۸۰
۳۶- نبی ﷺ کی نماز کا طریقہ	۲۰۰۷ء	//
۳۷-فتاوی رسول اللہ ﷺ	۲۰۰۷ء	//
۳۸-تعدیل ارکان	۲۰۰۷ء	۱۸۳
۳۹-فقہ الاسلام	۲۰۰۷ء	۱۸۴
۴۰-فقہی احکام ومسائل	۲۰۰۷ء	//
۴۱-احسن الہدایہ	۲۰۰۸ء	۱۸۵
۴۲-اثمار الہدایہ	۲۰۰۸ء	//
۴۳-اجتماعی فیصلے اور فتاوی (یورپی کونسل)	۲۰۰۸ء	۱۸۶
۴۴-کارگہ حیات میں خواتین کی شرکت	۲۰۰۸ء	۱۹۰
۴۵-فقہ صیام	۲۰۰۸ء	۱۹۲
۴۶-سراج الحقائق	۲۰۰۸ء	۱۹۳
۴۷-موسوعہ فقہیہ	۲۰۰۹ء	//
۴۸-الفقہ المنہجی	۲۰۰۹ء	۱۹۵
۴۹- فقہ الاقلیات	۲۰۰۹ء	۱۹۶
۵۰- ہم طہارت کیسے حاصل کریں	۲۰۰۹ء	۱۹۸
۵۱-محرمات (حرام اشیاء وامور)	۲۰۰۹ء	۲۰۰
۵۲-نسوانی طبعی خون کے احکام	۲۰۰۹ء	//
۵۳- نماز چھوڑنے والے کا حکم	۲۰۰۹ء	۲۰۱
۵۴-فقہ کتاب وسنت	۲۰۱۰ء	۲۰۲

۵۵-سود کی تباہ کاریاں کتاب وسنت کی روشنی میں	۲۰۱۰ء	۲۰۲
۵۶-افواہوں کی شرعی حیثیت	۲۰۱۰ء	۲۰۳
۵۷-خضاب کی شرعی حیثیت	۲۰۱۰ء	۲۰۴
۵۸-ثمرۃ النجاح	۲۰۱۰ء	۲۰۴
۵۹-متعہ کی حقیقت	۲۰۱۰ء	۲۰۵
۶۰-تحفۂ طلبہ دراحکام ضروریات شرعیہ	۲۰۱۰ء	//
چھٹی فصل: کچھ اور کتابوں کے ترجمے:		۲۰۷
☆وضاحت		//
☆ترجمہ شدہ کتابوں کا مختصر تعارف		//
۱-فتاوی الصیام		//
۲-ارکان ایمان واسلام		۲۰۸
۳-فتاوی مکیہ		۲۰۹
۴-روزہ کے ستر مسائل		//
۵-روزہ، تراویح اور زکاۃ سے متعلق اہم احکام ومسائل		۲۱۰
۶-نذر ونیاز اور دعا کی قبولیت		//
۷-شریعت محبوبیہ		۲۱۱
۸-معلم الفقہ		//
۹-کاغذی کرنسی		۲۱۲
خاتمۃ البحث:		۲۱۳

☆☆☆

پہلا باب

تمہیدی باتیں

پہلی فصل:

ترجمہ کی ضرورت

ترجمہ کی ضرورت:

اللہ تعالی نے جس طرح انسانوں کو رنگ، نسل، عقل اور فہم وغیرہ کے اعتبار سے الگ الگ بنایا ہے، اسی طرح ان کی زبانوں میں بھی اختلاف رکھا ہے، چنانچہ بعض عربی بولنے والے ہیں تو بعض فارسی، بعض ترکی بولتے ہیں تو بعض اردو، بعض انگریزی بولتے ہیں تو بعض ہندی۔ اور ایک دوسرے کی زبان میں بسااوقات اتنا اختلاف ہوتا ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کی بات بالکل سمجھ نہیں پاتا ہے اور اپنی بات دوسروں کو سمجھا نہیں پاتا ہے۔

دوسری طرف اللہ تعالی نے انسانوں کو جہاں مختلف الطبع اور مختلف اللسان بنایا ہے، وہیں ان کو مدنی الطبع اور باہم ایک دوسرے سے اپنی ضروریات پوری کرنے والا بھی بنایا ہے، یعنی انسان کا یہ طبعی خاصہ ہے کہ وہ کسی دوسرے انسان ان سے میل جول کے بغیر تنہا زندگی نہیں گذار سکتا (اسی لئے اس کا نام بھی ''انسان'' یعنی ایک دوسرے سے انس حاصل کرنے والا رکھا گیا ہے) بلکہ وہ کسی کے ذریعہ اپنی ضرورت پوری کرتا ہے تو کسی کی ضرورت میں وہ کام بھی آتا ہے، پھر یہ ایک دوسرے کی ضرورت انسان کو مجبور کرتی ہے کہ وہ دوسرے کے سامنے اپنی ضرورت کا ''اظہار'' کرے اور یہ ضرورت کا اظہار عموماً ''زبان'' ہی کے ذریعہ ہوتا ہے؛ کیوں کہ یہی انسان کے مافی الضمیر کی ادائیگی کا سب سے بڑا ذریعہ اور وسیلہ ہے۔

انسانی ضرورت کا دائرہ بسااوقات پھیل کر ان لوگوں تک پہنچ جاتا ہے، جن کی ''زبان''

الگ ہوتی ہے، ایسے وقت میں اپنی ضرورت کے اظہار کے لئے اسے ایک ایسے شخص کی ضرورت پڑتی ہے جواس کے مافی الضمیر کواس کی زبان میں سمجھے اوراس علیحدہ زبان رکھنے والے شخص تک اس کی زبان میں اس بات کو پہنچائے، اسی کو ہم ''ترجمہ'' یا ترجمانی کہتے ہیں۔

ترجمہ یا ترجمانی کی ضرورت انسان کو اپنے دنیاوی امور میں تو پڑتی ہی ہے، دینی امور میں بھی اس کی بہت ضرورت پڑتی ہے، کیونکہ انسان زمین میں ''خدا کا نائب'' خلیفہ فی الأرض بنایا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے: ''إنی جاعل فی الأرض خليفة'' (البقرہ: ۳۰)۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ ساری کائنات کو ''قانون الٰہی'' اور مشیت ایزدی کے مطابق چلائے اور ظاہر ہے کہ اس کے لئے ہر شخص تک خدا کی بات اور خدا کی مرضیات پہنچانے کی ضرورت ہے، خواہ وہ اس کی زبان جانتا ہو یا نہیں، ایسے وقت میں دوسری زبان والوں تک خدا کی بات پہنچانے کے لئے ''ترجمہ'' اور ترجمانی کی ضرورت پڑتی ہے، جیسا کہ خود رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی بات اور دین کا پیغام دوسری زبان والوں تک پہنچانے کے لئے بعض صحابہ کو اپنا ترجمان بنایا تھا (دیکھئے: مسند احمد، حدیث نمبر: ۲۰۲۹۳: ۵/۴، ط: عالم الکتب، بیروت ۱۴۱۹ھ)۔ غرض دنیوی اور دینی ہر طرح کے معاملات میں انسان کو ''ترجمہ'' اور ترجمانی کی ضرورت پڑتی ہے۔

اردو زبان اوراس کی اہمیت:

اردو زبان عربی، فارسی، ہندی، ترکی اور سنسکرت وغیرہ سے مل کر بنی ہے، اس کا وجود چودھویں صدی عیسوی میں بلبن شاہ کے عہد میں ہوا، جس کے بانی فارسی کے بڑے شاعر امیر خسرو (متوفی: ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء) تھے، اردو کا پہلا نام ''ریختہ'' تھا، مگر چوں کہ اس زبان کی زیادہ ضرورت دوسرے ملک سے آنے والے سپاہیوں کو ہوا کرتی تھی اور وہی اس زبان کا زیادہ استعمال کرتے تھے، اس لئے سپاہیوں اور لشکروں کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس کو ''اردوئے معلّٰی'' کہا جانے لگا، پھر بعد میں ''معلّٰی'' کا لفظ ہٹا کر صرف ''اردو'' کو باقی رکھا گیا، جس کے معنی

لشکر اور سپاہی کے ہیں (دیکھئے: قواعد اردو، از: مرزا نثار بیگ، ج: ۳،ص:۵، ط: یاسر ندیم اینڈ کمپنی دیوبند)۔

اردو اپنی شیرینی اور خوبصورتی کی وجہ سے بہت جلد پورے ملک میں مقبول ہوگئی، یہاں تک کہ اسے ''مادری زبان'' کا درجہ حاصل ہوگیا، جس کا شیدائی بلا تفریق مذہب وملت ہر ہندوستانی تھا، لیکن عربی اور فارسی کے ساتھ اس کو خاص مناسبت ہونے کی وجہ سے یہ مسلمانوں میں زیادہ مقبول ہوئی اور مسلمان اپنے مذہبی سرمایہ (علوم دینیہ) کو اپنی مذہبی زبان عربی سے اس زبان میں منتقل کرنے لگے، اس طرح ''اردو'' ہمارے ''مذہبی سرمایہ'' کا بھی مخزن بن گئی، اسی لئے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی (۱۲۸۰ھ ۱۸۶۳ء- ۱۳۶۲ھ ۱۹۴۳ء) نے لکھا ہے:

''اردو کو عربی اور فارسی کے ساتھ قومی مناسبت ہونے سے فضیلت دینیہ حاصل ہے ....دوسری فضیلت اس میں یہ ہے کہ علوم دینیہ کا اس زبان میں غیر محدود اور غیر محصور ذخیرہ ہے، جس کو علماء نے صدیوں کی مشقت اور اہتمام سے جمع فرمایا ہے، اس وقت اردو کی حفاظت دین کی حفاظت ہے، اس بنا پر یہ حفاظت حسب استطاعت طاعت اور واجب ہوگی اور باوجود قدرت کے اس میں سستی کرنا معصیت اور موجب مواخذہ ہوگا'' (آداب تقریر وتصنیف، افادات: حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، مرتب: مفتی محمد زید مظاہری، ص: ۱۳۷، بہ حوالہ: البدائع، ص: ۱۵)۔

اردو میں ترجمہ کی ضرورت:

خدائی ہدایت، پیغمبر کی رہنمائی اور مسلمانوں کے مذہبی قانون کا اصل مواد قرآن وحدیث اور فقہ اسلامی کے نام سے عربی زبان میں ہے، جس سے دنیا کے مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ ناواقف ونابلد ہے، جبکہ اردو اس وقت غیر منقسم ہندوستان اور بعض دیگر ملکوں میں بولی، لکھی اور پڑھی جانے والی اور بیشتر ملکوں کے مسلمانوں کے لئے رابطہ کی زبان ہے، اس لئے ضرورت تھی کہ خدائی ہدایت، پیغمبر کی رہنمائی اور مسلمانوں کے مذہبی قانون (فقہ) کو عربی سے اردو میں منتقل کیا جائے، تاکہ غیر عربی داں بھی اپنے خدا کے اوامر ونواہی اور اپنے نبی کے فرمودات سے

واقف ہوکر اور شریعت اسلامیہ کے قوانین وضوابط کو سمجھ کر اس کے مطابق زندگی گذار سکیں۔

علم فقہ تمام علوم کا عطر اور خلاصہ ہے جو انسان کی روزمرہ کی سرگرمیوں سے تعلق رکھتا ہے، یہ بتلاتا ہے کہ انسانوں کو کیا کیا کام کرنا چاہئے اور کن کن کاموں سے گریز کرنا چاہئے، اس علم کا تعلق ہر عمر، ہر علاقہ اور ہر طبقہ کے لوگوں سے ہے، لہذا جو لوگ عربی زبان سے واقف نہیں ہیں ان کی روزمرہ زندگی کے صحیح اسلامی اصول وقوانین کے مطابق چلنے کے لئے ضروری ہے کہ خاص کر ''قوانین اسلامی'' (فقہ اسلامی) سے واقف ہوں اور فقہ اسلامی کا اصل مواد چوں کہ عربی زبان میں ہے اس لئے ضرورت تھی کہ ہر ایک مسلمان تک ان کی اپنی زبان میں خدائی احکام کو منتقل کیا جائے، تا کہ وہ اسے اچھی طرح سمجھ سکیں اور اس کے مطابق اپنی زندگی گذار سکیں۔

کتب فقہ کے ترجمے کی نزاکت:

کسی بھی زبان کا ترجمہ کرنا اور اس کی اصل اسپرٹ کو دوسری زبان میں منتقل کرنا انتہائی دشوار گذار کام ہے اور خاص کر عربی جیسی فصیح، بلیغ، وسیع اور منفرد نزاکت والی زبان سے ایک نوزائیدہ زبان ''اردو'' میں ترجمہ کرنا انتہائی مشکل کام ہے، اس پر مزید یہ کہ فقہی مواد کے ترجمے میں فقہی اصطلاحات کی باریکیوں اور نزاکتوں کا خیال رکھ پانا ''جوئے شیر'' لانے سے کم نہیں ہے، اس لئے دیگر مضامین اور فنون کے مقابلہ فقہ اسلامی کے مواد کے ترجمہ میں زیادہ نزاکت پائی جاتی ہے، جس کے لئے انتہائی باریک بینی اور زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے، خاص کر عالم عرب کے زمانۂ قریب کے مؤلفین کی کتابوں میں مختلف ملکوں کے مخصوص حالات، مخصوص پس منظر اور وہاں رائج چیزوں کے بارے میں فقہی نقطۂ نظر، نیز جدید ٹکنالوجی وغیرہ سے متعلق فقہی نکات کا ترجمہ انتہائی مشکل اور زیادہ احتیاط کا متقاضی ہوتا ہے۔

فقہی کتابوں کے ترجمے میں اس پہلو سے بھی نزاکت پیدا ہوجاتی ہے کہ دیگر بیشتر فنون کا تعلق انسانی معلومات یا دنیوی مفاد سے ہوتا ہے، جن میں غلطی ہونے سے زیادہ سے

زیادہ یہ ہوسکتا ہے کہ ایک انسان کو کسی چیز کے بارے میں غلط معلومات فراہم ہوجائیں گی اور اس سے اگر نقصان بھی ہوگا تو زیادہ تر دنیا کا نقصان ہوگا، لیکن فقہ کا تعلق انسان کی زندگی سے، صحیح سمت اس کی عملی سرگرمیوں سے اور خدا اور اس کے رسول کی مرضیات کے حصول سے ہے، اگر اس میں بے توجہی کی وجہ سے ادنی سی بھی کمی ہوگئی تو ایک حلال چیز حرام اور حرام چیز حلال ہوسکتی ہے، اس لئے جس طرح فقہی رائے پیش کرنے کے لئے ''اجتہاد'' اور ''گہری بصیرت'' کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح فقہی مواد کے ترجمے کے لئے بھی ''جہدِ بالغ'' اور ''اچھی مہارت'' کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

دوسری فصل:

ہندوستان میں علم فقہ اور اس کے ترجمہ کا رجحان

ہندوستان کے علماء میں تفسیر وحدیث کے ساتھ شروع ہی سے فقہ کا خاص ذوق رہا ہے، جس کی دو وجہیں ہیں: ایک تو یہ کہ فقہ تمام اسلامی علوم کا عطر اور خلاصہ ہے کیونکہ اس میں قرآن سے استدلال کے لئے علم تفسیر اور احادیث سے استناد کے لئے فن حدیث سے بھی واقفیت ضروری ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ ہندوستان مختلف مذہبوں کا مسکن اور مختلف تہذیبوں کا سنگم رہا ہے، جس میں آپسی اختلاط ومعاملات کی وجہ سے بہت سے ایسے مسائل پیدا ہوتے رہے ہیں، جن کو حل کرنے کے لئے ایک فقیہ کے دماغ کی اور فقہ میں مہارت کی ضرورت ہوتی ہے، اسی ضرورت نے علماء کو ہر دور اور ملک کے مختلف خطوں میں فن فقہ سے وابستہ رکھا اور آج بھی قرآن وسنت کو بنیاد اور اولیت حاصل ہونے کے باوجود علم تفسیر اور علم حدیث کے بعد فقہی مہارت کو خصوصی اہمیت حاصل ہے اور اس کے لئے ملک کے متعدد مدارس میں شعبۂ افتاء، تدریب افتاء، تخصص فی الفقہ اور کلیۃ الشریعہ کے نام سے شعبے قائم ہیں، جہاں درس نظامی کی تکمیل کے بعد فنِ فقہ میں علماء کی تربیت کی جاتی ہے اور پیش آمدہ مسائل کو حل کرنے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے۔

ہندوستان میں فقہ کی تدریس کے لئے نصابی کتابیں عربی زبان کی رکھی گئی تھیں، اس لئے کہ قرآن وحدیث اور دیگر اسلامی علوم کی طرح فقہی مواد بھی عربی زبان ہی میں تھا، لیکن ان کتابوں کی تدریس وتفہیم کے لئے اپنی علاقائی زبان اور خاص کر ''اردو'' کو وسیلہ بنایا، اور تصنیف وتالیف میں ابتداءً ضرورت کے لحاظ سے نصابی کتابوں میں سے مشکل کی تسہیل وتشریح، مجمل کی تفصیل، مفصل کے اختصار اور بعض مغلق عبارتوں کے تحشیہ (حاشیہ نگاری) کی طرف رجحان رہا

اوراردواورفارسی زبان میں زیادہ تران کے فتاوی تھے، اس کوعلماء ہند کی تصنیف وتالیف کا پہلا دور کہا جاسکتا ہے۔

دوسرے مرحلہ میں علماء نے قدیم فقہاء کے طرز پر ایک خاکہ بنا کر بعض مستقل کتابیں تیار کیں، جوعموماً عربی زبان میں تھیں، اور کچھ فارسی میں اور انہیں ''فتاوی'' کا نام دیا لیا، جیسے: فتاوی غیاثیہ (مؤلفہ: داؤد بن یوسف الخطیب، ترتیب: ساتویں صدی ہجری، ص: ۱۸۳) فتاوی قراخانی (مؤلفہ: یعقوب مظفر کرمانی ترتیب: آٹھویں صدی ہجری ص: ۳۶۲) فوائد فیروز شاہی (فارسی، مؤلفہ: شرف محمد عطائی، آٹھویں صدی ہجری، ص: ۴۳۷) فتاوی تاتارخانیہ (مؤلفہ: عالم بن علاء حنفی، ترتیب: ۷۷۷ھ/ ۱۳۷۵ء) فتاوی حمادیہ (مؤلفہ: ابو الفتح رکن بن حسام الدین، ترتیب: نویں صدی ہجری) فتاوی ابراہیم شاہی (حصہ اول: فارسی، مؤلفہ: احمد بن حمید نظام کیکانی، ص: ۹۹۰، حصہ دوم: عربی، مؤلفہ: قاضی احمد بن محمد نظام الدین، جون پاری، ترتیب: نویں صدی ہجری، ص: ۴۳۵) فتاوی امینیہ (فارسی، مؤلفہ: محمد امین بن عبید اللہ مومن آبادی، ترتیب: ۹۴۸ھ/ ۱۵۴۱ء، ص: ۲۹۵) المتانۃ فی مرمۃ الخزانۃ (مؤلفہ: میران بن یعقوب بوبکانی، سندھی، ترتیب: دسویں صدی ہجری، ط: سندھی ادبی بورڈ کراچی ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۲ء) فتاوی بابری (فارسی، مؤلفہ: شیخ نورالدین خوانی، ترتیب: دسویں صدی ہجری، ص: ۶۲۶) فتاوی عالمگیری (مؤلفہ: جماعت علماء ہند، ترتیب: گیارہویں صدی ہجری) وغیرہ (دیکھئے: برصغیر میں علم فقہ، از محمد اسحٰق بھٹی، ط: کتاب سرائے، لاہور)۔

تیسرے مرحلہ میں علماء نے عوام کی سہولت کے لئے فارسی اور اردو زبان میں بعض بنیادی کتابیں مرتب کیں اور بعض کتابوں کی خاص افادیت کے پیش نظر اردو زبان میں ان کے ترجمے کئے اور تصنیف وتالیف کا چوتھا مرحلہ وہ ہے جس میں جدید فضلاء اور طلبۂ مدارس کی صلاحیت میں کمی کو دیکھتے ہوئے بعض نصابی کتابوں کے ترجمے کئے گئے اور بعض کی اردو زبان

میں تشریح بھی کی گئی، جس کا مقصد یہ تھا کہ کتاب کو پوری طرح نہ سمجھ پانے والے طلبہ اس ترجمہ وتشریح کی مدد سے کتابیں حل کرسکیں، نیز اس دور میں بعض قدیم مؤلفین کی مفید مضامین پر مشتمل کتابوں کے ترجمے بھی کیے گئے۔

۱۹۶۰ء سے پہلے کے ترجموں پر ایک نظر:

۱۹۶۰ء سے پہلے کیے گئے کچھ ترجموں کا اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے، جس سے اس مدت میں علماء کے ترجمہ کے رجحان کا اندازہ ہوسکے گا، یہ ترجمے موضوعاتی ترتیب کے بجائے زمانی ترتیب سے پیش کیے جارہے ہیں، تاکہ عہد بہ عہد ترجمہ کے رجحان پر روشنی پڑ سکے:

۱- امداد السائل ترجمہ مأۃ مسائل از: مولانا عبدالحی ۱۲۴۵ھ ۱۸۲۹ء

۲- معراج الصلاۃ، ترجمہ مفتاح الصلاۃ از: سعید الدین ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۰ء

۳- توشۂ فلاح، ترجمہ: مناسک الایضاح از: مولانا صبغۃ اللہ ثانی ۱۲۷۵ھ ۱۸۵۸ء

۴- درر البہیہ مترجم، (علامہ شوکانی، متوفی: ۱۲۵۰ھ ۱۸۳۵ء) از: محمد معظم، ۱۲۸۹ھ، ۱۸۷۲ء

۵- خلاصۃ الفقہ، منظوم ترجمہ: احکام الاسلام از: عبدالماجد ۱۲۹۵ھ ۱۸۷۸ء

۶- روح الصلاۃ، ترجمہ: مفتاح الصلاۃ از: حسین بکائی ۱۲۹۷ھ ۱۸۸۰ء

۷- فتح المغیث فی فقہ الحدیث ترجمہ درر البہیہ (علامہ شوکانی) از: نواب صدیق حسن خان ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۱ء

۸- خیر الیقین ترجمہ: رفع الیدین فی الصلاۃ از: محمد بن اسماعیل ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۲ء

۹- نور الہدایہ ترجمہ: شرح الوقایہ از: وحید الزماں ۱۳۰۱ھ ۱۸۸۳ء

۱۰- سبیل النجاۃ ترجمہ: کتاب الصلاۃ (ابن القیم) از: قاضی ظفر الدین ۱۳۰۳ھ ۱۸۸۵ء

۱۱- کشاف، ترجمہ: انصاف (شاہ ولی اللہ دہلوی) از: مولانا احسن نانوتوی ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۰ء

۱۲- عین الهدایہ (ہدایہ کا ترجمہ) از: سید امیر علی ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۰ء

۱۳- اصول السماع (علامہ رازی) از: مولانا محمد خان ۱۳۱۱ھ ۱۸۹۳ء

۱۴- کتاب الشفعہ (مجمع البحرین، فتاوی قاضی خان اور عینی کے اقتباسات کا ترجمہ) از: سید محمود ۱۳۱۴ھ ۱۸۹۷ء

۱۵- کتاب الطلاق (مجمع البحرین کا ترجمہ) از: جسٹس محمود ۱۳۱۴ھ ۱۸۹۷ء

۱۶- ضروری (ترجمہ: قدوری) از: مولانا عبدالاحد ۱۳۱۶ھ ۱۸۹۹ء

۱۷- تعلیم الایمان (ترجمہ: شرح فقہ الاکبر) از: نجم الدین ۱۳۳۱ھ ۱۹۱۳ء

۱۸- تحفۃ العجم فی فقہ الاعظم (ترجمہ: کنز الدقائق) از: مولانا سلطان خان ۱۳۳۱ھ ۱۹۱۳ء

۱۹- احسن المسائل (ترجمہ: کنز الدقائق) از: احسن صدیقی نانوتوی ۱۳۳۴ھ ۱۹۱۵ء

۲۰- معراج المومنین (ترجمہ کتاب امام احمد بن حنبل) از: محمد سلیمان منصور پوری ۱۳۴۲ھ ۱۹۲۴ء

۲۱- فتاوی عالمگیری (ترجمہ: فتاوی ہندیہ) از: مولانا سید امیر علی ۱۳۵۱ھ ۱۹۳۳ء

۲۲- صلاۃ الرحمٰن (ترجمہ: منیۃ المصلی) از: محمد رشید، ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۴ء

۲۳- کتاب الصلاۃ و مایلزم بہا (امام احمد بن حنبل کی کتاب کا ترجمہ) از: انٹرنیشنل کالج علی گڑھ ۱۳۵۳ھ ۱۹۳۵ء

۲۴- امداد الفتاح فی توضیح الایضاح (ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح) کا ترجمہ: از: سید اسماعیل شہید ۱۳۵۵ھ ۱۹۳۷ء

۲۵- دربار رسول کے فیصلے (اقضیۃ الرسول کا ترجمہ) از: عبدالرشید نقشبندی ۱۳۶۰ھ ۱۹۴۲ء

۲۶- زاد العقبی (العروۃ الوثقی کا ترجمہ) از: نذر محمد ۱۳۶۰ھ ۱۹۴۲ھ

۲۷- اسلام اور بیمہ (تامین الحیاۃ والاحوال والاملاک کا ترجمہ) از: مطیع اللہ افغانی

۱۳۶۶ھ ۱۹۴۷ء

۲۸- مفید الوارثین (میراث المسلمین کا ترجمہ) اصغر حسین ۱۳۶۷ھ ۱۹۴۸ء

۲۹- تحفۃ المسلمین (ابو سلمان شاہ کی مسائل اربعین کا ترجمہ) از: محمد نظام ۱۳۷۸ھ ۱۹۵۹ء

۳۰- اشراق نوری (قدوری کا ترجمہ) از: محمد شفیع کانپور، ۱۳۷۸ھ ۱۹۵۹ء (ذکر کردہ زیادہ تر کتابوں کا براہ راست مطالعہ کیا گیا اور کچھ کتابوں کی تفصیل ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی کی کتاب ''برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء'' سے اخذ کی گئی ہے)۔

ترجمہ کا جدید رجحان:

ترجمہ کے جدید رجحان کو چار خانوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱- اہم مضامین پر مشتمل قدیم فقہی کتابوں کے ترجمے:

علماء کی ایک جماعت اور بعض فقہی اداروں میں قدیم فقہاء کی کتابوں میں سے بعض کتابوں کا انتخاب کر کے ان کا ترجمہ کرنے یا کروانے کا رجحان پایا جاتا ہے، جیسا کہ علامہ جزیری (عبد الرحمٰن بن محمد عوض ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۲ء-۱۳۶۰ھ ۱۹۴۱ء) کی کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ کا ترجمہ (از: منظور احسن عباسی ط: ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء) امام محمد کی الجامع الصغیر کا ترجمہ (از: علی جواد، علی گڈھ، ط: ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۲ء) علامہ کاسانی حنفی (متوفی: ۵۸۷ھ ۱۱۹۱ء) کی بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع کا ترجمہ (از: ڈاکٹر محمود الحسن عارف، ظفر اللہ شفیق، محمد سعد اللہ، ڈاکٹر عبد الواحد، خان محمد چاولہ، ط: مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور، ط: ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۳ء) امام شافعی (متوفی: ۲۰۴ھ ۸۲۰ء) کی کتاب الام کا ترجمہ (از: محمد عصمت بو یرے، ط: ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء) علامہ ابن القیم الجوزیہ (۶۹۱ھ ۱۲۹۲ء-۷۵۱ھ ۱۳۵۰ء) کی اعلام الموقعین سے ''فتاوی امام المفتین ورسول رب العالمین'' کا ترجمہ (از: ڈاکٹر عبد الحمید اطہر ندوی بھٹکلی، ط: ۱۴۲۸ھ ۲۰۰۷ء) ابن نقیب مصری کی عمدۃ السالک کا ترجمہ (از: محمد یوسف

پٹیل ط: ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۶ء) ابن رشد مالکی (۵۲۰ھ ۱۱۲۶ء-۵۹۵ھ ۱۱۹۸ء) کی بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد کا ترجمہ (از: ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی، ط: ۱۴۳۰ھ ۲۰۰۹ء) ڈاکٹر مصطفیٰ خن، مصطفیٰ بغا، اور علی شربجی کی مشترکہ تالیف الفقہ المنہجی کا ترجمہ (از: ڈاکٹر عبد الحمید اطہر ندوی ط: ۱۴۳۰ھ ۲۰۰۹ء) اور ادارہ تحقیقات اسلامی پاکستان کی جانب سے کئے گئے متعدد ترجمے۔

۲- نئے مسائل وموضوعات پر عالم عرب کی تحریروں کے ترجمے:

ترجمہ کا دوسرا رجحان یہ ہے کہ عالم عرب کی طرف سے نئے موضوعات پر مرتب کئے گئے تحقیقی مقالات، فتاوی اور کتب کا ترجمہ کیا جائے، چنانچہ اس ضمن میں ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی فقہ الزکاۃ (از: شمس پیرزادہ، ط: ۱۴۰۰ھ ۱۹۸۰ء) عبد اللہ بن محمد بن حمید (چیف جسٹس سپریم جسٹس کونسل سعودی عرب) کی تالیف: حکم اللحوم المستوردۃ کا ترجمہ (از: محمد منیر قمر، پاکستان، ط: ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء) ڈاکٹر مصطفیٰ احمد الزرقاء کی کتاب کا ترجمہ بنام: ''انشورنس-ایک شرعی مطالعہ'' (از: الیاس نعمانی، ط: ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء)، مسلم خواتین سے متعلق ڈاکٹر یوسف القرضاوی کے فتاوی کا ترجمہ (از: عقیدت اللہ قاسمی، ط: ۱۴۱۵ھ ۱۹۹۵ء) البرکہ سمینار کے فیصلوں کا ترجمہ (از: قمر عالم قاسمی ط: ۱۴۱۷ھ ۱۹۹۷ء) ڈاکٹر جمال الدین عطیہ محمد کی فقہ الاقلیات کا ترجمہ (از: امتیاز عالم قاسمی ط: ۱۴۲۰ھ ۲۰۰۰ء) عیسی بن عبد اللہ الحمیر ی کی کتاب: ''لباب النقول فی طھارۃ العطور الممزوجۃ بالکحول'' کا ترجمہ ''الکحل اور عطریات شریعت کی نظر میں'' کے نام سے (از: عبد الحمید واحد فیاضی، ط: ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء) جدہ فقہ اکیڈمی کے فیصلے (از: مولانا فہیم اختر ندوی، ط: ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۴ء) مکہ اکیڈمی کے فیصلے (از: مولانا فہیم اختر ندوی، ط: ۱۴۲۸ھ ۲۰۰۷ء) یوروپی کونسل کے فیصلے (از: ڈاکٹر غطریف شہباز، مولانا زبیر احمد قاسمی، ط: ۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء) وصفی عاشور ابوزید کی کتاب: ''مشارکۃ المرأۃ فی العمل العام'' کا ترجمہ (کارگہ حیات میں خواتین کی شرکت) (از: الیاس نعمانی ندوی، ط: ۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء) وغیرہ۔

۳-ترجمہ شدہ کتابوں کے ترجمے:

ترجمہ کا ایک رجحان یہ ہے کہ جن کتابوں کے ترجمے ہو چکے ہیں ان میں کسی خاص پہلو سے کمی محسوس کرنے کی وجہ سے، یا بسا اوقات محض اپنے لب ولہجہ میں ڈھالنے کی غرض سے ترجمہ شدہ کتابوں کے پھر سے ترجمے کئے جاتے ہیں، اس ضمن میں متعدد ترجموں کا نام لیا جا سکتا ہے، جیسے: ہدایہ کا ترجمہ عین الہدایہ (از: سید امیر علی ط: ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۰ء) کے بعد سعید الہدایہ (از: مفتی احمد علی سعید، ط: ۱۳۸۲ھ ۱۹۶۳ء) غایۃ السعایۃ فی حل مافی الہدایہ (از: مولانا محمد حنیف گنگوہی، ط: ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء) اشرف الہدایہ (از: مفتی جمیل احمد سکروڈوی، ط: ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء)، احسن الہدایہ (از: مفتی عبد العلیم قاسمی، ط: ۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء) اور اثمار الہدایہ (از: مولانا ثمیر الدین قاسمی، ط: ۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء) وغیرہ، اسی طرح کنز الدقائق کی شرح تحفۃ العجم فی فقہ الاعظم (از: مولانا سلطان خان، ط: ۱۳۳۱ھ ۱۹۱۳ء) کے بعد معدن الحقائق (از: مولانا حنیف گنگوہی ط: ۱۳۸۵ھ ۱۹۶۶ء) کشف الحقائق (از: ناظم اللہ ندوی ط: ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۱ء) اور سراج الحقائق (از: مولانا عتیق الرحمٰن قاسمی، ط: ۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء)، ان کے علاوہ قدوری کے مختلف ترجمے، جیسے: مصباح القدوری، اشرف النوری، الصبح النوری، التکمیل الضروری، قدوری اردو، الشرح الثمیری وغیرہ، اسی طرح شرح الوقایہ، نور الایضاح اور سراجی وغیرہ کے متعدد ترجمے۔

۴-عالم عرب کی خاص افکار پر مبنی کتابوں کے ترجمے:

ترجمہ کا ایک جدید رجحان یہ ہے کہ عالم عرب کے سامنے اقلیتی ممالک کے جو حالات اور وہاں اسلام کے روشن چہرہ پر جاہلیت کی روایات اور بدعات ورسومات کا غبار نظر آتا ہے، اس کو دور کرنے کی غرض سے جو انہوں نے کتابیں لکھی ہیں، یا اپنے فقہی نظریات کی ترویج کے لئے جو

مقالات لکھے ہیں، ان کے زیادہ سے زیادہ ترجمے کئے جائیں اور ان کو پھیلایا جائے، اس زمرہ میں جناب مقتدی حسن ازہری کی کتاب: اصلاح المساجد من البدع والعوائد کا ترجمہ (از: مولانا جمال الدین قاسمی ط: ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء) علامہ ابن تیمیہ کی زیارۃ القبور (از: مختار احمد ندوی، ط: ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء) شیخ صالح المنجد کی کتاب: ''التنبیہات الجلیۃ علی کثیر من المنہیات الشرعیہ'' کا ترجمہ (از: شمس الحق، ط: ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۶ء) شیخ محمد بن صالح العثیمین کی کتاب: حکم تارک الصلاۃ (از: ابوشعیب عبدالکریم عبدالسلام، ط: ۱۴۳۰ھ ۲۰۰۹ء) شیخ محمد صبیحی کی کتاب: اللباب فی فقہ السنۃ والکتاب کا ترجمہ (از: عمر فاروق سعیدی، ط: ۱۴۳۱ھ ۲۰۱۰ء) اور شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اور شیخ محمد بن صالح العثیمین کے متعدد فتاوی کا ترجمہ خاص کر قابل ذکر ہے۔

☆☆☆

دوسرا باب

ترجمہ کی قسمیں اور مترجمین

پہلی فصل:

ترجمہ کی نوعیت کے اعتبار سے تقسیم

کتب فقہ کے ترجمہ کو اس کی نوعیت کے اعتبار سے پانچ خانوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

الف: کلی ترجمہ:

فقہ کی بیشتر کتابوں کے ترجمے مکمل ہوئے ہیں، جیسے: ہدایہ کا مکمل ترجمہ اشرف الہدایہ، احسن الہدایہ وغیرہ، شرح وقایہ کا مکمل ترجمہ السقایہ، اسی طرح قدوری، نورالایضاح، کنزالدقائق، ابن نقیب مصری کی عمدۃ السالک، امام محمد کی کتاب الآثار، امام ابویوسف کی کتاب الخراج، علامہ جزیری کی کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ، ابن رشد مالکی کی بدایۃ المجتہد اور ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی فقہ الزکاۃ وغیرہ متعدد کتابوں کے مکمل ترجمے ہوئے ہیں۔

ب: جزوی ترجمہ:

فقہ کی بعض کتابیں ایسی ہیں، جن کے صرف بعض ابواب یا بعض حصوں کا ترجمہ ہوا ہے، جیسے: امام شافعیؒ کی کتاب الام سے، کتاب الطہارۃ سے باب الحیض تک کا ہی ترجمہ ہوا ہے، جو جناب عصمت بو یرے کے قلم سے ہے، اسی طرح ادارہ تحقیقات اسلامی (پاکستان) سے متعدد ترجمے ایسے ہوئے ہیں، جن میں مختلف کتابوں کے مخصوص ابواب کا کسی عنوان کے تحت ترجمہ کروایا گیا ہے، جیسے: مسودہ قانون قصاص ودیت، احکام شرکت، احکام رہن کفالہ وحوالہ، ربا اور مضاربت، احکام بلوغت وغیرہ، کے عنوان سے ہدایہ، عالمگیری، بدائع الصنائع، الشرح الصغیر،

المدونہ، المبسوط، بدایۃ المجتہد، المحلی لابن حزم، المجموع، الانصاف وغیرہ سے مخصوص ابواب کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

اسی طرح ''کتاب النکاح والطلاق'' کے نام سے بدایۃ المجتہد کے ایک حصہ کا ترجمہ، ''فتاوی رسول اللہ ﷺ'' کے نام سے اعلام الموقعین کے ایک حصہ کا ترجمہ، ''طہارت ونماز'' کے نام سے سید سابق مصری کی ''فقہ السنہ'' کے ایک حصہ کا ترجمہ، ''نماز کے مسائل'' کے عنوان سے فقہ السنہ کی کتاب الصلاۃ کا ترجمہ وغیرہ۔

ج: ترجمانی:

بعض کتابیں ایسی ہیں، جن میں مترجم نے کتاب کی عبارت کو روشنی بنا کر اسے اپنے الفاظ میں لکھا ہے، جس کو ہم ''ترجمانی'' کہہ سکتے ہیں، جیسے: شیخ احمد بن حجر آل بوطامی کی کتاب کو روشنی بنا کر شیخ احمد خلیل ہندی نے ''شراب اور نشہ آور اشیاء کی حرمت ومضرت'' کے نام سے کتاب لکھی ہے، اسی طرح ''شریعت محبوبیہ'' کے نام سے قسطنطنیہ (استنبول) کے قوانین دیوانی کی ترجمانی مولانا محمد ہاشم نے کی ہے، ان کے علاوہ اور بھی کتابیں ایسی ہیں، جن میں الفاظ کی پابندی کے بغیر صرف مقصود، مفہوم اور ترتیب کو سامنے رکھ کر انہیں اردو میں منتقل کیا گیا ہے۔

د: ترجمہ مع تشریح:

فقہی کتابوں کے ترجے کی قسموں میں ایک قسم ''ترجمہ مع تشریح'' کی ہے، چنانچہ درس نظامی سے متعلق بیشتر کتابیں ایسی ہیں، جن کے ترجمہ کے ساتھ تشریح بھی کی گئی ہے، جیسے: ہدایہ کا ترجمہ وتشریح: سعید الہدایہ، اشرف الہدایہ، احسن الہدایہ، اثمار الہدایہ، غایۃ السعایہ، طلوع النیرین وغیرہ، قدوری کا ترجمہ وتشریح مصباح القدوری، الصبح النوری، المعتصر الضروری، التکمیل الضروری، اشرف النوری، التسہیل الضروری، انوار القدوری، الشرح الثمیری وغیرہ، اسی طرح

نورالایضاح، شرح وقایہ، سراجی، کنزالدقائق وغیرہ کا ترجمہ مع تشریح۔

ہ- ایک کتاب کے متعدد ترجمے:

ایک کتاب کے متعدد ترجمے بھی عموماً نصابی کتابوں میں ہی ہوئے ہیں، جیسا کہ اوپر مذکور ہوا، ان کے علاوہ، ڈاکٹر یوسف قرضاوی کی فقہ الزکاۃ کے دو ترجمے ہوئے: ایک ساجد الرحمٰن صدیقی کے قلم سے اور دوسرا شمس پیرزادہ کے قلم سے، اسی طرح فتاوی عالمگیری کا ایک ترجمہ مولانا سید امیر علی نے کیا تھا، ان کے بعد مولانا انظر شاہ کشمیری، مولانا کفیل الرحمٰن نشاط دیوبندی، مولانا احتشام الدین مرادآبادی، مولانا محمد ہاشم اور مولانا لقمان الحق فاروقی نے مختلف حصوں کے ترجمے کئے ہیں، اسی طرح درمختار کا ایک ترجمہ ''غایۃ الاوطار'' کے نام سے مولانا خرم علی نے کیا تھا، جس کی تکمیل مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی کے ذریعہ ہوئی تھی، پھر مفتی ظفیر الدین مفتاحی نے بھی اس کا ترجمہ ''کشف الاسرار'' کے نام سے کیا۔

☆☆☆

دوسری فصل:

ترجمہ کی موضوعاتی تقسیم

اردو زبان میں فقہ کے تقریباً تمام موضوعات پر ترجمے ہو چکے ہیں، چنانچہ ذیل میں ہر موضوع سے متعلق ترجمے کی پانچ مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

عبادات:

۱-طریقۂ طہارت وصلاۃ (ط:۲۰۰۱ء)۔

۲-نماز کے مسائل (ط:۲۰۰۳ء)۔

۳-فقہ الزکاۃ (ط:۱۹۸۰ء)۔

۴-روزے کے مسائل (ط:۱۹۹۵ء)۔

۵-حج اور عمرہ (ط:۱۹۶۷ء)۔

معاملات:

۱-انشورنس ایک شرعی مطالعہ (ط:۱۹۸۳ء)۔

۲-ربا اور مضاربت (ط:۱۹۹۶ء)۔

۳-احکام شرکت (ط:۱۹۹۱ء)۔

۴-احکام رہن، کفالہ وحوالہ (ط:۱۹۹۱ء)۔

۵-سود کی تباہ کاریاں کتاب وسنت کی روشنی میں (ط:۲۰۱۰ء)۔

احوال شخصیہ (فقہ الاسرۃ):

۱-کتاب النکاح والطلاق (ط:۱۹۹۹ء)۔

۲-درس سراجی (۱۹۸۸ء)۔

۳-اسلامی قانون فقہ اور جدید مسائل نکاح ورضاعت (ط:۱۹۹۴ء)۔

۴-تسہیل السراجی (ط:۲۰۰۳ء)۔

۵-متعہ کی حقیقت (ط:۲۰۱۰ء)۔

تعامل اجتماعی (حظر واباحہ):

۱-اسلام میں حلال وحرام (ط:۱۹۸۱ء)۔

۲-شراب اور نشہ آور اشیاء کی حرمت ومضرت (ط:۱۹۷۲ء)۔

۳-رشوت شریعت اسلامیہ میں ایک عظیم جرم (ط:۱۹۸۳ء)۔

۴-الکحل اور عطریات شریعت کی نظر میں (ط:۲۰۰۳ء)۔

۵-السماع والرقص (ط: ۱۹۹۷ء)۔

فقہ دولی:

۱-اسلام کا نظام محاصل (ط:۱۹۶۶ء)۔

۲-مجلۃ الاحکام العدلیہ (ط:۱۹۸۱ء)۔

۳-حدود وتعزیرات، قصاص ودیت (ط:۱۹۸۱ء)۔

۴-اسلام میں جرم وسزا (ط:۱۹۸۸ء)۔

۵-اسلام اور بین الاقوامی تعلقات کا پس منظر (ط:۱۹۸۷ء)۔

خواتین سے متعلق مسائل:

۱-مسلمان عورت (ط:۱۹۸۷ء)۔

۲-مسلمان عورت، پردہ اور لباس (ط: ۱۹۹۴ء)۔

۳-مسلم خواتین سے متعلق فتاوی قرضاوی (ط:۱۹۹۵ء)۔

۴-خواتین کے مخصوص مسائل (ط: ۲۰۰۳ء)۔

۵-کارگہِ حیات میں خواتین کی شرکت (ط:۲۰۰۸ء)۔

فیصلے اور فتاوی:

۱-فتاوائے البرکہ سمینار (ط:۱۹۹۷ء)۔

۲-فتاوی ابن باز (ط:۱۹۹۷ء)۔

۳-فتاوی یوسف القرضاوی (ط:۱۹۹۸ء)۔

۴-انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی جدہ کے شرعی فیصلے (ط: ۲۰۰۴ء)۔

۵-اجتماعی فیصلے اور فتاوی، یوروپی کونسل (ط:۲۰۰۸ء)۔

☆☆☆

تیسری فصل:

مکاتب فقہ کے اعتبار سے تقسیم

ہندوستان میں رہنے والے زیادہ تر مسلمان حنفی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، کیوں کہ منگولوں کے حملوں سے پریشان ہوکر وسطی ایشیا اور ماوراء النہر کے جن علماء نے مہاجرت اختیار فرما کر ہندوستان کو اپنا مسکن بنایا ان کا تعلق زیادہ تر حنفی مسلک سے تھا (دیکھئے: برصغیر ہند میں فقہی مخطوطات ومطبوعات - ایک مطالعہ، از: ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی)، ص:۱۹)، اسی طرح ترکی سے آنے جانے والے مسلمانوں کا تعلق بھی حنفی مسلک سے ہی تھا، البتہ عرب تاجرین اور مبلغین کے جو قافلے ساحلی علاقوں میں قیام پذیر ہوئے ان کا تعلق فقہ شافعی سے تھا، اس لئے کیرالا سے موجودہ ممبئی تک کے پورے ساحلی علاقہ میں زیادہ تر مسلمان فقہ شافعی سے تعلق رکھتے ہیں (کلیدی خطبہ، از: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، بہ موقع: دوروزہ علمی سمینار: فقہ شافعی کی تاریخ اور ہندوستان میں علماء شوافع کی خدمات، منعقدہ: ۲۲-۲۳/صفر ۱۴۳۴ھ ۶-۷/جنوری ۲۰۱۳ء جامعہ عربیہ شری وردھن، مہاراشٹر، ص:۱۹)۔

حنفی مسلمانوں کا تعلق جن علاقوں سے رہا ہے وہاں اردو کا زیادہ رواج رہا ہے، بلکہ اردو انہیں علاقوں کی پیداوار ہے، جبکہ شافعی مسلک سے تعلق رکھنے والوں کی آبادی میں عموماً دوسری زبانوں کا غلبہ رہا ہے، اس لئے اردو زبان میں جتنا فقہ حنفی سے متعلق مواد ہے، اتنا فقہ شافعی سے متعلق نہیں ہے۔

رہا مسئلہ فقہ مالکی اور حنبلی کا تو ہندوستان یا اردو بولے جانے والے خطوں میں شاید ہی کسی کا تعلق ان دونوں فقہ میں سے کسی فقہ سے ہو، اس لئے اردو زبان میں ان دونوں مسلکوں کی

کتابوں کو منتقل کرنے کی زیادہ ضرورت محسوس نہیں کی گئی، البتہ ان دنوں عرب علماء نے غیر منقسم ہندوستان میں خاص طور پر پھیلے ہوئے رسم ورواج کے خلاف پُر زور قلم اٹھایا ہے اور ایک حلقہ نے اردو ترجمہ کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ اس کو پھیلانے کی کوشش کی ہے، اس طرح حنبلی علماء کی تحریریں بھی بڑی تعداد میں اردو زبان میں منتقل ہوگئی ہیں، چنانچہ ذیل میں مختلف مکاتب فقہ سے متعلق ترجموں کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

فقہ حنفی:

فقہ حنفی کی بہت سی کتابوں کے اردو زبان میں ترجمے ہوئے ہیں، ان میں سے امام محمد کی ''کتاب الآثار'' کا ترجمہ (ط: ۲۰۰۴ء) قاضی ابو یوسف کی ''کتاب الخراج'' کا ترجمہ (اسلام کا نظام محاصل، ط:۱۹۶۶ء) امام محمد کی الجامع الصغیر کا ترجمہ (ط:۱۹۷۲ء) علامہ مرغینانی کی ہدایہ کا ترجمہ (ط: ۱۹۶۳ء) علامہ کاسانی کی بدائع الصنائع کا ترجمہ (ط: ۱۹۹۳ء) علامہ حصکفی کی درمختار کا ترجمہ (غایۃ الاوطار اور کشف الاسرار، ط:۱۹۸۹ء) اور علامہ نسفی کی کنز الدقائق کا ترجمہ خاص کر قابل ذکر ہے۔

فقہ شافعی:

فقہ شافعی میں حضرت امام شافعی کی کتاب الام کا جزوی ترجمہ (ط: ۱۹۸۲ء) مخدوم مہائمی کی فقہ مخدومی کا ترجمہ (ط:۱۹۸۸ء) ابن نقیب مصری کی عمدۃ السالک کا ترجمہ (منیۃ الطالب ومنۃ المالک، ط: ۲۰۰۶ء) مناسک الایضاح کا ترجمہ (توشۂ فلاح، ط: ۱۸۵۸ء) (مناسک الایضاح کے مترجم صبغۃ اللہ نے اس توشۂ فلاح کی شرح بھی لکھی تھی، جو ''قوت الارواح'' کے نام سے مطبع احمدی مدراس سے ۱۲۷۹ھ ۱۸۶۲ء میں چھپی تھی، اس کی ضخامت (۸۰۴) صفحات ہے (دیکھئے: برصغیر میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، ص: ۵۹) اور ابوبکر بن شطا کی ''الدر البهية فيما يلزم على المكلف من العلوم الشرعية'' کا

ترجمہ (تحفۂ طلبہ دراحکام ضروریات شرعیہ ط: ۲۰۱۰ء) خاص کر قابل ذکر ہے۔

فقہ مالکی:

فقہ مالکی پر کوئی ایسی تالیف نہیں ملی جس کا اردو زبان میں ترجمہ ہوا ہو، البتہ مالکی علماء کی ایک دو تالیفات کا اردو میں ترجمہ ہوا ہے، جن میں خاص کر ابن رشد مالکی کی بدایۃ المجتہد کا اردو ترجمہ (ط: ۲۰۰۵ء) اور عبداللہ محمد بن المالکی قرطبی کی مرتب کردہ "أقضية الرسول" کا ترجمہ (دربار رسول کے فیصلے، ط: ۱۹۴۲ء) خاص کر قابل ذکر ہے۔

فقہ حنبلی:

فقہ حنبلی میں امام احمد بن حنبل کی کئی کتابوں کے ترجمے ہوئے ہیں، جیسے: کتاب الصلاۃ کا ترجمہ (نماز، ط: ۱۹۹۵ء)، معراج المومنین (ط: ۱۹۲۴ء)، کتاب الصلاۃ وما یلزم بھا (ط: ۱۹۳۵ء)، اسی طرح علامہ ابن تیمیہ بھی چوں کہ مسلکاً حنبلی تھے (دیکھئے: الاعلام للزرکلی ۱/۱۴۴) اس لئے ان کی کتابیں، جیسے: السماع والرقص (ط: ۱۹۷۵ء)، زیارۃ القبور (ط: ۱۹۷۸ء) وغیرہ کو شمار کیا جاسکتا ہے، اسی طرح سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی متعدد کتابوں کے ترجموں کو بھی فقہ حنبلی میں شمار کیا جاسکتا ہے، اس لئے کہ وہ خود لکھتے ہیں کہ "فقہ میں میرا مذہب وہی ہے جو امام احمد بن حنبل کا مذہب ہے، مگر بر سبیل تقلید نہیں" (دیکھئے: مقالات وفتاوی ابن باز، مترجم، عنوان: انٹرویو، ص: ۴۳۹)۔

فقہ شیعی:

ہندوستان میں شیعوں کی بھی اچھی تعداد اور حکومت میں خاص دخل رہا ہے، اس لئے ان کی بھی متعدد کتابوں کے اردو ترجمے ہوئے ہیں، جن میں سے حسن بن یوسف خان کی تبصرۃ المتعلمین فی احکام الدین کا ترجمہ (ط: ۱۹۷۹ء) ابوالقاسم جعفر بن الحسن کی عربی تالیف شرائع

الاسلام کا ترجمہ (روائع الاحکام، ط: ۱۹۹۷ء) جسے بعد میں عبدالغنی بن طالب کشمیری نے فارسی میں منتقل کردیا تھا اس کا ایک ترجمہ ''جامع الجعفری'' کے نام سے بھی ۱۸۹۷ء میں دو جلدوں میں طبع ہوا تھا۔ اس کے علاوہ ادارہ تحقیقات اسلامی (پاکستان) سے ''حدود وتعزیرات وقصاص ودیت'' کے نام سے فقہ جعفری کی متعدد کتابوں سے متعلقہ ابواب کا ترجمہ، جیسے: الکافی، فقیہ: من لایحضرہ الفقیہ، تہذیب الاحکام اور شرائع الاسلام وغیرہ سے۔

فقہ مقارن وفقہ عام:

فقہ مقارن اور فقہ عام میں بھی بہت سی کتابوں کے اردو تراجے ہو چکے ہیں، جن میں سے کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ (ط: ۱۹۷۱ء) بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد کا ترجمہ (ط: ۲۰۰۵ء)، الموسوعۃ الفقہیہ (الکویتیہ) کا ترجمہ (ط: ۲۰۰۹ء)، اوضح المسالک فی احکام المناسک کا ترجمہ (ط: ۱۹۸۲ء)، فقہ السنہ کے بعض اجزاء کا ترجمہ (نماز کے مسائل، ط: ۲۰۰۵ء، خاندانی نظام، ط: ۲۰۰۳ء) اور ادارہ تحقیقات اسلامی (پاکستان) سے طبع شدہ، احکام شرکت (ط: ۱۹۹۱ء)، احکام رہن کفالہ وحوالہ (ط: ۱۹۹۱ء) اور احکام بلوغت (۱۹۹۰ء) خاص کر قابل ذکر ہیں۔

☆☆☆

چوتھی فصل:

ترجمہ کرنے والے نمایاں ادارے

بیشتر کتابوں کے ترجمے لوگوں نے انفرادی طور پر کیئے ہیں، تاہم بعض اداروں نے باضابطہ منصوبہ بنا کر متعدد ترجمے شائع کیئے ہیں، جن میں سے چند اہم ادارے درج ذیل ہیں:

۱-ادارہ تحقیقات اسلامی، پاکستان:

ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد (پاکستان) نے ملک میں نفاذ اسلام کی کوششوں کے تحت غیر عربی داں جدید طبقہ تک اسلامی قوانین کا علم پہنچانے کے لئے مستقل ایک سلسلہ: ''تراجم مصادر قانون اسلامی'' کے نام سے شروع کیا تھا، چنانچہ اس کے تحت (۱۹۶۰ء سے ۲۰۱۰ء) کے درمیان درج ذیل اہم ترجمے شائع ہوئے:

۱-حدود و تعزیرات وقصاص و دیت (۱۹۸۵ء)

۲-مسودہ قانون قصاص و دیت (۱۹۸۶ء)

۳-شرح ادب القاضی (۱۹۸۷ء)

۴-ذبیحہ کے احکام و مسائل (۱۹۸۸ء)

۵-احکام بلوغت (۱۹۹۰ء)

۶-احکام شرکت (۱۹۹۱ء)

۷-احکام رہن، کفالہ وحوالہ (۱۹۹۱ء)

۸-ربا اور مضاربت (۱۹۹۶ء)

۲-مکتبہ الدار السّلفیہ ممبئی:

مکتبہ دار السّلفیہ ممبئی سے طبع شدہ چند ترجمے یہ ہیں:

۱-اصلاح المساجد من البدع والعوائد	(۱۹۷۸ء)
۲-زیارۃ القبور	(۱۹۷۸ء)
۳-اسلام میں حلال وحرام	(۱۹۸۱ء)
۴-اوضح المسالک فی احکام المناسک	(۱۹۸۲ء)
۵-بیمہ اور اس کی شرعی حیثیت	(۱۹۸۳ء)
۶-رشوت شریعت اسلامیہ میں ایک عظیم جرم	(۱۹۸۳ء)
۷-دس اہم دینی مسائل	(۱۹۸۵ء)
۸-سجدۂ سہو	(۱۹۹۴ء)

۳-مکتبہ تھانوی دیوبند:

مکتبہ تھانوی دیوبند نے خاص کر نصابی کتابوں کے ترجمے کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا، جس کے تحت ہونے والے چند ترجمے یہ ہیں:

۱-اشرف الایضاح	(۱۹۸۳ء)
۲-اشرف النوری	(۱۹۸۳ء)
۳-اشرف الوقایہ	(۱۹۸۳ء)
۴-اشرف الہدایہ	(۱۹۸۷ء)
۵-کشف الحقائق	(۲۰۰۱ء)

۴-اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) دہلی:

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) دہلی نے فقہ کی خدمات کے مختلف گوشوں میں سے فقہی کتابوں کی طباعت اور جدید مسائل پر علماء عرب کے تحقیقی مقالات کے ترجمے کا کام بھی بڑے اہتمام سے کیا ہے، چنانچہ اکیڈمی کے شعبۂ مطبوعات (ایفا پبلیکیشنز دہلی) سے درج ذیل ترجمے شائع ہوئے ہیں:

۱-انشورنس ایک شرعی مطالعہ	(۱۹۸۳ء)
۲-مسلم خواتین سے متعلق فتاوی یوسف القرضاوی	
۳-فقہ الاقلیات، تعارف، تجزیہ اور حل	(۲۰۰۰ء)
۴-انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی جدہ کے شرعی فیصلے	(۲۰۰۴ء)
۵-فقہی فیصلے (مکہ اکیڈمی)	(۲۰۰۷ء)
۶-اجتماعی فیصلے اور فتاوی (یوروپی کونسل)	(۲۰۰۸ء)
۷-کارگہہِ حیات میں خواتین کی شرکت	(۲۰۰۸ء)
۸-موسوعہ فقہیہ	(۲۰۰۹ء)
۹-فقہ الاقلیات	(۲۰۰۹ء)

۵-وزارت اسلامی امور واوقاف، ریاض:

وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد، ریاض (سعودی عرب) کے تحت دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد سے دیگر اسلامی علوم کے ساتھ فقہی مواد کے ترجمے بھی کثیر تعداد میں شائع ہوئے ہیں، جن میں سے چند اہم ترجمے درج ذیل ہیں:

۱-اسلامی معاشرت	(۱۹۸۹ء)

۲-طہارت ونماز کی غلطیاں (۱۹۹۱ء)

۳-تعلیم نماز (۱۹۹۳ء)

۴-مسلمان عورت، پردہ اور لباس (۱۹۹۴ء)

۵-مسلمانوں کے لئے ضروری اسباق (۱۹۹۴ء)

۶-نماز (۱۹۹۵ء)

۷- روزہ کے مسائل (۱۹۹۵ء)

۸-مسئلہ میلاد اسلام کی نظر میں (۱۹۹۵ء)

۹-ارکان اسلام سے متعلق اہم فتاوی (ابن باز) (۱۹۹۸ء)

۱۰-بے نمازی کا شرعی حکم (۱۹۹۹ء)

۱۱-دین حق (۱۹۹۹ء)

۱۲-روزہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل (۲۰۰۱ء)

۱۳-طریقۂ طہارت وصلاۃ (۲۰۰۱ء)

۱۴-زکاۃ سے متعلق اہم فتاوی ابن باز (۲۰۰۲ء)

۱۵-خواتین کے مخصوص مسائل (۲۰۰۳ء)

۱۶-مناسک حج وعمرہ (۲۰۰۴ء)

۱۷-قبروں کی زیارت اور صاحب قبر سے فریاد (۲۰۰۵ء)

۱۸-نفل نماز کتاب وسنت کی روشنی میں (۲۰۰۵ء)

۱۹-رہنمائے مسلم (۲۰۰۵ء)

۲۰-شرعی منہیات پر واضح تنبیہ (۲۰۰۶ء)

۲۱-اسلام میں پکی قبروں کی حیثیت (۲۰۰۶ء)

۲۲- نبی ﷺ کی نماز کا طریقہ (۲۰۰۷ء)

۲۳-فقہ صیام (۲۰۰۸ء)

۲۴- ہم طہارت کیسے حاصل کریں (۲۰۰۹ء)

۲۵-نماز چھوڑنے والے کا حکم (۲۰۰۹ء)

ان کے علاوہ دار السلام (ریاض-لاہور) ادارۃ الترجمۃ والتالیف (فیصل آباد) اور دارالکتاب دیوبند (انڈیا) وغیرہ سے بھی متعدد کتابوں کے ترجمے شائع ہوئے ہیں۔

☆☆☆

پانچویں فصل:

ترجمہ کرنے والی بعض اہم شخصیات

ترجمہ کرنے والی شخصیتوں میں بہت سی ایسی شخصیتیں ہیں، جنہوں نے متعدد یا گراں قدر ترجمے کئے ہیں، ان میں مفتی محمد میاں صاحب (مترجم: نور الایضاح ط: ۱۹۶۶ء)، مولانا حنیف گنگوہی (مترجم: ہدایہ، کنز الدقائق، قدوری وغیرہ)، ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی (مترجم: کتاب الخراج ط: ۱۹۶۶ء)، منظور احسن عباسی (مترجم: کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ط: ۱۹۷۱ء)، مولانا اسلام الحق مظاہری (مترجم: نور الایضاح، شرح وقایہ، قدوری وغیرہ)، مفتی جمیل احمد سکروڈوی (مترجم: ہدایہ وغیرہ)، مفتی محمد یوسف تاؤلی (مترجم: ہدایہ، سراجی وغیرہ)، مولانا مختار احمد ندوی (مترجم: زیارۃ القبور، اوضح المسالک وغیرہ)، جناب شمس پیرزادہ (مترجم: فقہ الزکاۃ، الحلال والحرام فی الاسلام وغیرہ)، جناب ساجد الرحمٰن صدیقی (مترجم: فقہ الزکاۃ، بدایۃ المجتہد سے کتاب النکاح) ابوعدنان محمد منیر قمر (مترجم: حکم اللحوم المستوردۃ، مفتی ظفیر الدین مفتاحی (مترجم: درمختار ط: ۱۹۸۹ء)، ابوالمکرّم عبد الجلیل (مترجم: خلاصۃ الکلام فی احکام الصیام، ط: 1995ء)، عبد الرحمٰن کیلانی (مترجم: فتاوی ابن باز ط: ۱۹۹۷ء)، زاہد اصغر فلاحی (مترجم: فتاوی یوسف القرضاوی ط: ۱۹۹۸ء)، محمد اسلم شاہد روی (مترجم: فقہ السنہ ط: ۲۰۰۳ء)، مولانا فہیم اختر ندوی (مترجم: مکہ اکیڈمی کے فیصلے ط: ۲۰۰۷ء)، مفتی محمد صدیق ہزاروی (مترجم: کتاب الآثار، ط: ۲۰۰۴ء)، ڈاکٹر عبید اللہ فلاحی (مترجم: بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، ط: ۲۰۰۵)، مولانا ثمیر الدین قاسمی (مترجم: ہدایہ، قدوری وغیرہ)، مولانا عبد الحمید اطہر ندوی (مترجم: فتاوی امام المفتین ورسول رب العالمین، الفقہ المنہجی وغیرہ) اور مولانا محمد یوسف پٹیل (مترجم: عمدۃ السالک ط: ۲۰۰۶ء) خاص کر قابل ذکر ہیں۔

چھٹی فصل:

علماء ہند کی کتابوں کے ترجمے

اردو میں متعدد ترجمے خود علماء ہند کی عربی تالیفات سے کئے گئے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

۱- تحقیق اراضی ہند (جلال الدین تھانیسری کی عربی تالیف کا ترجمہ) از: سعید اشرف (پاکستان) ط: ۱۹۶۳ء، ص: ۲۷۔

۲- نبی ﷺ کا حج اور عمرہ (شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی عربی تالیف: ''حجۃ الوداع وعمرات النبی ﷺ'' کا ترجمہ) از: مولانا محمد یوسف لدھیانوی، ط: ۱۹۷۶ء۔

۳- فقہ مخدومی (شیخ مخدوم محی الدین مہائمی گجراتی کی عربی تالیف کا ترجمہ) از: مفتی محمود اختر قادری، ط: ۱۴۰۸ھ ۱۹۸۸ء۔

۴- مجموعۃ المسائل (مولانا عبدالحی لکھنوی کی تالیف: ''نفع المفتی والسائل'' کا ترجمہ: جو ''معین المفتی والسائل'' کے نام سے کیا گیا تھا اور ''مجموعۃ المسائل'' کے نام سے مشہور ہوا) از: مفتی عتیق مظاہری ط: ۱۹۹۰ء- اس کا ایک ترجمہ ''ذخیرۃ المسائل'' کے نام سے بھی ہوا ہے جو مولانا عبدالخالق مظاہری کے قلم سے ہے، ط: ۱۹۹۹ء۔

۵- بنیادی فقہی احکام (مولانا عاشق الٰہی میرٹھی کی تالیف: ''التسہیل الضروری لمسائل القدوری'' کا ترجمہ جو انہوں نے قدوری کے مسائل اور کچھ مزید مسائل کو سوال وجواب

کے انداز میں مرتب کیا تھا)از: مولانا عبدالغنی طارق (پاکستان)ط:۲۰۰۰ء۔

۶-اسلام اور موسیقی (مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب:''کشف الغنا عن وصف الغنا'' کا ترجمہ)از: عبدالمعز، ط:۱۹۵۲ء۔

۷-مروجہ قضاء عمری بدعت ہے (مولانا عبدالحی لکھنوی کی کتاب: ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعۃ رمضان کا ترجمہ)از: حافظ عبدالقدوس خان قارن، ط:۲۰۰۶ء۔

۸-معلم الفقہ (مولانا عبدالحی لکھنوی کے عربی فتاوی کے مجموعہ کا ترجمہ)از: مولانا برکت اللہ رضا لکھنوی، ۳؍جلدیں۔

☆☆☆

تیسرا باب

اہم فقہی کتب کے ترجمہ کا تعارف اور تاریخی مطالعہ

پہلی فصل:

۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۰ء تک کئے گئے ترجمے

اس دہائی کے اہم ترجمے:

۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۰ء کی دہائی میں ترجمہ شدہ کتابیں کم دستیاب ہوسکیں، تاہم اس دہائی میں مبارک تجارتی کتب خانہ دیوبند کے ذریعہ ہدایہ کا قسط وار ترجمہ ''سعید الہدایہ'' کے نام سے شائع ہوا ہے، جو راقم کو دار العلوم دیوبند کے کتب خانہ میں ملا، اس کے علاوہ فتاوی عالمگیری کا قسط وار ترجمہ مکتبہ آفتاب ہدایت دیوبند سے اور مکتبہ فیض القرآن دیوبند سے چھپا ہے، اسی طرح نور الایضاح کا ترجمہ اور ''معدن الحقائق'' کے نام سے فقہ حنفی کے معتبر متن کنز الدقائق کا ترجمہ اس دہائی کے اہم ترجموں میں ہے۔

ترجمہ شدہ کتابوں کا تعارف اور تاریخی مطالعہ:

۱- سعید الہدایہ (۱۹۶۳ء):

فقہ حنفی کی مشہور و معروف اور مایہ ناز کتاب ہدایہ (مولفہ: شیخ الاسلام برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی، متوفی ۵۹۲ھ) کا قسط وار ترجمہ ''مبارک تجارتی کتب خانہ'' کے زیر اہتمام ''ادارہ ہدایت محل دیوبند'' نے شروع کیا تھا، اس کی پانچ قسطیں راقم کے سامنے ہیں، جن کے مترجم مولانا مفتی سید احمد علی سعید ہیں۔

ہر قسط میں (۸۰) صفحات پر ترجمہ ہے اور اس کے آخر میں ''فتاوی سعیدی'' شامل ہیں،

چنانچہ پہلی قسط کے آخر میں (۱۶) صفحات پر مشتمل زکاۃ سے متعلق فتاوی، دوسری، تیسری اور چوتھی قسطوں میں روزے سے متعلق فتاوی اور پانچویں قسط میں اعتکاف سے متعلق فتاوی شامل ہیں۔ ان قسطوں کی اشاعت ۲/ جمادی الثانیہ ۱۳۸۳ھ ۲۱/ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ہوئی ہے، بعض کتابوں میں اس کی تین جلدوں کا ذکر ہے اور سن اشاعت ۱۹۹۴ء لکھا ہوا ہے (دیکھئے: برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء (از: ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی) باب دوم، عنوان: تراجم کا موضوعاتی اشاریہ، عمومی موضوعات، ص: ۳۵)۔

ہدایہ کا ایک بہت ہی معروف اور قدیم ترجمہ ''عین الہدایہ'' کے نام سے ہے، جس کے مترجم مولانا سید امیر علی ہیں، اس کا ایک خلاصہ ''نور الدرایہ من عین الہدایہ'' کے نام سے ہے، جس کی اشاعت ۱۳۸۲ھ ۱۹۶۰ء میں مکتبہ نعمانیہ دیوبند سے ہوئی ہے (کتب خانہ دار العلوم دیوبند فقہ اردو، ترتیب نمبر: ۹۰۴)۔

۲-تحقیق اراضی ہند (۱۹۶۳ء):

یہ شیخ جلال الدین تھانیسری کی عربی تالیف کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم سید سعید اشرف (پاکستان) ہیں، اس کی اشاعت دائرہ معین المعارف (کراچی) سے ۱۹۶۳ء میں ہوئی ہے، جس کی ضخامت (۲۷) صفحات ہے (دیکھئے: برصغیر ہند میں فقہ اسلامی کا ارتقاء، از: ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی، عنوان: سماجی اور معاشی مسائل، ص: ۳۹)۔

۳-فتاوی عالمگیری (۱۹۶۴ء):

حضرت عالمگیر اورنگ زیب رحمہ اللہ (متوفی: ۳/ مارچ ۱۷۰۷ء) نے قانون اسلامی کی ایک مجلس بنائی تھی، جس کی برس ہا برس کی محنت سے یہ فتاوی کا مجموعہ تیار ہوا، جس کو ''فتاوی ہندیہ'' یا ''فتاوی عالمگیری'' کہتے ہیں، آپ نے تخت نشینی کے چوتھے سال ۱۰۷۳ھ میں یہ کام شروع کروایا جو آٹھ سال بعد ۱۰۸۰ھ میں شیخ نظام الدین برہان پوری کے زیر صدارت مکمل ہوا، اس کام کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا، ایک حصہ شیخ وحید الدین گوپامئوی، دوسرا شیخ جلال

الدین محمد جونپوری، تیسرا قاضی محمد حسین جونپوری، اور چوتھا حصہ ملا حامد جونپوری کے سپرد تھا، ان چاروں حضرات کے تحت مشاہیر علماء نے کام کیا، اس کتاب کی ترتیب میں ہدایہ، شرح وقایہ، شرح نقایہ، طحاوی، کنز الدقائق، قدوری، محیط برہانی، محیط سرخسی، جامع صغیر، مبسوط، منیۃ المصلی، کافی، فتح القدیر، النوازل، بدائع الصنائع، سراج الوہاج، ظہیریہ، المنتقی، البحر الرائق، عنایہ، جامع المضمرہ وغیرہ سے مدد لی گئی ہے۔

اس مفید اور جامع کتاب کے ترجمے کا احساس مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی (سابق رکن مجلس شوریٰ دار العلوم دیوبند، ورکنگ صدر جمعیۃ علماء ہند) کو ہوا، انہوں نے جناب اظہر صدیقی صاحب کو توجہ دلائی اور اظہر صدیقی صاحب نے ترجمہ کی ذمہ داری مولانا لقمان الحق فاروقی (فاضل دار العلوم دیوبند) کے سپرد کی، ترجمہ میں جگہ جگہ دار العلوم دیوبند کے صدر المدرسین مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ کی رہنمائی اور مفتی جمیل الرحمٰن صاحب (مفتی دار الافتاء دار العلوم دیوبند) کی مکمل نگرانی رہی۔

ترجمہ کئی حصوں میں چھپا، جن میں سے بعض حصہ کا ترجمہ دوسرے علماء نے بھی کیا ہے، چنانچہ کتاب الطہارۃ پر مشتمل پہلے جزء کا ترجمہ مولانا لقمان الحق فاروقی نے کیا ہے، جس کی اشاعت مکتبہ آفتاب ہدایت (آستانۂ مفتی اعظم، ابو المعالی دیوبند) سے ہوئی ہے، اس کی ضخامت (۹۲) صفحات ہے، جس پر سن اشاعت درج نہیں ہے، مگر کاتب (ظہیر الاسلام سہارنپوری) نے اپنے نام کے آگے ۶۴ء لکھا ہے، دوسری جلد میں کتاب الصلاۃ کے نصف حصہ کا ترجمہ ہے، جس کی ضخامت (۹۴) صفحات ہے اور تیسری جلد کتاب الصلاۃ کے نصف ثانی پر مشتمل ہے، جس کی ضخامت (۱۰۰) صفحات ہے، چوتھی جلد میں زکاۃ سے متعلق ابواب کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کے سابق ناظم حافظ سید عبد اللطیف کے فرزند مولانا سید عبد الرؤف مظاہری ہیں اور پانچویں جلد حج سے متعلق ہے، جس کا ترجمہ مولانا لقمان الحق فاروقی نے کیا ہے، اس کی ضخامت (۸۶) صفحات ہے، یہ ترجمے دراصل دو ماہی سلسلہ کی صورت

میں شائع ہورہے تھے، اس لئے ان کے صفحات کم رکھے گئے تھے۔

فتاوی عالمگیری کے ایک حصہ کا ترجمہ: ''فتاوی عالمگیری مکمل، مدلل اردو محشی'' کے نام سے مفتی کفیل الرحمٰن نشاط عثمانی دیوبندی (سابق مفتی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند) نے بھی کیا ہے، جس کی سات تا بارہ قسطیں راقم کے سامنے ہیں، ساتویں قسط (۱۱۰) صفحات پر، آٹھویں (۸۶) صفحات پر، نویں (۹۶) صفحات پر، دسویں (۹۲) صفحات پر، گیارہویں (۱۰۴) صفحات پر اور بارہویں قسط (۹۲) صفحات پر مشتمل ہے، جن میں کتاب النکاح سے کتاب العتاق کا ترجمہ ہے، ان قسطوں کی اشاعت وسیم بکڈپو دیوبند کے زیر اہتمام مکتبہ فیض القرآن دیوبند سے ہوئی ہے۔

اس کے بعض اجزاء کا ترجمہ عہد قریب کے مشہور محدث مولانا انظر شاہ مسعودی کشمیریؒ (سابق شیخ الحدیث دار العلوم وقف دیوبند) نے کیا ہے، اسی طرح معاملات، نکاح وطلاق، فرائض اور حدود وجنایات کا ترجمہ مولانا محمد ہاشم صاحب نے کیا ہے، جس میں فروعات سے قبل اصول بھی ذکر کئے گئے ہیں (دیکھئے: اردو زبان میں علوم اسلامی کا سرمایہ، سہ ماہی ''حراء'' کا خصوصی شمارہ، المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد، ربیع الثانی تا ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ/جولائی ۲۰۰۰، تا مارچ ۲۰۰۱ء، مضمون: فقہی کتب کے اردو ترجمے، از: محمد الیاس فلاحی، ص: ۲۰۱)۔

فتاوی عالمگیری کا سب سے قدیم اور مکمل ترجمہ مولانا احتشام الدین مرادآبادی کے قلم سے دس جلدوں میں ہے، جس پر مولانا سید امیر علی نے نظر ثانی فرمائی ہے، مگر ان ہی کے نام سے یہ ترجمہ معروف ومطبوع ہے، یہ ترجمہ قدیم اردو میں ہے، جس کی مجموعی ضخامت (۵۰۷۲) صفحات ہے، اس کی اشاعت شوال ۱۳۴۹ھ/مارچ ۱۹۳۱ء میں مکتبہ رحمانیہ ۱۸، اقرأ سینٹر غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور کے زیر اہتمام مطبع نول کشور لکھنؤ سے ہوئی ہے۔

۴-ترجمہ نور الایضاح (۱۹۶۶ء):

یہ کتاب ابوالاخلاص حسن بن عمار بن علی الوفائی الشرنبلالی (۹۹۴ھ-۱۰۶۹ھ) کی

تالیف ہے، جس کا ترجمہ مولانا سید محمد میاں دیوبندی (سابق شیخ الحدیث وصدر مفتی مدرسہ امینیہ دہلی، متوفی: ۱۹۷۵ء) نے کیا ہے۔ اوپر ضروری اعراب کے ساتھ نور الایضاح کی عبارت نقل کی گئی ہے، پھر ترجمہ کیا گیا ہے، پھر ترجمہ کی عبارت پر حاشیہ لگا کر نیچے تشریح کی گئی ہے، تشریح میں خود مؤلف (علامہ شرنبلالی) کی ''مراقی الفلاح'' سے خاصا استفادہ کیا گیا ہے۔

ترجمہ کا انداز ذرا قدیم اور لفظی ہے، جس کی ضخامت (۲۴۰) صفحات ہے، اس کی طباعت کتابستان، قاسم جان اسٹریٹ دہلی ۶ سے ہوئی ہے۔

یہ کتاب جدید ترتیب کے ساتھ ۱۹۶۶ء/ ۱۳۸۵ھ میں شائع ہوئی ہے، اس سے پہلے یہ ''نور الاصباح'' کے نام سے اور شروح وحواشی ''ایضاح الاصباح'' کے نام سے ۲۴/ دسمبر ۱۹۲۷ء/ ۳۰ جمادی الثانیہ ۱۳۴۶ھ میں (۱۱۲) صفحات میں شائع ہوئی تھی، راقم کے سامنے اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن ہے، جس پر ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء درج ہے اور اس پر کاتب نے کتابت کی تاریخ ۱۹۷۷ء/ ۱۳۹۷ھ لکھی ہے۔

نور الایضاح کا ایک ترجمہ مولانا صدیق احمد الانواری (مدرسہ جامعہ علمیہ تکمیل العلوم کانپور) نے ''نشاط الارواح'' کے نام سے کیا تھا، جس کی اشاعت اول مارچ ۱۹۴۹ء میں مطبع مجیدی کانپور سے ہوئی تھی، اس کتاب میں ترجمہ کو حاشیہ میں لکھا گیا ہے اور عبارت مکمل اعراب کے ساتھ درمیان میں نقل کی گئی ہے، اس کی ضخامت (۱۸۰) صفحات ہے، اسی طرح اس کا ایک ترجمہ مفتی کفیل الرحمٰن نشاط عثمانی دیوبندی (مفتی دار العلوم دیوبند) نے ''سراج الایضاح'' کے نام سے کیا تھا، جس کی طباعت کتب خانہ محمودیہ دیوبند سے جناب حفیظ الرحمٰن مسرت (ایم اے) کے زیر اہتمام ہوئی، اس کی ضخامت (۲۶۸) صفحات ہے، مگر اس پر سن طباعت موجود نہیں ہے۔

۵- معدن الحقائق (۱۹۶۶ء):

یہ فقہ حنفی کے مشہور متن کنز الدقائق (مولفہ: حافظ الدین ابوالبرکات عبداللہ بن احمد

نسفی، متوفی: ۷۱۰ھ/ ۱۳۱۰ء) کا اردو ترجمہ وتشریح ہے، جو مولانا حنیف گنگوہی کے قلم سے ہے، شروع میں (۶۸) صفحات پر مفید مقدمہ ہے، جس میں خیر القرون اور تفقہ فی الدین، تدوین فقہ، امام اعظم اور ان کے شاگردوں کے حالات، فقہ کا موضوع، مقصد، ماخذ، فضیلت، طبقات فقہاء، طبقات مسائل، ظاہر الروایہ، نوادر، واقعات وغیرہ اصطلاحات کی تشریح، امام اعظم کا رجوع، امام ابو یوسف اور امام محمد کا رجوع، صاحب کنز کے حالات، کتاب میں موجود غیر ظاہر الروایہ مسائل، مسامحات کنز وغیرہ پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

یہ ترجمہ دو جلدوں پر مشتمل ہے، جن میں سے پہلی جلد کی تکمیل ۱۷/ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ کو اور دوسری جلد کی تکمیل ۵/ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ کو ہوئی اور دونوں کی طباعت ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۹۶۶ء کو حنیف بکڈ پو، دیوبند سے ہوئی ہے۔

ترجمہ عربی عبارت با اعراب کے نیچے کر دیا گیا ہے، جیسا کہ عموماً قرآن پاک کے ترجمہ کا انداز ہوتا ہے، پھر ''توضیح اللغۃ'' کے عنوان سے بعض مشکل الفاظ کے ترجمے کئے گئے ہیں اور ''تشریح الفقہ'' کے عنوان سے بعض اجزاء کی وضاحت کی گئی ہے، نیز بعض فقہی جزئیات پر حاشیہ لگا کر نیچے اس مضمون کی حدیث کا حوالہ بھی نقل کیا گیا ہے۔

کنز الدقائق کا ایک ترجمہ مولانا سلطان خان نے ''**تحفة العجم فی فقه الأعظم**'' کے نام سے کیا تھا، جو اپریل ۱۹۱۳ء ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ میں (۴۴۸) صفحات پر مشتمل مطبع منشی نول کشور لکھنؤ سے شائع ہوا تھا (دیکھئے حوالہ سابق، ص: ۱۹۹)۔

۶- اسلام کا نظام محاصل (۱۹۶۶ء):

یہ مشہور حنفی امام قاضی ابو یوسف کی تالیف ''کتاب الخراج'' کا اردو ترجمہ ہے، جس کے مترجم ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی ہیں، اس کتاب کی ضخامت (۶۳۵) صفحات ہے، جس کی اشاعت ۱۹۶۶ء/ ۱۳۸۵ھ میں مکتبہ چراغ راہ، کراچی (پاکستان) سے ہوئی ہے (دیکھئے: برصغیر ہند

میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، از: ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی، عنوان: سماجی اور معاشی مسائل، ص: ۳۹)۔

۷- حج اور عمرہ (۱۹۶۷ء):

یہ شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز (مفتی عام سعودی عرب متوفی: ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء) کی تالیف: "التحقیق والایضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرۃ علی ضوء الکتاب والسنۃ" کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم محمد صدیق بن عبد العزیز ہیں، کتاب کے شروع میں مترجم کے ابتدائی کلمات، کتاب میں استعمال ہونے والے بعض اشارات واصطلاحات کی وضاحت اور شیخ ابن باز کا مختصر مقدمہ ہے۔

اس کتاب میں حج وعمرہ سے متعلق مسائل کے علاوہ حجر اسود، گنبد خضراء، مسجد قباء، جنت البقیع وغیرہ کی تصاویر بھی شامل ہیں، کتاب کی مجموعی ضخامت (۱۰۰) صفحات ہے، جس کی طباعت ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۷ء میں ادارہ احیاء السنۃ النبویہ ڈی بلاک سیٹلائٹ فارن سرگودھا، مغربی پاکستان سے ہوئی ہے۔

۱۹۶۷ء میں ایک جزوی ترجمہ: "فتاوی نذیریہ" (از: نذیر حسن محدث دہلوی: ۱۲۳۰ھ/ ۱۸۰۵ء-۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء) کے نام سے بھی چھپا تھا، جو دراصل آپ کے عربی وفارسی فتاوی کا ترجمہ ہے، اسے اہل حدیث اکیڈمی پاکستان نے شائع کیا تھا، (دیکھئے: اردو زبان میں علوم اسلامی کا سرمایہ، سہ ماہی "حراء" کا خصوصی شمارہ، المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد، ص: ۲۱۰)۔

☆☆☆

دوسری فصل:

۱۹۷۱ء سے ۱۹۸۰ء تک کئے گئے ترجمے

اس دہائی کے اہم ترجمے:

۱۹۷۱ء سے ۱۹۸۰ء کی دہائی میں راقم کو (۱۵) ترجمے مل سکے، جن میں علامہ جزیری کی کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ، کا ترجمہ، امام محمدؒ کی الجامع الصغیر کا ترجمہ، ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی فقہ الزکاۃ کا ترجمہ، فقہ حنفی کے مشہور متن مختصر القدوری کا ترجمہ اور شیخ زکریاؒ کی حجۃ الوداع وعمرات النبی کا ترجمہ خاص کر قابل ذکر ہے۔

ترجمہ شدہ کتابوں کا تعارف اور تاریخی مطالعہ:

۱- کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ (۱۹۷۱ء):

یہ کتاب مشہور مصری عالم عبد الرحمٰن بن محمد عوض الجزیری (۱۲۹۹ھ ۱۸۸۲ء - ۱۳۶۰ھ ۱۹۴۱ء) کی تالیف کردہ ہے، جس کا ترجمہ جناب منظور احسن عباسی نے کیا ہے، جس کا مقصد خاص پاکستان میں نفاذ اسلام کی کوششوں کے خاکہ میں رنگ بھرنا تھا۔

مؤلف کا تعلق جامعہ ازہر (مصر) سے تعلیم اور تدریس دونوں کا رہا ہے، اس کتاب کی تالیف میں مؤلف کے ساتھ چند اور علماء بھی تھے، چنانچہ پہلی جلد ان سب کی مشترکہ تالیف ہے، مگر باقی چار جلدیں مؤلف نے تنہا لکھی ہیں۔

مؤلف کا طریقہ یہ ہے کہ ائمہ اربعہ کے متفق علیہ مسئلہ کو متن میں لکھتے ہیں اور اگر کسی کا

اختلاف ہوتو اس کو نیچے حاشیہ میں لکھتے ہیں، نیز اس کتاب میں صرف ان مسائل کوذکر کیا گیا ہے، جو فقہاء کے نزدیک قابل اعتماد ولائق ترجیح ہیں، ایسے مسائل کونظر انداز کیا گیا ہے، جن کو ترجیح حاصل نہیں ہے، تاہم جہاں کہیں مفید خیال کیا گیا وہاں ایسے مسائل بھی ذکر کردیئے گئے ہیں۔

پہلی جلد کے شروع میں علماء اکیڈمی (شعبۂ مطبوعات محکمہ اوقاف حکومت پنجاب، لاہور) کی جانب سے پانچوں جلدوں کا تعارف ہے، پھر یوسف گورایہ (ڈائریکٹر علماء اکیڈمی) کا دیباچہ، پھر مترجم کا دیباچہ، پھر مؤلف کا مقدمہ ہے، اس کے بعد کتاب شروع ہوئی ہے، جس میں طہارت، نماز، روزہ، اعتکاف، زکاۃ، حج اور عمرہ کے ابواب ہیں، اس جلد کی مجموعی ضخامت (۱۲۰۹) صفحات ہے، اس جلد کو ''عبادات'' کا عنوان دیا گیا ہے۔

دوسری جلد میں کتاب الحظر والاباحہ، یمین، بیع، رہن، قرض، حجر، مزارعت، مساقات اور مضاربت وغیرہ کا بیان ہے، جس کے شروع میں جناب محمد نثار خاں اور یوسف گورایہ کا دیباچہ ہے، جس پر ا اکتوبر ۱۹۷۸ء کی تاریخ لکھی ہے، اس جلد کی ضخامت (۸۶۵) صفحات ہے، جس کو ''معاملات'' کا عنوان دیا گیا ہے۔

تیسری جلد بھی معاملات ہی کے عنوان سے ہے، جس میں شرکت، اجارہ، توکیل، حوالہ، ودیعت، عاریت، ہبہ اور وصیت سے متعلق ابواب ہیں، جس کی ضخامت (۴۹۳) صفحات ہے، اس جلد پر نسیم عباسی صاحب (آفیسر تحقیق ومطبوعات علماء اکیڈمی) کا دیباچہ ہے، جس پر ستمبر ۱۹۸۳ء کی تاریخ درج ہے۔

چوتھی جلد کا مرکزی عنوان ''شخصی قوانین'' ہے، جس میں نکاح، طلاق، نفقہ، حضانت وغیرہ کے ابواب ہیں، جس کی ضخامت (۱۱۰۷) صفحات ہے، اس پر پروفیسر محفوظ الرحمٰن نعیمی (ڈائریکٹر جنرل) کا پیش لفظ ہے۔

پانچویں جلد ''حدود وتعزیرات'' کے عنوان سے ہے، جس میں حد شرب، حد زنا، حد سرقہ، حد قذف، قصاص اور تعزیرات کی بحثیں ہیں، اس جلد کی ضخامت (۸۹۲) صفحات ہے،

اس جلد پر جناب نثار خاں صاحب (ڈائریکٹر) کا اور محمد یوسف صاحب کا دیباچہ ہے، جس پر اپریل ۱۹۷۹ء کی تاریخ لکھی ہے۔

راقم کے سامنے اس ترجمہ کا چوتھا ایڈیشن ہے، جو نومبر ۱۹۸۵ء/صفر ۱۴۰۶ھ میں نکلا تھا، جبکہ تیسرے ایڈیشن کی تاریخ ستمبر ۱۹۸۳ء/ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ اور دوسرے ایڈیشن کی تاریخ ۱۹۷۷ء/ ۱۳۹۷ھ لکھی ہے، پہلے ایڈیشن کی تاریخ کا پتہ تونہیں چل سکا، مگر مترجم کے دیباچہ کے اخیر میں مئی ۱۹۷۱ء/ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ لکھی ہے، اسی لحاظ سے اسے ۱۹۷۱ء کا ترجمہ قرار دیا گیا ہے، یہ ترجمہ علماء اکیڈمی (شعبۂ مطبوعات محکمۂ اوقاف پنجاب لاہور) کے زیر اہتمام پاکستان پرنٹنگ ورکس (لاہور) سے طبع ہوا ہے۔

۲-نور الفتاح (۱۹۷۱ء):

نور الایضاح کا یہ ترجمہ وتشریح مولانا اسلام الحق سعید مظاہری (خادم مدرسہ عربیہ دار العلوم شاہ بہلول، سہارنپور) کے قلم سے ہے، اس کتاب کی ضخامت (۳۵۹) صفحات ہے، جس کے شروع میں علم فقہ سے متعلق مختصر مقدمہ ہے، یہ ترجمہ ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۱ء میں محبوب پرنٹنگ پریس دیوبند سے چھپا ہے، جس کا ناشر مکتبہ اشاعت اسلام دار العلوم شاہ بہلول سہارنپور ہے۔

۳-شراب اور نشہ آور اشیاء کی حرمت ومضرت (۱۹۷۲ء):

علامہ شیخ احمد بن حجر آل بوطامی (قاضیٔ محکمۂ شرعیہ، دوحہ، قطر) کی عربی تالیف کی ترجمانی شیخ احمد خلیل الہندی نے کی ہے، جس کے شروع میں شیخ احمد بن محمد شنقیطی (مدرس حرم مکی) اور علامہ محمد سلیمان اشقر (سکریٹری وزارت اوقاف، کویت) کی تقریظات اور مؤلف کا مقدمہ ہے، اس کتاب کی ضخامت (۱۵۵) صفحات ہے، جس کی طباعت ۱۹۷۲ء مطابق ۱۳۹۲ھ میں اسلامک ریسرچ اکیڈمی (۴- جوگابائی، نئی دہلی ۲۵) کے زیر اہتمام ''جید پریس'' (بلی ماران،

دہلی) سے ہوئی ہے۔

۴-الجامع الصغیر(۱۹۷۲ء):

امام محمد بن حسن شیبانی(متوفی:۱۸۹ھ) کی کتاب ''الجامع الصغیر'' کا ترجمہ جناب علی جواد نے کیا ہے، جس کی ضخامت (۸۴) صفحات ہے، اس کی طباعت اے ایم یو پریس علی گڈھ سے ۱۹۷۲ء/ (۱۳۹۱ھ) میں ہوئی ہے (دیکھئے: برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، از: ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی، باب دوم، عنوان: تراجم کا موضوعاتی اشاریہ ص: ۳۴)۔

۵-مصباح القدوری(۱۹۷۳ء):

یہ مختصر القدوری (مؤلفہ: شیخ ابو الحسین احمد بن ابی بکر محمد البغدادی القدوری ۳۶۲ھ-۴۲۸ھ) کا اردو ترجمہ وتشریح ہے، جو مولانا اسلام الحق سعید مظاہری (خادم مدرسہ عربیہ دار العلوم شاہ بہلول سہارنپور) کے قلم سے ہے۔

شارح نے سب سے پہلے اس شرح کی ضرورت، وجہ تالیف اور افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے، عربی فارسی اور اردو زبان کی اہمیت وحیثیت پر گفتگو کی ہے، پھر علم پر تاریخی حیثیت سے بہت اچھی گفتگو کی ہے اور اسلام سے علم کے رشتہ کی مضبوطی کو واضح کیا ہے اور ہر دور میں علم کی اہم کڑیوں کو شمار کرایا ہے، پھر علم فقہ کی منزلت وماخذ، فقہاء کی خصوصیت، فقہ کی حقیقت وضرورت، تاریخ فقہ، فقہ حنفی کے اصول، اجماع وقیاس کی ضرورت، فقہی احکام کی انواع، فقہ کی کلیات واصول (قواعد الفقہ)، طبقات فقہاء، تقلید وغیرہ پر انتہائی معلومات افزا اور تاریخی مواد جمع کیا ہے، نیز صاحب قدوری کے حالات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

یہ ترجمہ چھ اجزاء پر مشتمل ہے، پہلا جزء (۷۴) صفحات کے مقدمہ سمیت (۴۸) صفحات پر مشتمل ہے، دوسرے جزء کی ضخامت (۶۱) صفحات، تیسرے کی (۱۱۶) صفحات، چوتھے کی ضخامت (۸۸) صفحات ہے، ان چاروں اجزاء کو جلد اول قرار دیا گیا ہے، پانچویں جزء کی

ضخامت (۸۰) صفحات اور چھٹے جزء کی ضخامت (۱۳۶) صفحات ہے، ان دونوں اجزاء کو دوسری جلد قرار دیا گیا ہے جو لقطہ کی بحث پر مکمل ہوتی ہے۔

کتاب میں پہلے عربی عبارت با اعراب لکھ کر نیچے ''ترجمہ ومطلب'' کے عنوان سے سادہ اور قدیم زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے، جیسے لکھتے ہیں:

''اگر بوجہ مرض کے اشارہ سے نماز ادا کرتا تھا کہ درمیان نماز اس کو رکوع وسجود پر قدرت مل گئی تو نماز کا شروع سے اعادہ کرنا واجب ہے'' (مصباح القدوری، جزء: ۳، ص: ۸۰)۔

ترجمہ کے نیچے ''تشریح'' کا عنوان لگا کر عبارت کے بعض اجزاء کی تشریح کی گئی ہے۔

کتاب کے پہلے جزء کی اشاعت ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۳ء میں مکتبہ اشاعت الاسلام سہارنپور سے ہوئی ہے۔

قدوری کا ایک ترجمہ جناب قمر الدین صاحب نے ''اشراق نوری'' کے نام سے کیا تھا، جس کی طباعت مطبع قیومی کانپور سے رمضان ۱۳۷۱ھ/ جون ۱۹۵۲ء میں ہوئی تھی، اسی طرح اس کا ایک ترجمہ بہت قدیم (۱۲۸۳ھ/ ۱۸۶۶ء) کا بھی ہے، جس کے مترجم جناب ابو القاسم صاحب ہیں، اس کی اشاعت مطبع مجتبائی دہلی سے ہوئی تھی۔

۶- مسئلہ تعدد ازدواج (۱۹۷۴ء):

یہ رسالہ کویت کے مشہور عالم شیخ عبد العزیز العلی القناعی نے لکھا ہے، جس کا ترجمہ مولانا شمس تبریز خاں (رفیق مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ) نے کیا ہے۔

اس رسالہ میں مسئلہ تعدد ازدواج کا قرآن حکیم اور عقل سلیم کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے اور دکھلایا گیا ہے کہ شریعت کا جو فیصلہ ہے عقل انسانی اور تجربات انسانی سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

یہ رسالہ مؤلف نے دار العلوم ندوۃ العلماء (لکھنؤ) سے نکلنے والے عربی مجلّہ ماہ نامہ

''البعث الاسلامی'' کے لئے لکھا تھا، جو اس میں قسط وار شائع ہوا، بعد میں افادۂ عام کے لئے اس کا اردو ترجمہ کرایا گیا۔

اس رسالہ کی ضخامت (۳۵) صفحات ہے، جس کی اشاعت مکتبہ فردوس (مکارم نگر، لکھنؤ) سے ۱۵؍رجب ۱۳۹۴ھ مطابق ۵؍اگست ۱۹۷۴ء کو ہوئی ہے۔

۷-الصبح النوری (۱۹۷۵ء):

یہ امام قدوری (شیخ ابو الحسین احمد بن ابی بکر محمد البغدادی القدوری، ۳۶۲ھ-۴۲۸ھ) کی المختصر کا اردو ترجمہ وتشریح ہے، جس کے مترجم وشارح مولانا محمد حنیف گنگوہیؒ ہیں۔

اس کتاب میں عربی عبارت کے نیچے متصل ترجمہ دے دیا گیا ہے، پھر ایک خط کے فاصلہ سے'' توضیح اللغۃ'' کے عنوان سے نئے الفاظ کا ترجمہ اور'' تشریح الفقہ'' کے عنوان سے مسئلہ کی وضاحت کی گئی ہے، یہ ترجمہ دو جلدوں پر مشتمل ہے، جس کی پہلی جلد اجارہ کے بیان پر مکمل ہوتی ہے، یہ (۳۶۷) صفحات پر مشتمل ہے، دوسری جلد کتاب الشفعہ سے شروع ہو کر آخر کتاب (باب حساب الفرائض) پر مکمل ہوتی ہے، جس کی ضخامت (۳۶۴) صفحات ہے۔

پہلی جلد کے شروع میں علم فقہ کی تعریف اور اس کے مبادی ومتعلقات پر مشتمل ایک مقدمہ ہے، جس میں فقہ حنفی کے امتیازات، طبقات فقہاء، طبقات مسائل، طبقات کتب، متون اربعہ، فقہی احکام کی اقسام، ائمہ کی تعبیرات واصطلاحات اور مسامحات قدوری وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے، اس کتاب کی اشاعت حنیف بکڈپو دیوبند سے ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۵ء میں ہوئی ہے۔

۸- نبی ﷺ کا حج اور عمرہ (۱۹۷۶ء):

یہ حضرت مولانا محمد زکریا (شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ومؤلف فضائل اعمال) کی عربی تالیف'' حجۃ الوداع وعمرات النبی ﷺ'' کا ترجمہ ہے، جو مولانا محمد یوسف

لدھیانوی (مدیر ماہنامہ ''بینات'' نیوٹاؤن، کراچی، پاکستان) کے قلم سے ہے۔ یہ کتاب دراصل حضرت شیخ نے مولانا شاہد صاحب کے ذریعہ املا کروائی تھی، جس کی تکمیل کی تاریخ ۱۴/مئی ۱۹۷۶ء لکھی ہوئی ہے، اس کے شروع میں مولانا یوسف بنوری کا مقدمہ ہے، جس پر ۱۸/ربیع الآخر ۱۳۹۶ھ (۱۸/اپریل ۱۹۷۶ء) درج ہے، اس کتاب میں حج سے متعلق (۲۴۴) مسائل اور عمرہ سے متعلق (۴۷) مسائل ہیں، اس کی طباعت جناب محمد یوسف رنگ والے نے کروائی ہے۔

۹-مصارف الزکاۃ (۱۹۷۷ء):

معروف فقیہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی کتاب ''مصارف الزکاۃ'' کا ترجمہ جناب شمس پیرزادہ نے کیا ہے، جس کی ضخامت (۱۳۲) صفحات ہے، اس کی اشاعت ادارہ دعوت القرآن ممبئی سے ۱۹۷۷ء/ ۱۳۹۷ھ میں ہوئی ہے (دیکھئے: برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، از: ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی، عنوان: ارکان اربعہ (نماز، روزہ، زکاۃ وحج) سے متعلق فقہی کتب، ص: ۳۸)۔

۱۰-روضۂ اقدس کی زیارت (۱۹۷۷ء):

یہ کتاب شیخ الاسلام محمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ (۶۶۱ھ/ ۱۲۶۲ء-۷۲۸ھ/ ۱۳۲۷ء) کی تالیف: ''الرد علی الأخنائی واستحباب زیارۃ خیر البریۃ والزیارۃ الشرعیۃ'' کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم: مولانا محمد صادق خلیل (مدیر: ادارۃ الترجمۃ والتالیف، ضیاء السنہ فیصل آباد پاکستان) ہیں۔

اس کتاب کا نام ''الرد علی الأخنائی'' اس لئے رکھا گیا کہ شیخ کے زمانہ میں ایک شخص ''قاضی اخنائی'' (محمد بن ابوبکر بن عیسی بن بدرانی بن رحمۃ، قاضی القضاۃ علم الدین الاخنائی الاسعدی (۱۰/رجب ۶۶۴ھ ۲۴/اپریل ۱۲۶۶ء-۱۳/ذی قعدہ ۷۳۲ھ ۱۴/اگست ۱۳۳۲ء، دمشق) اسکندریہ کے قاضی تھے، پھر شیخ علاؤ الدین القونوی (متوفی: ۱۴/ذی قعدہ ۷۲۹ھ ۱۷/ستمبر ۱۳۲۹ء) کی وفات کے بعد شام کے قاضی بنے، دیکھئے: کتاب الصوائف: ۳۰۸/۹ سلسلہ نمبر: ۱۳۳۸ الطبقۃ السابعۃ فیمن توفی بعد السبعمأۃ) تھے، انہوں نے ایک رسالہ لکھا تھا، جس میں ائمہ اربعہ اور جمہور علماء سے اس کا ثبوت پیش کیا گیا تھا کہ روضۂ اقدس کی زیارت کے

لئے باضابطہ سفر کرنا جائز بلکہ سعادت ہے، شیخ نے انہیں کے رد میں یہ کتاب لکھی تھی، جس کا اصل اور مرکزی مضمون دو چیزوں کو بنایا گیا ہے، روضۂ رسول کی نفس زیارت کا جواز، مگر باضابطہ مسجد نبوی کے بجائے روضۂ رسول کی زیارت کے لئے سفر کا عدم جواز، اور قاضی اخنائی نے جن ائمہ اور علماء سے روضہ کی زیارت کے لئے سفر کا جواز ثابت کیا ہے، اس کے بارے میں علامہ نے کہا ہے کہ یہ قاضی اخنائی کی غلط فہمی ہے، کیوں کہ علماء نے ''مسجد نبوی'' کے لئے سفر کو جائز کہا ہے، نہ کہ روضۂ رسول کے لئے۔

مذکورہ دو مسائل کے ضمن میں شیخ نے روضۂ رسول اور اس کی زیارت سے متعلق اور بھی بہت سی چیزوں کا فقہی حکم بیان کیا ہے، جن میں سے: قبر نبوی کی شرعی حیثیت، صاحب قبر سے دعا کرنا، قبر میں مدفون شخص کا سننا، آپ ﷺ کا روضہ میں باحیات ہونا، فرشتوں اور نبیوں کی قسم کھانا، قبروں پر نماز جنازہ پڑھنا، آپ ﷺ پر صلاۃ وسلام بھیجنا، قبر اطہر پر دعا کرنا، سلام التحیہ پیش کرنا، قبر نبوی پر ہاتھ پھیرنا، قبروں کا حج اور طواف کرنا، مسجد نبوی میں ملحقہ جگہ کا حکم، طور پہاڑ کی طرف سفر کی ممانعت وغیرہ عناوین خاص کر قابل ذکر ہیں، چنانچہ ''روضۂ رسول کی زیارت کا حکم'' کے تحت لکھتے ہیں:

''عام مسلمان کے قبروں کی زیارت کے وقت زائرین کے دلوں میں اہل قبور کے لئے مغفرت کی دعا کی رغبت زیادہ ہوتی ہے، اس لئے عام قبروں کی زیارت کی جائے، لیکن قبر نبوی کی عظمت ورفعت چوں کہ بہت زیادہ ہے کہ زیارت کرنے سے زائرین کے دلوں میں زیادہ عظمت رونما ہو، اس لئے آپ کی قبر کی زیارت کو مشروع قرار نہیں دیا'' (روضۂ اقدس کی زیارت، عنوان: روضۂ رسول کی زیارت کا حکم، ص: ۱۱۷)۔

قبر اطہر کی طرف سفر کے بارے میں لکھتے ہیں:

''قبروں کی زیارت کے لئے شدِ رِحال کرنا، سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرنا کیسے

جائز ہوسکتا ہے؟ جبکہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی مسجد کے لئے شد رحال کرنا جائز نہیں ہے‘‘ (حوالہ سابق، عنوان: مغالطہ کی تردید، ص: ۲۷۴)۔

اس کتاب کی ضخامت (۳۳۶) صفحات ہے، جسے حبیب الرحمٰن جاوید منیجر: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتالیف والاشاعت والتبلیغ، رحمت آباد، فیصل آباد (پاکستان) نے ۲۱ ؍ رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ (۵ ؍ ستمبر ۱۹۷۷ء) کو شائع کیا ہے۔

۱۱- اصلاح المساجد (۱۹۷۸ء):

جناب مقتدی حسن ازہری کی کتاب: ’’اصلاح المساجد من البدع والعوائد‘‘ کا ترجمہ مولانا جمال الدین قاسمی نے کیا ہے، جس کی ضخامت (۳۱۹) صفحات ہے، اس ترجمہ کی اشاعت مکتبہ الدار السّلفیہ ممبئی سے ۱۹۷۸ء / ۱۳۹۸ھ میں ہوئی ہے (برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، ص: ۳۹)۔

۱۲- زیارۃ القبور (۱۹۷۸ء):

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ کی کتاب: ’’زیارۃ القبور‘‘ کا ترجمہ مولانا مختار احمد ندوی نے مکتبہ الدار السّلفیہ ممبئی کے زیر اہتمام کیا ہے، جس کی ضخامت (۸۰) صفحات ہے، اس کی اشاعت ۱۹۷۸ء / ۱۳۹۸ھ میں ہوئی ہے (حوالہ سابق)۔

علامہ کی اسی طرح کی ایک کتاب ’’التوسل والوسیلۃ‘‘ کا ترجمہ بھی ’’کتاب الوسیلۃ‘‘ کے نام سے جناب ضیغم انصاری نے کیا ہے، جو جناب سلیم احمد کی تحقیق وتخریج کے ساتھ، اسلامی اکادمی الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور سے شائع ہوئی ہے، اس کتاب کی ضخامت (۴۴۰) صفحات ہے، جس پر مترجم نے اپنی تحریر کے آخر میں جولائی ۱۹۷۸ء (رجب ۱۳۹۸ھ) کی تاریخ لکھی ہے۔

۱۳-تبصرۃ المتعلمین فی احکام الدین (۱۹۷۹ء):

یہ شیعہ عالم علامہ حسن بن یوسف خان کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے، جو سید منظور محسن (علی گڈھ) کے قلم سے ہے، اس کی ضخامت (۳۲۸) صفحات ہے، جس کی طباعت اے ایم یو پریس علی گڈھ سے ۱۹۷۹ء/ ۱۳۹۹ھ میں ہوئی ہے (حوالہ سابق)۔

۱۴-فقہ الزکاۃ (۱۹۸۰ء):

یہ کتاب مشہور وممتاز فقیہ جناب ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی تالیف ''فقہ الزکاۃ'' کا اردو ترجمہ ہے، جس کے مترجم جناب شمس پیرزادہ (چیئرمین ادارہ دعوۃ القرآن) ہیں۔

یہ کتاب عربی زبان میں دو جلدوں اور بارہ سو صفحات پر مشتمل ہے، جس میں زکاۃ کے مقاصد اور روح کو اجاگر کرتے ہوئے اس کی اہمیت وافادیت کو عصری اسلوب میں مؤثر طریقہ پر پیش کیا گیا ہے، چنانچہ کتاب کے ابتدائیہ میں مترجم نے اس کتاب کی اہمیت کے تعلق سے لکھا ہے:

''اس کی گونا گوں خصوصیات کے پیش نظر بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ زکاۃ کے موضوع پر ایسی جامع اور بلند پایہ کتاب نہ عربی میں موجود ہے نہ اردو میں، اس کتاب میں فاضل مصنف نے زکاۃ کے قدیم مسائل کے ساتھ جدید مسائل پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے'' (فقہ الزکاۃ، اردو، ابتدائیہ از: مترجم، ص:۱۷)۔

یہ کتاب ایک مقدمہ، نو ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، کتاب کے مقدمہ میں مؤلف نے طریقۂ بحث، از سر نو تحقیق کی ضرورت، زکاۃ کے مقصد، اثر اور غلط افکار کے ازالہ وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے، پھر پہلا باب ''زکاۃ کا وجوب اور اسلام میں اس کا مقام'' کے نام سے قائم کیا ہے، اس کے بعد زکوۃ کس پر واجب ہے؟ کن اموال اور کن نقود میں واجب ہے؟

مصارف زکاۃ، زکاۃ کی ادائیگی کا طریقہ، زکاۃ کے مقاصد اور اس کے اثرات اجتماعی وانفرادی زندگی پر، صدقۂ فطر، زکاۃ کے علاوہ مال میں حق، زکوۃ اور ٹیکس وغیرہ کے نام سے ابواب قائم کئے ہیں، پھر خاتمہ میں: زکاۃ ایک بے مثال جدید نظام، زکاۃ کے بارے میں غیر مسلمین کے تأثرات اور زکاۃ کے سلسلہ میں مصلحین امت کے بیانات ہیں، جن میں سید رشید رضا مصری، مولانا سید ابوالاعلی مودودی اور مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی کے بیانات شامل ہیں، اخیر میں شخصیات کا تعارف، مآخذ اور زکاۃ کا نصاب وشرح ہے، جیسے: سونے کی زکاۃ: نصاب: ۲۰؍مثقال = ۸۵؍گرام، شرح: ڈھائی فیصد، شرط: سال پورا ہونا۔

کتاب کے شروع میں مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کے قلم سے ''معاشی تبدیلیوں کے زمانہ میں نظام زکاۃ کو سمجھانے کی اہمیت'' کے عنوان سے ایک بیش قیمت مقدمہ بھی شامل ہے، جس میں نظام زکاۃ کی اہمیت اور مؤلف کی قابلیت پر روشنی ڈالنے کے بعد اس کتاب کی مقبولیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''عام طور پر یہ تاثر ہے کہ عرصہ بعد ایک ایسی پرمغز اور پُر از معلومات کتاب دیکھنے میں آئی، جو کہ کم از کم اس موضوع پر ایک دائرۃ المعارف اور انسائیکلوپیڈیا کا درجہ رکھتی ہے، اس کتاب میں وسعت نظر کے ساتھ عمق بھی ہے اور جدت فکر کے ساتھ اعتدال وتوازن بھی'' (حوالہ سابق، مقدمہ از: مولانا ابوالحسن علی ندوی، ص: ۲۵)۔

تاہم مفکر اسلام نے کتاب کے بعض مضامین پر عدم اطمینان کا اظہار فرمایا ہے، جیسے نصاب کا معیار اور اصل سونا یا چاندی کو قرار دینے کے سلسلہ میں جو رائے پیش کی گئی ہے، یا فی سبیل اللہ کی مراد پر جو بحث کی گئی ہے، اس میں اختلاف کی کافی گنجائش ہے۔

فاضل مؤلف نے کتاب میں ائمہ کے اقوال میں سے جو ان کے نزدیک راجح ہے، اس کو لیا ہے اور جا بجا اپنی رائے بھی پیش کی ہے، اس کتاب کا جزوی ترجمہ ''اسلام میں زکاۃ کا مقام'' اور ''مصارف زکاۃ'' کے نام سے شائع ہو چکا تھا، پھر مترجم (جناب شمس پیرزادہ) نے ازخود

قرضاوی صاحب (مؤلف کتاب) سے ترجمہ کی اجازت حاصل کی، چنانچہ یہ اس کتاب کا مکمل ترجمہ ہے، جس کی ضخامت (۶۴۶) صفحات ہے، اور جس کی طباعت ادارہ دعوت القرآن کے زیر اہتمام علی مجید پرنٹرز دربار مارکیٹ لاہور سے ۷/جون ۱۹۸۰ء/رجب ۱۴۰۰ھ کو ہوئی ہے۔

۱۵-السقایہ علی شرح الوقایہ (۱۹۸۰ء):

مدارس کے نصاب میں عموماً ایسی کتابیں رکھی جاتی ہیں جو اپنی جامعیت واختصار کے ساتھ مشکل بھی سمجھی جاتی ہوں، تاکہ طلبہ کے اندر مشکل عبارتوں کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے تو وہ آسان کتابوں کو از خود بڑی آسانی سے سمجھ سکیں گے، چنانچہ اس نوعیت کی ایک مشہور کتاب: شرح الوقایہ (مولفہ: عبیداللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ، متوفی: ۱۳۴۶ھ) اکثر مدارس میں داخل نصاب ہے، جو کہ اپنی عبارتوں اور بعض فنی بحثوں کے حوالہ سے کافی حل طلب کہلاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی علیہ الرحمہ (متوفی: ۱۳۰۴ھ) نے ''عمدة الرعایہ'' کے نام سے اس پر بیش قیمت حاشیہ اور پھر ''السعایہ'' کے نام سے عربی میں اس کی مستقل شرح بھی لکھی۔

السقایہ اسی شرح الوقایہ کا مختصر تشریح کے ساتھ اردو ترجمہ ہے، جو مولانا غریب اللہ مسرور اسلام آبادی (موضع: بیلگاؤں، ڈاک خانہ: بانیگرام، ضلع: چاٹگام) نے کیا ہے۔

کتاب میں صفحہ کے اوپری حصہ پر شرح الوقایہ کی عبارت دی گئی ہے، پھر ایک باریک خط کے بعد ''ترجمہ'' کے عنوان سے سادہ اور لفظی ترجمہ کیا گیا ہے، اور پھر لکیر کھینچ کر ''حل المشکلات'' کے عنوان سے بعض مشکل مقامات کی تشریح کی گئی ہے، تشریح میں زیادہ تر کتاب کے حاشیہ ''عمدة الرعایہ'' سے استفادہ کیا گیا ہے، تاہم جہاں پر حاشیہ میں کچھ دقیق بحثیں ہوں ان سے مترجم نے تعرض نہیں کیا ہے، نیز مترجم چوں کہ تدریس سے وابستہ نہیں رہے اس لئے تشریح میں تفہیم کے بجائے ایضاح سے کام لیا گیا ہے۔

یہ کتاب دو جلدوں میں ہے، پہلی جلد (۴۷۲) صفحات پر مشتمل ہے، جس کے شروع میں مولانا عبدالحق جلال آبادی (صدر المدرسین مدرسہ عالیہ، ڈھاکہ) کا مختصر تأثر اور مترجم کا مقدمہ ہے، اس کے بعد ۲۳ صفحات پر مشتمل ایک مضمون ہے، جس میں تاریخ علم فقہ، فقہ کے لغوی و اصطلاحی معنی، علم فقہ کے مآخذ، تخریج مسائل میں اختلاف اور اس کے اسباب، تدوین فقہ کی ضرورت، مذاہب اربعہ، امام ابوحنیفہ کے مختصر حالات، فقہاء حنفیہ کے طبقات، مؤلف وقایہ اور شارح وقایہ کے حالات اور مترجم کے تعارف پر روشنی ڈالی گئی ہے، یہ جلد کتاب الحج پر مکمل ہوئی ہے، مگر اس میں عنوانات کی فہرست موجود نہیں ہے۔

دوسری جلد (۴۳۷) صفحات پر مشتمل ہے، جس کا آغاز کتاب النکاح سے اور اختتام کتاب الوقف پر ہوا ہے، اس کے شروع میں مولانا عبدالحق کے دیباچہ کے ساتھ عنوانات کی فہرست بھی دی گئی ہے، تاہم اس جلد میں پہلی جلد سے بھی زیادہ اختصار سے کام لیا گیا ہے۔

مؤلف نے چوں کہ دار العلوم دیوبند میں کتابت بھی سیکھی تھی اور یہی ان کا ذریعۂ معاش رہا ہے، اس لئے یہ کتاب تاہنوز ہاتھ کی کتابت ہی سے چھپ رہی ہے، اس کی پہلی جلد کی اشاعت اول ۱۹۸۰ء/ ۱۴۰۰ھ میں اور دوسری جلد کی اشاعت ۱۹۸۴ء/ ۱۴۰۴ھ میں ہوئی، اس وقت اس کی طباعت ہندوستان میں فیصل پبلیکشنز دیوبند سے ہوئی ہے۔

شرح وقایہ کا ایک ترجمہ: ''نور الہدایہ'' کے نام سے بھی ہوا ہے، جس کے مترجم وحید الزماں صاحب ہیں، یہ ترجمہ مطبع نظامی کانپور سے ۱۸۸۳ء/ ۱۳۰۰ھ میں طبع ہوا تھا، جو چار جلدوں پر مشتمل تھا، اس کے صفحات ۲۴۴ + ۱۵۲ + ۱۷۲ + ۱۳۶ تھے (برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، ص: ۳۶)۔

☆☆☆

تیسری فصل:

۱۹۸۱ء سے ۱۹۹۰ء تک کئے گئے ترجمے

اس دہائی کے اہم ترجمے:

۱۹۸۱ء سے ۱۹۹۰ء کی دہائی میں ہونے والے ترجموں میں سے (۳۷) کتابیں دستیاب ہوئیں، جن میں حضرت امام شافعی کی کتاب الام، ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی الحلال والحرام فی الاسلام، اور علامہ مرغینانی کی ہدایہ کا ترجمہ اشرف الہدایہ اور غایۃ السعایہ، اسی طرح مجلۃ الاحکام العدلیۃ کا ترجمہ، مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی کی کتاب: کشف الغناعن وصف الغنا کا ترجمہ، شیخ ناصر الدین البانی کی کتاب: تحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد کا ترجمہ، ڈاکٹر مصطفیٰ احمد الزرقاء کی انشورنس سے متعلق کتاب کا ترجمہ، شیخ ابوبکر خصاف کی ''ادب القاضی'' کا ترجمہ، مخدوم مہائمی کی فقہ مخدومی کا ترجمہ، علاؤالدین حصکفی کی درمختار کا ترجمہ اور مولانا عبدالحی فرنگی محلی کی نفع المفتی والسائل کا ترجمہ خاص کر قابل ذکر ہے۔

ترجمہ شدہ کتابوں کا تعارف اور تاریخی مطالعہ:

۱-اسلام میں حلال وحرام (۱۹۸۱ء):

یہ مشہور عالم وفقیہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی (دوحہ،قطر) کی کتاب: ''الحلال والحرام فی الاسلام'' کا اردو ترجمہ ہے، جس کے مترجم جناب شمس پیرزادہ ہیں۔

اس کتاب کے مضامین کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱-حرمت وحلت کے سلسلہ میں اصولی باتیں: جس کے تحت حرمت وحلت کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔

۲-انفرادی زندگی سے متعلق حلال وحرام: جس کے تحت ماکولات ومشروبات، ذبح کا طریقہ، شکار، شراب، لباس وزینت، گھر، کسب اور پیشہ وغیرہ سے بحث کی گئی ہے۔

۳- شادی بیاہ اور خاندانی زندگی میں حلال وحرام: جس کے تحت اجنبی کے ساتھ خلوت، ستر پر نظر کی حرمت، تبرج کی حرمت، دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنے کی حرمت، مشرک اور کتابیہ عورت کا حکم، زوجین کے باہمی تعلقات، خاندانی منصوبہ بندی، اسقاط حمل، طلاق کا طریقہ، بیوی کو ستانا، والدین اور اولاد کے باہمی تعلقات وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔

۴-اعتقاد اور تقلید: جس کے تحت کاہنوں کی تصدیق، تعویذ، بدشگونی، جاہلیت کی تقلید وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ معاملات کے ضمن میں حرام چیزوں کی بیع، دلالی، حرمت سود اور اس کی مصلحت، اسلام کا انشورنس نظام، مزارعت، کھیل اور تفریح، اجتماعی روابط، خون کی حرمت، رشوت، رفع ظلم کے لئے غیر مسلمین سے تعلقات اور مخدرات (عقل کو بے حس کردینے والی چیزوں) سے متعلق تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

اس کتاب کی ضخامت (۴۳۲) صفحات ہے، جس کی طباعت ۱۹۸۱ء/ ۱۴۰۱ھ میں مکتبہ الدار السّلفیہ ممبئی سے ہوئی ہے۔

۲-فقہ الزکاۃ (۱۹۸۱ء):

یہ کتاب مشہور عالم اور ممتاز فقیہ ڈاکٹر یوسف قرضاوی (دوحہ، قطر) کی تالیف کردہ ہے، جو عربی زبان میں دو جلدوں میں ہے، اس کا ترجمہ جناب ساجد الرحمٰن صدیقی نے کیا ہے، یہ ترجمہ چار جلدوں میں ہے، جس کی پہلی اور دوسری دو جلدوں میں زکوۃ کی فرضیت ومقام، وجوب،

زکاۃ کے اموال، سونے اور چاندی پر زکاۃ، تجارتی ثروت پر زکاۃ، زرعی سرمایہ، شہد اور حیوانی پیداوار، معدنی اور بحری دولت پر زکاۃ، عمارتوں اور کارخانوں کی آمدنیوں پر، حصص اور سرٹیفکٹوں پر زکاۃ وغیرہ کی بحثیں ہیں، تیسری جلد میں زکاۃ کے مصارف، ادائیگی کا طریقہ، نیت کا درجہ، زکاۃ شہر سے باہر لے جانا وغیرہ بحثیں ہیں اور چوتھی جلد میں مقاصد زکاۃ، فطرہ، زکاۃ کے علاوہ مالی حقوق، زکاۃ وٹیکس وغیرہ کی بحثیں ہیں، پہلی دوسری جلد کی ضخامت (۶۷۵) صفحات، تیسری جلد کی ضخامت (۴۰۰) صفحات اور چوتھی جلد کی ضخامت (۳۴۹) صفحات ہے۔

کتاب کے شروع میں جناب سید منور حسن (سکریٹری جنرل ادارہ معارف اسلامی کراچی) کا ابتدائیہ اور ایک تفصیلی مقدمہ ہے، جس میں زکاۃ کی رکنیت، مفسرین اور موضوع زکاۃ، محدثین، فقہاء، مال اور تنظیمی قوانین کے ماہرین کے نزدیک زکاۃ، زکاۃ کے بارے میں فقہی اختلافات وغیرہ، نیز اس کتاب کی ضرورت پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے، اس کے علاوہ مؤلف نے اپنے اسلوب تالیف پر بھی تفصیلی گفتگو کی ہے، جس کے آخر میں جمادی الاولی ۱۳۸۹ھ رجون ۱۹۶۹ء کی تاریخ لکھی ہے۔

کتاب کے اخیر میں ایک خاتمہ ہے، جس میں ''اسلام کا نظام زکاۃ منفرد اور جدید نظام'' کے عنوان سے بڑی مفید بحث کی گئی ہے، کتاب کی اشاعت ۱۹۸۱ء/ ۱۴۰۱ھ میں ادارہ معارف اسلامی کراچی (پاکستان) سے ہوئی ہے، جس کا ناشر البدر پبلی کیشنز راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور ہے۔

۳-طلوع النیرین (۱۹۸۱ء):

یہ ہدایہ اخیرین کا اردو ترجمہ اور تشریح ہے، جو مولانا محمد حنیف صاحب گنگوہی (فاضل دیوبند) کے قلم سے ہے، مترجم نے تدریس وتفہیم کا انداز اپنانے کے بجائے ہدایہ کی شروحات کے ذریعہ اس کی عبارتوں کی توضیح کی ہے، جن میں سے خاص کر، بنایہ، عین الہدایہ، تبیین اور کفایہ سے

زیادہ استفادہ کیا ہے، چنانچہ جگہ جگہ تشریح کے بعد ان کتابوں کے حوالے بھی دئے گئے ہیں، اس کے علاوہ متعدد مقامات پر ''تنبیہات'' یا ''فوائد'' کے عنوان سے کچھ مسائل کے متعلقات بھی ذکر کئے گئے ہیں، جن میں نصب الرایہ، طحاوی، عمدۃ القاری اور مرقاۃ وغیرہ سے خاص کر استفادہ کیا گیا ہے، نیز کہیں کہیں ''توضیح اللغۃ'' کے عنوان سے بعض مشکل الفاظ کی تحقیق یا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

یہ ترجمہ وتشریح نو جلدوں پر مشتمل ہے، جن میں سے پہلی جلد کی اشاعت حنیف بکڈ پو دیو بند سے ۱۵ر صفر المظفر ۱۴۰۲ھ ۱۳ر دسمبر ۱۹۸۱ء کو ہوئی ہے۔

۴- مصباح الوقایہ (۱۹۸۱ء):

فقہ اسلامی کے قدیم عالم عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ (۳۴۶ ۱ھ ر ۱۹۲۷ء) کی کتاب شرح وقایہ بیشتر مدارس میں داخل نصاب ہے، اس کا ایک ترجمہ مولانا وحید الزماں لکھنوی نے ''نور الہدایہ'' کے نام سے کیا تھا، مگر وہ افادۂ عام کے لئے مبسوط انداز میں لکھا گیا تھا اور متعدد جگہوں پر ترجمہ کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی، چنانچہ مولانا اسلام الحق مظاہری (خادم: دار العلوم شاہ بہلول، سہارنپور) نے ترجمہ کی تکمیل واضافہ کا کام انجام دیا اور اس کا نام ''مصباح الوقایہ'' رکھا ہے۔

اس کتاب کو چار قسطوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلی قسط میں کتاب الطہارۃ مکمل، دوسری میں کتاب الصلاۃ، تیسری میں کتاب الزکاۃ اور کتاب الحج مکمل ہے، جس کے اخیر میں ''فوائد متفرقہ'' کے عنوان سے عمرہ کا بیان، اضحیہ کا بیان، مکہ اور مسجد الحرام کی فضیلت کا بیان، مدینہ شریف کی زیارت کا بیان وغیرہ جلی عناوین کے ساتھ مفید اضافہ ہے، چوتھی اور آخری قسط مترجم ثانی کی جانب سے مفید اضافہ پر مشتمل ہے، جس میں غایت کی بحث، پانی کے احکام، کنویں کے مسائل، حیض اور تیمّم جیسے عناوین کے تحت کتاب الطہارۃ کی متعدد عبارتوں پر حاشیہ لگایا گیا ہے۔

پہلی قسط کی ضخامت (۱۳۴) صفحات ہے، جس کے شروع میں: شرح کی ضرورت،

حدیث کی تعریف واقسام، امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کے حالات، تقلید کا بیان، غیر مقلدین کے اعتراضات وجوابات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے، دوسری قسط کی ضخامت (۱۵۹) صفحات، تیسری کی ضخامت (۱۲۷) صفحات اور چوتھی قسط کی ضخامت (۲۳) صفحات ہے، جس کی طباعت صفر المظفر ۱۴۰۰ھ ۱۹۸۱ء میں مکتبہ اسعدی دار العلوم شاہ بہلول سہار نپور سے ہوئی ہے۔

۵-شراب ومنشیات کی حرمت ومضرت (۱۹۸۱ء):

قاضی احمد بن حجر البتامی کی کتاب: ''الخمر وسائر المسکرات-تحریمہ واضرارہ'' کا ترجمہ جناب شمیم احمد سلفی نے کیا ہے، جس کی ضخامت (۱۶۳) صفحات ہے، اس کی اشاعت جمعیت اہل حدیث مغربی یوپی سے ۱۹۸۱ء/ ۱۴۰۱ھ میں ہوئی ہے (دیکھئے: برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، از: ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی، عنوان: سماجی اور معاشی مسائل، ص: ۴۰)۔

۶-درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت (۱۹۸۱ء):

عبداللہ بن محمد بن حمید (چیف جسٹس سپریم جسٹس کونسل سعودی عرب، ورئیس امور حرمین شریفین وصدر فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ) کی تالیف: ''حکم اللحوم المستوردۃ'' کا ترجمہ جناب ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین (ترجمان ام القیوین کورٹ) نے کیا ہے، جس پر حافظ ثناء اللہ خان (شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد، پاکستان، وسابق مدیر جامعہ) کا مقدمہ ہے۔

اس کتاب میں ذبح قرآن کی رو سے، ذبح سنت کے آئینہ میں، ذبح اجماع امت کی نظر میں، مجہول الحال ذابح کا حکم، مشتبہ سے اجتناب، مسلمان اور کتابی کے لئے شرائط ذبح، کمیونسٹ ممالک کے گوشت کا حکم، ڈبوں میں پیک ملنے والا گوشت، عام کفار ومشرکین کا ذبیحہ، مجوسی کا ذبیحہ وغیرہ عناوین پر بحث کی گئی ہے۔

کتاب کی ضخامت (۷۹) صفحات ہے، جس کی اشاعت توحید پبلیکیشنز بنگلور کرناٹک سے ہوئی ہے۔

کتاب کے عرض مترجم کے آخر میں ۲۹ر جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۳ر مئی ۱۹۸۱ء درج ہے، مگر راقم کے سامنے اس کا دوسرا ایڈیشن ہے، جس پر ۱۴۲۵ھ ۲۰۰۴ء درج ہے۔

۷-مجلۃ الاحکام العدلیہ (۱۹۸۱ء):

عثمانی خلیفہ امیر المؤمنین سلطان عبد العزیز کے حکم سے فقہاء وماہرین نے معاملات سے متعلق مسائل کو دفعہ وار جمع کیا تھا، جس کو جناب ڈاکٹر یوسف گورایہ نے مرتب کیا ہے، اس کے اندر (۱۸۵۱) دفعات ہیں، جو حکومتی قانون کی شکل میں ۲۶ر شعبان ۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء کو منظور ہوئیں اور ۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۸ء تک رائج رہیں۔

اس کتاب کا ترجمہ جناب عبد القدوس ہاشمی نے کیا ہے، جس کی ضخامت (۴۳۴) صفحات ہے اور جس کی طباعت شعبۂ مطبوعات علماء اکیڈمی (محکمۂ اوقاف پنجاب، لاہور) سے ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء کو ہوئی ہے۔

۸-اسلام اور موسیقی (۱۹۸۲ء):

جناب مولانا محمد شفیع صاحب کی کتاب: ''کشف الغنا عن وصف الغنا'' کا ترجمہ جناب عبد المعز صاحب نے ''اسلام اور موسیقی'' کے نام سے کیا ہے، جس کی ضخامت (۷۴۴) صفحات ہے اور اس کی اشاعت مکتبۃ الفلاح دیوبند سے ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء میں ہوئی ہے (حوالہ سابق، ص: ۳۹)۔

۹-ترجمہ کتاب الأم (۱۹۸۲ء):

حضرت امام شافعی کی مشہور تالیف ''کتاب الأم'' کا جزوی ترجمہ مولانا محمد عصمت

صاحب بویرے نے کیا ہے، یہ ترجمہ کتاب الطہارۃ سے باب الحیض تک ہوا ہے، اس کی اشاعت ۱۹۸۲ء/ ۱۴۰۲ھ میں ہندوستان پریس ممبئی سے ہوئی ہے(دیکھئے: اردو زبان میں علوم اسلامی کا سرمایہ، سہ ماہی ''حراء'' کا خصوصی شمارہ، المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد، ربیع الثانی تا ذوالحجہ ۱۴۲۱ھ/جولائی ۲۰۰۰ء تا مارچ ۲۰۰۱ء عنوان: اردو زبان میں فقہ شافعی کی کتابیں، از: حافظ عبدالعزیز لجی قاسمی ص: ۲۲۸)۔

۱۰-اوضح المسالک فی احکام المناسک (۱۹۸۲ء):

جناب عبدالعزیز المحمد السلطان کی عربی کتاب کا ترجمہ مولانا مختار احمد ندوی نے کیا ہے، جس کی ضخامت (۲۶۴) صفحات ہے، اس کی اشاعت مکتبہ الدار السّلفیہ ممبئی سے ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲ء میں ہوئی ہے(دیکھئے: برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، عنوان: ارکان اربعہ (نماز، روزہ، زکوۃ وحج) سے متعلق فقہی کتابیں، ص: ۷۳)۔

۱۱-قبروں پر مساجد اور اسلام (۱۹۸۲ء):

یہ شیخ ناصر الدین البانی (ابوعبدالرحمٰن محمد ناصر الدین نوح نجاتی الالبانی، ۱۳۳۳ھ ۱۹۱۴ء-۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء) کی کتاب: ''تحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد'' کا اردو ترجمہ ہے، جس کے مترجم جناب محفوظ الرحمٰن فیضی ہیں۔

اس کتاب کی پہلی فصل میں قبروں پر مسجد نہ بنانے والی حدیث، گھر میں تدفین رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت، دوسری فصل میں قبروں پر مسجد بنانے کا مطلب اور اس کے تحت علماء کے اقوال، کوثری پر رد اور قبروں پر تعمیر شدہ مساجد میں نماز کا عدم جواز ثابت کیا گیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

''احادیث متقدمہ سے یہ مسئلہ بھی بالکل واضح ہے کہ ان مسجدوں میں جن کے اندر قبر ہو، خواہ وہ قبر پر تعمیر کی گئی ہوں، یا ان کے اندر بعد میں قبر بنائی گئی ہو۔ نماز پڑھنا ناجائز اور ممنوع ہے، کیوں کہ ان احادیث میں قبروں پر مساجد تعمیر کرنے کی نہی وممانعت ان مساجد کے اندر نماز پڑھنے

کی ممانعت کومستلزم ہے، اس لئے کہ اصول یہ ہے کہ وسیلہ وذریعہ کی ممانعت مقصود بالوسیلہ کی ممنوعیت کومستلزم ہوتی ہے'' (قبروں پر مساجد اور اسلام، عنوان: قبروں پر تعمیر شدہ مساجد میں نماز جائز نہیں، ص: ۵۰)۔

تیسری فصل میں قبروں پر مسجد بنانے کو گناہ کبیرہ کہا گیا ہے، اور اس سلسلہ میں ائمہ اربعہ کے مذاہب نقل کئے گئے ہیں، چنانچہ امام محمد کی کتاب الآثار ص: ۴۵ کی عبارت نقل کرتے ہیں کہ:

''ہم یہ جائز نہیں سمجھتے کہ قبر سے جتنی مٹی نکلے اس سے زیادہ اس پر ڈالی جائے، اسی طرح قبر کو پختہ بنانا، اس کو لیپنا پوتنا، یا اس کے پاس مسجد بنانا ہمارے نزدیک مکروہ ہے'' (حوالہ سابق، عنوان: حنفیہ کا مذہب، ص: ۵۸)۔

آگے لفظ ''مکروہ'' پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یاد رہے کہ ائمہ حنفیہ لفظ کراہت جب مطلق استعمال کرتے ہیں تو اس سے کراہت تحریمی مراد ہوتی ہے، علماء حنفیہ میں ابن الملک نے قبروں پر مسجد بنانے کو صراحتاً حرام کہا ہے'' (حوالہ سابق)۔

اسی طرح شافعی مذہب سے علامہ ابن حجر ہیتمی کی ''الزواجر عن اقتراف الکبائر'' (۱/۱۲۰) کے حوالہ سے، مالکی مذہب میں امام قرطبی کی ''تفسیر قرطبی'' (۱۰/۳۸) کے حوالہ سے اور حنبلی مذہب میں ''شرح منتہی'' کے حوالہ سے اس کا گناہ کبیرہ ہونا ثابت کیا ہے۔

چوتھی فصل میں شبہات اور اس کے جوابات دیئے گئے ہیں، جیسے: **لنتخذن علیھم مسجدا** (الکہف: ۲۱) کے ذریعہ اصحاب کہف کی قبر پر مسجد بنانے کا شبہ، رسول اللہ ﷺ کی قبر مسجد نبوی میں ہونے پر اشکال، مسجد خیف میں متعدد انبیاء کی قبروں سے استدلال وغیرہ کا جواب دیا گیا ہے، پانچویں فصل میں قبروں پر مسجد بنانے کی حرمت کی وجہیں بیان کی گئی ہیں، چھٹی فصل میں قبروں پر تعمیر شدہ مساجد میں نماز کا حکم بیان کیا گیا ہے اور ساتویں فصل میں مسجد نبوی کی فضیلت اور سابقہ حکم سے اس کو مستثنیٰ رکھنے کی بات کہی گئی ہے۔

کتاب کے شروع میں پروفیسر ڈاکٹر خالد ظفر اللہ کا طویل مقدمہ ہے، جس میں مؤلف

کتاب شیخ البانی کے سوانحی خاکہ، علمی مقام، قلمی خدمات اور مطبوعہ وغیر مطبوعہ تالیفات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

یہ کتاب (۱۳۸) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی اشاعت سرور عاصم صاحب کے زیر اہتمام مکتبہ اسلامیہ، رحمان مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور (پاکستان) سے ہوئی ہے۔

مؤلف کے مقدمہ پر ۳۰/ جمادی الاولی ۱۳۹۲ھ (۱۲/ جولائی ۱۹۷۲ء) لکھی ہوئی ہے، اس کے ترجمہ کی تکمیل ۱۹۷۷ء میں ہوگئی تھی، مگر طباعت کا موقع ۱۹۸۲ء میں آیا، جیسا کہ عرض مترجم کے آخر میں ۲۷/ فروری ۱۹۸۲ء یکم جمادی الاولی ۱۴۰۲ھ درج ہے، اور مترجم نے اس کی صراحت بھی کی ہے، مگر راقم کے سامنے اس کا جو ایڈیشن ہے اس پر جنوری ۲۰۰۵ھ (ذو القعدہ ۱۴۲۵ھ) درج ہے۔

۱۲- بیمہ اور اس کی شرعی حیثیت (۱۹۸۳ء):

یہ کتاب ''احکام عقود التامین ومکانہا من شریعۃ الدین'' کا ترجمہ ہے، جس کے مؤلف شیخ عبداللہ بن زید المحمود (رئیس المحاکم الشرعیۃ والشؤون الدینیۃ، قطر) اور مترجم مولانا نصیر احمد ملی (استاذ جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں ورفیق شعبۂ ترجمہ وتحقیق ادارہ الدار السّلفیہ ممبئی) ہیں۔

کتاب کے شروع میں مولانا مختار احمد ندوی کا عرض ناشر اور مؤلف (شیخ عبداللہ المحمود) کا مقدمہ ہے، پھر درج ذیل عنوانات پر روشنی ڈالی گئی ہے، شریعت اسلامیہ کا ہر دور کی مشکلات میں کافی ہونا، آئین وقوانین، حرام وحلال ٹھہرانے کی بنیاد، بیمہ کا حکم، موٹروں کا بیمہ، لائف انشورنس اور اس کا طریقہ، شیئرز (حصص) فروخت کرنا، معاہدہ وٹھیکہ داری، نمونہ دکھا کر سودا کرنا، کرنسی نوٹ، ہنڈی اور نوٹ کے ذریعہ ادھار کاروبار، کرنسی نوٹوں کی زکاۃ، اسٹیٹ اور جائیداد کی حیثیت وغیرہ۔

مؤلف کتاب موٹر وغیرہ کے انشورنس کو جائز قرار دیتے ہیں اور ان کا دعوی ہے کہ یہ

امام احمد بن حنبل کے اصول وضوابط کے موافق اور دیگر ائمہ کے اصول سے مؤید ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

''ائمہ اربعہ کے فقہی مسلک کی وسعت پر گہری بصیرت سے کام لینے والا ہر سمجھ دار آدمی اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ امام احمد کے بیان کردہ نصوص اور ضابطے مؤثر انشورنس کے درست ہونے کا بڑی حد تک ساتھ دیتے ہیں اور ان کے نقطۂ نظر سے اس مسئلہ کا جواز مترشح ہوتا ہے، نیز امام مالک، اور امام ابوحنیفہؒ کا مسلک بھی اس کی تائید کرتا ہے'' (بیمہ اور اس کی شرعی حیثیت، ص:۷۹)۔

جبکہ لائف انشورنس کے بارے میں لکھتے ہیں:

''لائف انشورنس کا مسئلہ جدید مسائل کی فاسد صورتوں کا ایک نمونہ ہے، یہ اصلاً قمار بازی سے بڑی حد تک ملتا جلتا ہے'' (حوالہ سابق، ص:۹۲)۔

کتاب کی ضخامت (۱۵۹) صفحات ہے، جس کی اشاعت اپریل ۱۹۸۳ء/ جمادی الثانیہ ۱۴۰۳ھ میں مکتبہ الدار السّلفیہ ممبئی سے ہوئی ہے (بیمہ کے موضوع پر موسی جار الدین کی عربی کتاب: ''تامین الحیاۃ والأحوال والأملاک'' کا ترجمہ بھی ''اسلام اور بیمہ'' کے نام سے لطیفی پریس دہلی سے ۱۹۴۷ء ۱۳۶۶ھ میں چھپا ہے، جس کے مترجم مطیع اللہ افغانی ہیں، یہ کتاب (۷۶) صفحات پر مشتمل ہے)۔

۱۳- انشورنس- ایک شرعی مطالعہ (۱۹۸۳ء):

یہ مشہور عرب عالم اور ممتاز فقیہ ڈاکٹر مصطفی احمد الزرقاء (کلیۃ الشریعہ اردن یونیورسٹی، عمان) کی کتاب: کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم جناب الیاس نعمانی صاحب ہیں۔

اس کتاب میں انشورنس کے قانونی اور اقتصادی پہلوؤں کا خاص کر جائزہ لیا گیا ہے، نیز اس سلسلہ میں متعدد علماء کی آراء حاصل کی گئیں اور پھر اس رائے کو راجح قرار دیا گیا کہ ''شریعت کی نظر میں غلط شرائط نہ پائے جانے کی صورت میں انشورنس جائز ہے''۔

کتاب کو تین ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے، پہلے باب میں: انشورنس شریعت اسلامی کی نظر

میں، انشورنس نظام کا تعارف، اس کی مصلحتیں، اسلامی ممالک میں اس نظام کا آغاز، اس سلسلہ میں معاصر فقہاء کی آراء، انشورنس کی حرمت کے دلائل کا جائزہ، مخالف رائے اور اس کے مناقشات اور مؤلف کی ذاتی رائے وغیرہ، دوسرے باب میں انشورنس کے اقتصادی وسماجی فائدے، خطرات کے نتائج اور مقابلہ کا طریقہ، انشورنس کا ارتقاء، اس کی قسمیں اور انشورنس کے سلسلہ میں صحیح اسلامی حکم وغیرہ اور تیسرے باب میں: چند نئے نکات پر مشتمل ضمیمے، فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ کی تجویز سے مؤلف کا اختلاف، انشورنس میں قمار اور رہان کا وجود، انشورنس میں سود، کیا انشورنس نظام زکوۃ کو معطل کر دے گا؟ غرر کی وضاحت، تجارتی انشورنس کو حرام اور تعاونی انشورنس کو حلال کہنے کا تضاد اور بعض حالات میں انشورنس کے وجوب وغیرہ عناوین پر خاص کر روشنی ڈالی گئی ہے۔

یہ کتاب دراصل مؤلف کے دو مقالوں اور چند ضمیموں کا مجموعہ ہے، ایک مقالہ انہوں نے ''مؤتمر أسبوع الفقہ الاسلامی'' کے دوسرے اجلاس (منعقدہ ۱۵-۲۰/شوال ۱۳۸۰ھ /۱-۶/اپریل ۱۹۶۱ء جامعہ دمشق) کے لئے لکھا تھا، دوسرا مقالہ جامعۃ الملک عبدالعزیز (جدہ) کے تحت منعقد: ''المؤتمر العالمی الاول للاقتصاد الاسلامی'' (۱۳۹۶ھ ۱۹۷۶ء) کے لئے لکھا تھا، جس میں انہوں نے انشورنس اور اس کی شرعی حکمتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، انشورنس کی تینوں شکلوں (جان کا انشورنس، مال کا انشورنس، اور خطرات کا انشورنس) کو جائز قرار دیا تھا، چنانچہ اس پر بہت سے اہل علم نے شدید اختلاف بھی کیا، ان میں سے پہلے مقالہ کو یہاں پر پہلا باب اور دوسرے کو دوسرا باب بنایا گیا ہے۔ تیسرا باب سات ضمیموں اور نئے مناقشات وملاحظات پر مشتمل ہے۔

مؤلف اپنے مقالہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اس مقالہ کا ہمارا حاصل مطالعہ یہ تھا کہ ہمیں نصوص شریعت اور اصول فقہ میں کوئی ایک دلیل بھی ایسی نہیں ملی جو انشورنس کے نظام یا اس کی کسی قسم کو حرام قرار دیتی ہو؛ بلکہ اس کے برعکس شریعت اور اس کے مقاصد میں بھی ایسے متعدد دلائل ملے جو اس کے جواز بلکہ اس کے استحباب پر

دلالت کرتے ہیں...یعنی انشورنس ایک باہم تعاون کا ایسا نظام ہے جو بڑے خیر کا حامل ہے اور اس کے ذریعہ مصائب سے نبٹنے میں بڑی مدد ملتی ہے'' (انشورنس ایک شرعی مطالعہ،مقدمہ از: مؤلف،ص:۸)۔

آخر کتاب میں حروف تہجی کے اعتبار سے ان مسائل کی ایک فہرست بھی تیار کردی گئی ہے، تاکہ مسئلہ ڈھونڈنے میں کسی طرح کی پریشانی نہ ہو، اس کتاب کی ضخامت مجموعی طور پر (۲۰۷)صفحات ہے،جس کی طباعت اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے زیر اہتمام ایفا پبلیکیشنز دہلی سے ہوئی ہے، اس کتاب پر طباعت کی تفصیلات میں سن اشاعت درج نہیں ہے، مگر مؤلف کے پیش لفظ کے آخر میں ۲۷رشوال ۱۴۰۳ھ/۷رجولائی ۱۹۸۳ء درج ہے۔

۱۴- رشوت، شریعت اسلامیہ میں ایک عظیم جرم (۱۹۸۳ء):

یہ امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی کے ایک اسکالر عبداللہ بن عبدالمحسن المنصور الطریقی (ریاض) کے ایم اے کے تحقیقی مقالہ کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم مولانا نصیر احمد ملی (استاذ: جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں ورفیق شعبۂ ترجمہ وتحقیق ادارہ الدارالسّلفیہ ممبئی) ہیں۔

کتاب کے شروع میں مولانا مختار احمد ندوی (مدیر الدار السّلفیہ) کا عرض ناشر ہے، جس میں انہوں نے رشوت کے دینی، سماجی اور معاشرتی نقصان پر روشنی ڈالی ہے، پھر مقالہ نگار (عبداللہ المنصور) کا پیش لفظ ہے، جس میں انہوں نے موضوع کے انتخاب کی وجہ اور بحث کے طریقۂ کار پر روشنی ڈالی ہے۔

یہ مقالہ ایک مقدمہ، چار ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، مقدمہ میں تین موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے: جرائم کو روکنے میں دینی تربیت کا اثر، جرم کی تعریف واقسام، سزا اور تعزیرات کی اقسام، پہلے باب میں رشوت کی حقیقت، تعریف، اقسام اور اس سے متعلقہ چیزوں پر، دوسرے باب میں رشوت کے احکام پر، تیسرے باب میں جرمِ رشوت کے اثرات پر اور چوتھے باب میں سعودیہ عربیہ میں انسداد رشوت ستانی کے نظام پر روشنی ڈال کر اس پر تنقید کی گئی ہے اور خاتمہ میں

شریعت اسلامیہ کو قانون کا ماخذ بنانے اور اس کے نفاذ کی ضرورت پر توجہ دلائی گئی ہے۔
اس کتاب کی ضخامت (۳۲۰) صفحات ہے، جس کی اشاعت فروری ۱۹۸۳ء/ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ میں الدار السّلفیہ ممبئی سے ہوئی ہے۔

۱۵-اشرف الایضاح (۱۹۸۳ء):

یہ نور الایضاح کا ترجمہ ہے، جو جناب مختار علی کے قلم سے ہے، اس کی ضخامت (۳۳۴) صفحات ہے، جس کی طباعت مکتبہ تھانوی کے زیر اہتمام مختار پریس دیوبند سے یکم ستمبر ۱۹۸۳ء/ ۲۳/ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ کو ہوئی ہے۔

۱۶-اشرف النوری (۱۹۸۳ء):

یہ دو جلدوں میں مختصر القدوری کا ترجمہ ہے، جو مولانا عبدالحفیظ صاحب (فاضل دار العلوم دیوبند) کے قلم سے ہے، اس کی پہلی جلد کی ضخامت (۳۸۷) صفحات ہے جس کی اشاعت جون ۱۹۸۳ء/شعبان ۱۴۰۳ھ کو ہوئی اور دوسری جلد کی ضخامت (۳۰۴) صفحات ہے، جس کی اشاعت نومبر ۱۹۸۳ء/محرم ۱۴۰۴ھ کو مکتبہ تھانوی کے زیر اہتمام مختار پریس دیوبند سے ہوئی ہے۔

۱۷-اشرف الوقایہ (۱۹۸۳ء):

یہ شرح وقایہ کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم جناب مولانا عبدالحفیظ صاحب ہیں، یہ ترجمہ بھی دو جلدوں پر مشتمل ہے، جس کی پہلی جلد کی ضخامت (۳٦٦) صفحات اور دوسری جلد کی ضخامت (۴۴۲) صفحات ہے، اس پر ترجمہ کی تکمیل کی تاریخ ۱۲/ربیع الاول ۱۴۰۳ھ/ ۲۹/دسمبر ۱۹۸۲ء لکھی ہے، اس کی طباعت مکتبہ تھانوی کے زیر اہتمام محبوب پریس دیوبند سے ہوئی ہے۔
شرح وقایہ کا ایک ترجمہ ''نور الہدایہ'' کے نام سے بھی ہے، جس کے مترجم مولانا حاجی

وحید الزماں ہیں، یہ ترجمہ بامحاورہ مگر قدیم اسلوب میں ہے، اس کی طباعت ۱۲۸۹ھ/۱۹۷۲ء میں مطبع نظامی کانپور سے ہوئی ہے۔

۱۸-اسلام کا نظام عبادت (۱۹۸۴ء):

ڈاکٹر یوسف قرضاوی کی تالیف: ''العبادۃ فی الاسلام'' کا ترجمہ جناب حبیب الرحمٰن اعظمی نے کیا ہے، جس کی ضخامت (۱۱۹) صفحات ہے، اس کی طباعت مرکز دعوت القرآن دیوبند سے ۱۹۸۴ء/ ۱۴۰۴ھ میں ہوئی ہے (دیکھئے: برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، عنوان: ارکان اربعہ سے متعلق فقہی کتابیں، ص: ۷۳)۔

۱۹-دس اہم دینی مسائل (۱۹۸۵ء):

ہندوستان کے حالات کے پیش نظر علامہ شیخ احمد بن حجر (قاضی محکمۂ شرعیہ دوحہ، قطر) سے دس اہم مسائل میں استفسار کیا گیا تھا، جس کا انہوں نے تفصیلی جواب لکھا، یہ جواب چوں کہ عربی زبان میں تھا اور جن لوگوں سے متعلق یہ مسائل تھے ان کی خاصی تعداد عربی زبان سے ناواقف تھی، اس لئے جناب ضیاء الحسن سلفی نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے، چنانچہ اس میں نماز کی کیفیت، نبی ﷺ سے ثابت شدہ نوافل، نمازِ تسبیح، فجر کے بعد کی بدعت، ماہ ربیع الاول کی بدعات، اولیاء کی قبر کا سفر اور ان کے لئے ذبیحہ ونذر و نیاز، فرض نمازوں کے بعد دعاء اور بعض جہری اذکار، شب معراج اور شب براءت کی بدعات، فاتحہ اور ایصال ثواب وغیرہ سے متعلق سوالات اور جوابات مذکور ہیں۔ اس کتاب کی ضخامت (۲۳۹) صفحات ہے، جس کی اشاعت الدار السّلفیہ ممبئی سے جون ۱۹۸۵ء/ رمضان ۱۴۰۵ھ میں ہوئی ہے۔

۲۰-حدود وتعزیرات وقصاص ودیت (۱۹۸۵ء):

یہ ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد (پاکستان) کی

جانب سے شروع کئے گئے سلسلہ ’’تراجم مصادر قانون اسلامی‘‘ کا ایک حصہ ہے، جس میں فقہ اسلامی کے اہم مصادر کے ترجمے پیش کئے گئے ہیں۔

یہ خاص فقہ جعفری اور اثنا عشری کی کتابوں سے حدود و تعزیرات اور قصاص و دیت سے متعلق ابواب کا ترجمہ ہے، جس کے مرتب ڈاکٹر سید علی رضا نقوی اور ان کے معاونین: آغا علی ناشر، محمد نعیم، ایم ایس ناز اور حافظ محمد عمران ہیں، چنانچہ اس کتاب میں حد زنا، حد لواطت، سحق، قیادت (یعنی فاحشہ عورت کی دلالی)، قذف، شراب پینے کی حد، چوری کی حد، محارب (راہزنی)، ارتداد، چوپایوں اور مردوں سے جنسی فعل، استمناء، قصاص و دیت کی تعریف و شرائط وغیرہ پر اثنا عشری اور فقہ جعفری کی کتابوں سے ترجمہ کیا گیا ہے، جس کا اصل ماخذ ’’**شرائع الاسلام**‘‘ (مؤلفہ: نجم الدین ابوالقاسم جعفر بن حسن بن حلی، معروف بہ محقق حلی (۶۰۲ھ-۶۷۲ھ) ہے، اِس کے علاوہ من لا یحضرہ الفقیہ (مؤلفہ: ابوجعفر محمد بن ابی الحسن علی بن الحسین بن موسی بابویہ القّمی، المشتہر بالشیخ الصدوق متوفی: ۳۸۱ھ)، الکافی (مؤلفہ: ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی الرازی، متوفی: ۳۲۹ھ)، استبصار (ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی، متوفی: ۴۶۰ھ)، تہذیب الکلام (مؤلفہ: ابوجعفر الطوسی) وغیرہ سے بھی ترجمے کئے گئے ہیں۔

کتاب کے شروع میں ڈاکٹر شیر محمد زمان (ڈائریکٹر جنرل) کا پیش لفظ اور جسٹس آفتاب حسین اور جسٹس پیر محمد کرم شاہ ازہری کی جانب سے تعارفی کلمات ہیں اور آخر کتاب میں چند اہم فقہی اصطلاحات کی توضیح ہے، کتاب کی مجموعی ضخامت (۴۷۲) صفحات ہے، جس کی طباعت جولائی ۱۹۸۵ء/شوال ۱۴۰۵ھ میں ادارہ تحقیقات اسلامی (پاکستان) سے ہوئی ہے۔

۲۱-حج بیت اللہ اور عمرہ کے متعلق چند اہم فتاوی (۱۹۸۸ء):

سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی جانب سے حج و عمرہ سے متعلق دیئے گئے چند اہم فتاوی کا ترجمہ ہے، جس پر مترجم کا نام نہیں ہے، یہ ترجمہ (۷۱)

صفحات پر مشتمل ہے، کے اخیر شیخ ابن باز نے ذی قعدہ ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۸ء کی تاریخ لکھی ہے، جبکہ کتاب کے سب ٹائیٹل پر " وقف للّٰہ ۱۴۰۹ھ" (۱۹۸۸ء) درج ہے اور سرورق پر ۱۴۱۲ھ (۱۹۹۱ء) کی تاریخ لکھی ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ فتاوی کا اجراء ۱۹۸۷ء میں ہوا اور ترجمہ کی پہلی اشاعت ۱۴۰۹ھ (۱۹۸۸ء) میں ہوئی ہے۔

۲۲- غایۃ السعایہ فی حل مافی الہدایہ (۱۹۸۵ء):

یہ کتاب ہدایہ اولین کا ترجمہ اور اس کی عبارتوں کا حل ہے، جو مولانا محمد حنیف گنگوہی کے قلم سے ہے، یہ ترجمہ دس جلدوں پر مشتمل ہے، جس کی پہلی جلد کے شروع میں علم فقہ کی تعریف اور مبادی ومتعلقات کے بارے میں (۱۴۰) صفحات کا مقدمہ ہے، جس میں فقہ کے سلسلہ میں قرآن کے چند اصول، سنت کے بارے میں ائمہ اربعہ کا طرز عمل، اجماع کا حکم، قیاس کی حجیت، قیاس کی علت کے مآخذ، وہ اصول جن میں امام صاحب اور صاحبین کے درمیان اختلاف ہے، اور جن میں دیگر ائمہ کے درمیان اختلاف ہے، احادیث سے استنباط مسائل کے ضوابط، وہ مسائل جن میں امام شافعی کے قول قدیم پر فتوی ہے، قواعد الفقہ، اجتہاد کا ثبوت، تقلید کا ثبوت اور اس کا وجوب اور مسامحات ہدایہ وغیرہ پر خاص کر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس جلد کی مجموعی ضخامت (۴۳۵) صفحات ہے، جس کی تکمیل ۲۰/ جمادی الاولی ۱۴۰۱ھ (۱۹۸۱ء) میں اور طباعت ۱۹۸۵ء میں حنیف بکڈ پو دیوبند سے ہوئی ہے۔

۲۳- کتاب الاجماع (۱۹۸۶ء):

کتاب الاجماع امام ابوبکر محمد بن ابراہیم بن المنذر نیشاپوری (۲۴۲ھ/ ۸۵۶ء.... ۳۱۸ھ/ ۹۳۰ء) کی مایہ ناز اور مشہور تالیف ہے، جس کے ترجمہ اور توضیح کا کام جناب ابوالقاسم عبدالعظیم نے انجام دیا ہے اور نظر ثانی جناب محمد افضل خلیل احمد الاثری نے کی ہے، اس ترجمہ کا

اردو نام ''امت مسلمہ کے ۷۶۵ ،اجماعی مسائل'' رکھا گیا ہے۔

مترجم نے شروع میں بلاعنوان اجماع کے سلسلہ میں آیت کریمہ: ''**ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولي ونصله جهنم وسائت مصيرا**'' (النساء: ۱۱۵) اور ارشاد نبوی: **إن الله لايجمع أمتى ... أو قال: أمة محمد .... على ضلالة** (سنن ترمذی، حدیث نمبر: ۲۱۶۷، ابواب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ) اور اس سلسلہ میں بعض علماء کی وضاحت نقل کرنے کے بعد اجماع کی تعریف کی ہے اور اس کی حجیت کے سلسلہ میں لکھا ہے:

''اجماع کی حجیت پر عام مسلمانوں کا اتفاق ہے، چاہے وہ فقہاء ہوں یا صوفیاء یا اہل حدیث یا اہل کلام، جبکہ بعض اہل بدعت معتزلہ اور شیعہ نے اس کا انکار کیا ہے'' (امت مسلمہ کے ۷۶۵، اجماعی مسائل، ص: ۱۴، ز: مترجم)۔

کتاب کے اصل مضمون سے پہلے عبداللہ بن زید آل محمود (صدر برائے امور دینیہ وچیف جسٹس حکومت قطر) کا مختصر مقدمہ ہے اور ''امام ابن المنذر...... حیات وخدمات'' کے عنوان سے مؤلف کے مختصر سوانحی خاکہ، علمی مقام اور تالیفی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے، مقدمہ نگار نے مؤلف اور کتاب کے بارے میں لکھا ہے:

''امام نووی کے بقول علماء امت کو ان کی امامت وجلالت شان، کثرت علم اور جامعیت کا اعتراف ہے...... ابن المنذر کی کتاب 'الاجماع' اپنے فن کی پہلی اور سب سے موثوق کتاب ہے، جس پر علماء نے اعتماد کیا اور عملی فقہ کے بیان میں استفادہ کیا ہے'' (مقدمہ، ص: ۹) مؤلف کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ ''تقلیدی فقہاء کے برخلاف تعصب سے الگ، مذاہب فقہیہ میں غیر مقلد تھے'' (امت مسلمہ کے ۷۶۵، اجماعی مسائل، عنوان، امام ابن المنذر...... حیات وخدمات، ص: ۱۱)۔

کتاب میں مسائل کو نمبر وار لکھا گیا ہے، جس میں (۷۶۵) مسائل جمع ہیں، نیز حاشیہ

میں مترجم نے بعض مسائل میں فقہاء کی اختلافی رائے اور بعض جگہ اپنا تبصرہ بھی نقل کیا ہے، کتاب الوکالہ پر مکمل ہونے والی اس کتاب کی ضخامت (۱۷۸) صفحات ہے، جس کی طباعت مکتبۃ الامام البخاری، منظور کالونی، گجر چوک (چوہدری رحمت علی روڈ) کراچی، پاکستان سے ہوئی ہے، کتاب کی تفصیلات میں طباعت کی تاریخ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ/ فروری ۲۰۰۵ء لکھی ہے؛ لیکن شاید یہ پہلی طباعت کی تاریخ نہیں ہے، کیونکہ مترجم نے اپنی تحریر کے آخر میں ۵/ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ ۱۲/ اگست ۱۹۸۶ء (سہ شنبہ) لکھا ہے۔

۲۴-مسودہ قانون قصاص و دیت (۱۹۸۶ء):

یہ کتاب ادارہ تحقیقات اسلامی (پاکستان) کی جانب سے جاری کئے گئے سلسلہ: ''تراجم مصادر قانون اسلامی'' کا ایک حصہ ہے، جس کے مرتب جناب محمود احمد غازی اور مترجمین: ڈاکٹر محمد طفیل، ڈاکٹر حافظ محمد یونس، جناب صدیق ارشد خلجی، غلام مرتضی آزاد، عبدالرحیم اشرف بلوچ اور جناب سعید احمد ہیں، اس کتاب میں قصاص، قتل خطا، دیت، عاقلہ وغیرہ سے متعلق تفصیلی مواد ہے، جس کے شروع میں محمود احمد غازی کا ابتدائیہ اور ڈاکٹر شیر محمد زماں (ڈائریکٹر جنرل) کا پیش لفظ ہے۔

اس کتاب کی ضخامت (۲۶۴) صفحات ہے، جس کی اشاعت ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد (پاکستان) سے ۱۹۸۶ء/ ۱۴۰۶ھ میں ہوئی، اس سے قبل جولائی ۱۹۸۵ء میں ''حدود و تعزیرات و قصاص و دیت'' کے عنوان سے ادارہ نے فقہ جعفری کے مطابق ترجمہ کروایا تھا، جس کے مرتب ڈاکٹر سید علی رضا نقوی ہیں۔

۲۵-شرح ادب القاضی (۱۹۸۷ء):

ابوبکر خصاف (امام ابوبکر احمد بن عمر الخصاف متوفی: ۲۶۱ھ) کی تالیف کردہ کتاب

''ادب القاضی'' کی شرح علامہ ابن مازہ (برہان الائمہ حسام الدین عمر بن عبدالعزیز بن مازہ البخاری المعروف بالصدر الشہید، متوفی: ۵۳۶ھ) نے کیا تھا، جس کا ترجمہ ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد (پاکستان) کے زیر اہتمام جناب سعید احمد نے کیا ہے۔

اس کتاب میں: قضاء قبول کرنا، مسجد میں فیصلہ کرنا، مشورہ کرنا، ضمانت قبول کرنا، قرض کی وجہ سے قید کرنا، فریق بننا، گواہی کا بعض ابواب میں قبول ہونا اور بعض میں قبول نہ ہونا وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

کتاب کے شروع میں جناب شیر محمد زمان کا مقدمہ اور جناب سعید احمد صاحب کا عرض مترجم ہے، جس میں مصنف اور شارح کے حالات، متن (ادب القاضی) اور شرح (شرح ادب القاضی) کا تعارف اور کتاب کی اہمیت وغیرہ پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ کتاب کی مجموعی ضخامت (۲۷۲) صفحات ہے، جس کی طباعت ادارہ تحقیقات اسلامی (پاکستان) سے ۱۹۸۷ء / ۱۴۰۷ھ میں ہوئی ہے۔

۲۶-قدوری اردو (۱۹۸۷ء):

فقہ حنفی کے مشہور متن مختصر القدوری کا یہ ترجمہ مولانا خلیل احمد نعمانی مظاہری، کلیانہ، (متوفی: ۱۹۸۷ء) نے کیا ہے، جس کی اشاعت خواجہ عبدالوحید کے زیر اہتمام کلام کمپنی (تیرتھ داس روڈ، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی نمبر:۱) کے تحت مطبع سعیدی قرآن محل (کراچی) سے ہوئی ہے، اس ترجمہ پر تاریخ اشاعت درج نہیں ہے، تاہم مترجم کی وفات کی تاریخ ۱۹۸۷ء درج ہے، اس سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ یہ ترجمہ ۱۹۸۷ء/ ۱۴۰۷ھ یا اس کے قریب کا ہے۔

۲۷-اسلام اور بین الاقوامی تعلقات کا پس منظر (۱۹۸۷ء):

یہ جناب عبدالحمید ابو سلیمان کی عربی تالیف کا ترجمہ ہے جو جناب محمد عبدالحی فلاحی کے

قلم سے ہے، یہ ترجمہ (۳۰۴) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی اشاعت قاضی پبلیشرز دہلی سے ۱۹۸۷ء/ ۱۴۰۷ھ میں ہوئی ہے (حوالہ سابق، عنوان: سماجی اور معاشی مسائل، ص: ۳۹)۔

۲۸-اشرف الہدایہ (۱۹۸۷ء):

یہ فقہ حنفی کی معرکۃ الآراء کتاب ہدایہ کا اردو ترجمہ وتشریح ہے، جو ۱۶/جلدوں پر مشتمل ہے، اس کے کی کچھ جلدیں مفتی جمیل احمد سکروڈوی (استاذ دارالعلوم دیوبند) کے قلم سے ہیں اور کچھ مولانا حنیف گنگوہی کے قلم سے اور کچھ مفتی محمد یوسف تاولی (استاذ: دارالعلوم دیوبند) کے قلم سے۔

اس کتاب میں پہلے ہر باب کے شروع میں اس باب سے متعلق کچھ ضروری وضاحت ہے، پھر عبارت اور اس کے نیچے لفظی ترجمہ ہے، پھر تشریح کے عنوان کے تحت صورت مسئلہ کو اچھی طرح سمجھایا گیا ہے اور ہر ہر جزء کی تشریح یا سوال وجواب اس انداز میں پیش کیا گیا ہے، جیسے کوئی مؤلف کتاب نہیں لکھ رہا ہے بلکہ ایک ''مدرس'' طالب علم کو سمجھا رہا ہے۔

البتہ اس کتاب میں پہلے ہدایہ کی عبارت پر کہیں کہیں ضروری جگہوں پر ہی اعراب لگایا گیا تھا، نیز عربی عبارت سے پہلے کسی طرح کا عنوان نہیں تھا، اب مولانا محمد عظمت (رفیق: دارالافتاء جامعہ فاروقیہ، کراچی، پاکستان) کی جانب سے اضافۂ عنوانات اور مولانا ضیاء الرحمٰن اور مولانا محمد یامین (فاضل دارالعلوم کراچی) کی جانب سے مکمل اعراب لگا کر کمپیوٹر کتابت کے ساتھ شائع ہوئی ہے، تاہم عنوانات کے الفاظ مختصر رکھنے کے بجائے یہاں پورے مسئلہ کو عنوان بنادیا گیا ہے، مثلاً کتاب النکاح میں ایک عنوان اس طرح ہے: ''ایک عورت نے مرد پر گواہوں کے ساتھ دعوی کیا کہ اس نے میرے ساتھ نکاح کیا اور قاضی نے اسے بیوی قرار دے دیا، حالاں کہ شوہر نے نکاح نہیں کیا تھا، عورت مرد کے ساتھ رہے اور مرد جماع کرسکتا ہے'' (دیکھئے: اشرف الہدایہ ۴/ ۴۷، بیان المحرمات)۔

اس کتاب کی بعض جلدوں کی اشاعت اول مکتبہ تھانوی دیوبند سے ۱۴۰۳ھ

۱۹۸۷ء میں ہوئی تھی، اب جامعہ فاروقیہ کراچی (پاکستان) سے ۲۰۱۰ء میں کمپیوٹر کتابت کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔

۲۹-مسلمان عورت (۱۹۸۷ء):

فرید وجدی آفندی کی کتاب کا ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد نے کیا ہے، یہ کتاب (۲۴۰) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی اشاعت اعتقاد پبلشنگ ہاؤس دہلی سے جون ۱۹۸۷ء/ شوال ۱۴۰۷ھ کو ہوئی ہے۔

۳۰-ذبیحہ کے احکام ومسائل (۱۹۸۸ء):

یہ عبداللہ عبدالرحیم العبادی کی کتاب: "**الذبائح فی الشریعة الاسلامیة**" کا اردو ترجمہ ہے، جس کے مترجم حافظ محمد عبدالغفار ہیں۔

اس کتاب کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلا باب حلال جانوروں سے متعلق ہے، جس کے تحت پانچ فصلیں ہیں: ۱-مختلف اقوام کے ذبیحے، ۲-حلال ہونے کی شرطیں، ۳-ذبح کے جانور، اقسام وآداب اور جن کو ذبح نہیں کیا جاسکتا، ۴-اہل کتاب کا ذبیحہ، ۵-مباح جانور۔

دوسرا باب شکار سے متعلق، تیسرا احرام جانور سے متعلق، چوتھا قربانی، ہدی اور فدیہ وغیرہ سے متعلق اور پانچواں باب عقیقہ سے متعلق ہے۔

اس کتاب کی ضخامت (۳۵۵) صفحات ہے، جس کی طباعت ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد (پاکستان) کے زیر اہتمام ۱۹۸۸ء/ ۱۴۰۸ھ میں ہوئی ہے۔

۳۱-درس سراجی (۱۹۸۸ء):

یہ السراجیہ (مولفہ: ابوطاہر سراج الدین محمد بن عبدالرشید سجاوندی، متوفی: ۶۰۰ھ) کا

اردو ترجمہ اور درسی نوٹ ہے، جو دارالعلوم دیوبند کے استاذ مفتی محمد یوسف تاؤلی کے قلم سے ہے، مترجم نے اس کتاب کو متعدد بار پڑھانے کے بعد پوری کتاب کو ستائیس اسباق میں تقسیم کرکے سمجھایا ہے، اس لئے ترجمہ وتشریح میں درس اور تفہیم کا انداز زیادہ ہے، چنانچہ مترجم نے سب سے پہلے مسئلہ سے متعلق تمہید اور ضروری باتیں لکھی ہیں اور نفس مسئلہ کو اپنے الفاظ میں متعدد مثالوں سے سمجھایا ہے، پھر عربی عبارت، اس کا ترجمہ اور مختصر تشریح کی ہے، جس کی بنا پر طلباء پہلے سے مسئلہ سمجھ لینے کی وجہ سے عبارت سے مانوس ہوجاتے ہیں اور ترجمہ وتشریح میں ان کو کسی طرح کی دقت محسوس نہیں ہوتی ہے، چنانچہ مؤلف کو اس سلسلہ میں فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کے ارشاد عالی کے ذریعہ سند بھی حاصل ہے، جس میں آپ نے فرمایا: ''انہوں نے بہت آسان اور عام فہم اردو میں سراجی کو حل فرمادیا ہے'' (درس سراجی، ص: ۲)۔

یہ کتاب (۱۲۹) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی طباعت ۱۵/جولائی ۱۹۸۸ء/ ۳۰/ ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ کو اشرفی آفسیٹ پرنٹرس دیوبند سے ہوئی ہے۔

(السراجیہ (سراجی فی المیراث) کے اس سے قبل بھی متعدد ترجمے ہوچکے ہیں، جیسے: ''ترجمہ سراجیہ'' (از: سعادت جنگ، طباعت، شمس الاسلام پریس حیدرآباد دکن ۱۹۳۱ء ۱۳۴۹ھ، صفحات: ۵۲) ''فرائض غوثیہ'' (از: محمد سلامت اللہ، طباعت: اصح المطابع لکھنؤ ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۵ء صفحات: ۱۶۸) ''فرائض ہندیہ'' (از: اولاد علی حسینی، طباعت: مطبع طبی کلکتہ ۱۲۷۷ھ ۱۸۶۱ء صفحات: ۱۹۲)۔ (دیکھئے: برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، ص: ۴۰)۔

۳۲- اسلام میں جرم وسزا (۱۹۸۸ء):

یہ شیخ عبدالعزیز عامر کی کتاب: ''التعزیر فی الشریعۃ الاسلامیۃ'' کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم سید معروف شیرازی ہیں، اس کتاب کی ضخامت (۴۰۰) صفحات ہے، جس کی طباعت واشاعت دارالقرآن دہلی سے ۱۹۸۸ء مطابق ۱۴۰۸ھ میں ہوئی ہے (حوالہ سابق)۔

۳۳- حج بیت اللہ اور عمرہ کے متعلق چند اہم فتاوی (۱۹۸۸ء):

سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی جانب سے حج وعمرہ سے متعلق دیئے گئے چند اہم فتاوی (فتاوى مهمة تتعلق بأحكام الحج والعمرة) کا ترجمہ ہے، جس پر مترجم کا نام نہیں ہے، یہ ترجمہ (۱۷) صفحات پر مشتمل ہے، فتاوی کے اخیر میں شیخ ابن باز نے ذی قعدہ ۱۴۰۷ھ (جون ۱۹۸۷ء) کی تاریخ لکھی ہے، جبکہ کتاب کے سب ٹائٹل پر ''وقف للہ ۱۴۰۹ھ'' (یعنی ۱۹۸۸ء) درج ہے اور فرنٹ پر ۱۴۱۲ھ (۱۹۹۱ء) کی تاریخ لکھی ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ فتاوی کا اجراء ۱۹۸۷ء میں ہوا اور ترجمہ کی پہلی اشاعت شاید ۱۹۸۸ء/ ۱۴۰۹ھ میں اور دوسری ۱۹۹۱ء میں ہوئی ہے۔

۳۴- پردہ (۱۹۸۸ء):

یہ شیخ محمد بن صالح العثیمین کی کتاب: ''الحجاب'' کا ترجمہ ہے، جو حافظ عبدالرشید اظہر کے قلم سے ہے، اس میں پردہ کی شرعی حیثیت پر، قرآن وسنت اور قیاس وعقل کی روشنی میں پردہ کے وجوب پر، چہرہ اور ہاتھ کے پردہ کے لزوم پر، بے پردگی اور مرد وعورت کے آزادانہ میل جول کے نقصانات پر روشنی ڈالی گئی ہے، نیز جو لوگ چہرہ کے پردہ کو نہیں مانتے ہیں ان کا بھرپور علمی محاسبہ کیا گیا ہے۔

مؤلف پردہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جوں ہی کسی باوقار انسان کی عزت پر حرف آتا ہے تو اسلام کا قانون تعزیر حرکت میں آجاتا ہے، مجرم کے لئے سزا اور غیور وو قور مومن کے لئے تحفظ ناموس کی مسرت لاتا ہے، اور اس سے قبل تحفظ ناموس و وقار کی خاطر تشریعی احکام دیتا ہے، جن پر عمل پیرا ہوکر معاشرہ جرائم سے محفوظ رہ سکتا ہے'' (پردہ، تمہید از: مترجم، ص: ۳)۔

چہرہ کے پردہ کے سلسلہ میں ارشاد الٰہی: ''ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن'' (النور:۳۱) ''اور اپنے گریبانوں پر دوپٹہ ڈال رکھیں'' سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جب گردن وسینہ کو ڈھانپنا فرض ہے تو چہرہ کے پردہ کی فرضیت تو بالاولی ہونی چاہئے، کیوں کہ وہی خوب صورتی کا مظہر اور فتنہ کا موجب ہے... کیسے ممکن ہے کہ حکمت پر مبنی شریعت سینہ وگردن کے پردے کا تو حکم دے، لیکن چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت دے'' (حوالہ سابق، عنوان: قرآن حکیم سے چند دلائل، ص: ۱۳۰)۔

مؤلف نے عورت کے لئے آنکھیں بھی چھپانے کو ضروری قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس کی تفسیر میں ہے کہ عورتیں اپنے چہرہ کو ڈھانپ لیا کریں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ رخصت بھی راستہ دیکھنے کی ضرورت کے پیش نظر دی گئی ہے، لہٰذا جہاں راستہ دیکھنے کی ضرورت نہ ہوگی وہاں آنکھ سے بھی پردہ ہٹانے کی کوئی وجہ نہیں۔

سنت رسول ﷺ سے چہرہ کا پردہ واجب ہونے کی دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ جب کوئی آدمی کسی عورت کو پیغام نکاح دے تو اس پر اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ پیغام نکاح دینے کے لئے دیکھ رہا ہو (دیکھئے: مسند امام احمد بن حنبل، حدیث نمبر: ۲۳۶۰۱، طبع: بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء)۔ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ خاطب (پیغام دینے والے) سے گناہ کا مرتفع ہونا اس حالت کے ساتھ مشروط ہے کہ وہ پیغام نکاح کے لئے دیکھ رہا ہو، لہٰذا اگر خاطب نے نکاح کے لئے نہیں، صرف لطف اندوز ہونے کے لئے دیکھا تو وہ گنہ گار ہوگا اور غیر خاطب اگر دیکھے تو وہ ہر حال میں (تلذذ کے لئے یا بلا تلذذ) گناہ گار ہوگا۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حالت احرام میں اونٹ سوار قافلے ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنے سروں کے اوپر سے چادر چہروں تک لٹکا لیتے تھے۔ (دیکھئے: سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۱۸۳۵، کتاب المناسک، باب فی المحرمۃ تغطی وجہہا: ۲/ ۱۰۴، طبع: دار الکتاب العربی، بیروت)۔

یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ عورت پر چہرہ ڈھانپنا واجب ہے، ورنہ احرام کی حالت

میں جبکہ چہرہ اور ہتھیلی کھول کر رکھنا ضروری ہوتا ہے، اس قدر پردہ کا اہتمام کیوں کر کیا جاتا۔

ہاتھ کے پردہ کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ صحیحین میں ہے کہ حالت احرام میں عورت کے لئے نقاب ڈالنا اور دستانے پہننا جائز نہیں ہے (دیکھئے: سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۱۸۲۹، کتاب المناسک، باب مایلبس المحرم: ۲/ ۱۰۳)، اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد مؤلف علامہ ابن تیمیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منجملہ دلائل میں سے ہے کہ آں حضور ﷺ کے عہد مبارک میں حالت احرام کے سوا خواتین میں (چہرہ کے پردہ کے لئے) نقاب اور (ہاتھوں کے پردہ کے لئے) دستانوں کا رواج عام تھا، اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ چہرہ اور ہاتھوں کا پردہ کرنا واجب ہو'' (پردہ، عنوان: چہرہ کا پردہ واجب ہونے کے دلائل سنت مطہرہ سے، ص:۲۸)۔

یہ کتاب (۵۴) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی اشاعت وزارت برائے مذہبی امور اوقاف ودعوت وارشاد سعودی عرب کے زیر نگرانی المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد بطحاء ریاض سے ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء میں ہوئی ہے، البتہ عرض مترجم کے آخر میں ۲۳/ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ (۸/جولائی ۱۹۸۸ء) درج ہے۔

۳۵-فقہ مخدومی (۱۹۸۸ء):

یہ مسائل شافعیہ کا نادر ونایاب مجموعہ فقہ مخدومی شیخ مخدوم محی الدین مہائمی (شیخ علاء الدین علی بن احمد المہائمی، گجراتی (متوفی: ۸۳۳ھ ۱۴۲۱ء) کوکن کے تاجر خاندان سے تعلق رکھتے تھے، آپ کے آباء واجداد فوائت کے عرب خاندان کے تھے، سلطان احمد شاہ (متوفی: ۱۴۳۹ء ۸۴۲ھ) نے آپ کو مہائم کا قاضی مقرر کیا تھا، آپ کی ایک اور کتاب: ''فتاوی مخدومی'' کے نام سے بھی مطبوع ہے (دیکھئے: برصغیر ہند میں فقہی مخطوطات ومطبوعات-ایک مطالعہ، از: ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی، باب سوم: عہد وسطی کی بعض اہم فقہی تصانیف کا اجمالی خاکہ، فصل پنجم: اسلام کے چار ارکان، ص: ۱۵۲، بہ حوالہ: عربی ادبیات میں پاک وہند کا حصہ، ص: ۹۸، نزہۃ الخواطر ۳/ ۷۸-۸۰، تذکرہ علماء ہند،

ص:۷۔۱۴۷،سبحۃ المرجان،ص:۹۷،رود کوثر،ص:۵۱۱،مخدوم علی المہائمی،ص:۱۲۰) کی عربی تالیف کا ترجمہ ہے، جومفتی محمود اختر القادری (مفتی دار العلوم محمدیہ ممبئ) نے کیا ہے، ترجمہ کی تکمیل ۲۶ ر جمادی الاولی ۱۴۰۸ھ/ ۱۶ر جنوری ۱۹۸۸ء کو ہوئی، مگر اس کی طباعت نہیں ہوسکی اور یہ ناپید سی ہوگئی تھی، پھر ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء میں کاتب کے پاس سے دستیاب ہوئی اور رضا فاؤنڈیشن (حضرت ٹوپی والے بابا ماہم ممبئ ۱۶) سے اس کی اشاعت ہوئی۔

اس کتاب میں فقہ شافعی کے مطابق طہارت، نماز، زکوۃ، روزہ، حج، ذبح، نکاح، طلاق اور عدت وغیرہ سے متعلق احکام کو جمع کیا گیا ہے، جس کی ضخامت (۱۶۰) صفحات ہے۔

۳۶-نماز نبوی (۱۹۸۸ء):

یہ شیخ البانی کی کتاب: "قصفة صلاة النبى من التكبير إلى التسليم كأنك تراها" کا ترجمہ ہے، اصل کتاب کے متعدد ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں، چوتھے ایڈیشن کے بعد ۱۳۸۷ھ (۱۹۶۷ء) میں شیخ حمود بن عبداللہ تویجری حنبلی (نجدی) کی طرف سے ۵۷) صفحات پر مشتمل ایک ناقدانہ تبصرہ "التنبيهات على رسالة الألبانى فى الصلاة" طبع ہوا تھا، جس میں تیرہ مسائل کو موضوع بحث بنایا گیا تھا، چنانچہ پانچویں ایڈیشن (ط:۱۳۸۹ھ/ ۱۹۷۰ء) میں اس کے جوابات کا اضافہ کیا گیا، شیخ نے اس کے بعد بھی اپنے نئے نئے مطالعہ کی روشنی میں کچھ چیزوں کا اضافہ کیا، چنانچہ یہ اضافہ شدہ دسویں ایڈیشن کا ترجمہ ہے، جو مولانا صادق خلیل (منیجر ضیاء السنۃ ادارۃ الترجمہ والتالیف، فیصل آباد، پاکستان) کے قلم سے ہے، ترجمہ کی تکمیل ۱۴۰۲ھ (۱۹۸۱ء) میں ہوگئی تھی، مگر اس کی طباعت ۱۴۰۹ھ (۱۹۸۸ء) میں ہوئی ہے۔

کتاب کے شروع میں (۶۳) صفحات تک مقدمہ وغیرہ ہے، جس میں مؤلف نے تقلید وغیرہ سے بحث کی ہے، کتاب کی مجموعی ضخامت (۲۰۸) صفحات ہے، جس کی طباعت ادارۃ الترجمہ والتالیف، رحمت آباد (حاجی آباد) فیصل آباد، پاکستان سے ہوئی ہے۔

شیخ البانی کی کتاب "صفة صلاة النبی" کا ایک ترجمہ ''مکمل نماز نبوی'' کے نام سے بھی ہے، جس کے مترجم ابوالفتاح عبدالباری فتح اللہ المدنی (مقیم: مدینۃ الشہامۃ ابوظبی) ہیں۔

یہ کتاب (۲۵۴) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی اشاعت: اہل حدیث تعلیمی ورفاہی سوسائٹی (دریا آباد، سنت کبیر نگر، یوپی) سے ۲۰۰۱ء مطابق ۱۴۲۲ھ میں ہوئی ہے۔

۳۷-اسلامی معاشرت (۱۹۸۹ء):

یہ شیخ محمد بن جمیل زینو، شامی (مدرس دار الحدیث الخیریہ، مکہ مکرمہ) کی کتاب: ''توجیہات اسلامیۃ'' کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم جناب عبد الستار قاسم (فاضل جامعہ سلفیہ، فیصل آباد، پاکستان) ہیں۔

اس کتاب میں اسلام کی بعض خصوصیات اور ارکان کے علاوہ وضو اور نماز کا طریقہ، نماز جمعہ اور باجماعت نماز کی مشروعیت، جمعہ کے مسائل، چاند سورج گرہن کی نماز، نماز جنازہ، عیدین، قربانی، استسقاء، روزہ، رمضان کے دیگر واجبات، حج اور عمرہ کے مسائل اور بعض اخلاقی باتوں کا ذکر ہے۔

یہ کتاب (۲۶۴) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی طباعت واشاعت: وزارت برائے اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد، ریاض (سعودی عرب) کے زیر نگرانی مکتب تعاون برائے دعوت وارشاد، ام الحمام (سعودی عرب) سے ہوئی ہے، کتاب پر سن اشاعت درج نہیں ہے، مگر عرض مترجم کے اختتام پر ۱۴۰۹/۱۱/۸ھ (۱۲/جون ۱۹۸۹ء) درج ہے۔

۳۸-کشف الاسرار (۱۹۸۹ء):

فقہ حنفی پر علامہ علاء الدین حصکفی (متوفی: ۱۰۸۸ھ) کی مایہ ناز کتاب ''الدر المختار'' بیشتر مدارس کے شعبۂ افتاء میں داخل نصاب ہے اور اس کی شرح ''رد المحتار'' (مولفہ: علامہ ابن عابدین شامی، متوفی: ۱۲۵۲ھ) فقہ حنفی کے اہم مرجع کی حیثیت رکھتی ہے، چنانچہ اردو داں طبقہ

کے لئے درمختار کا ایک ترجمہ مولانا خرم علی نے نواب بہادر مبرور (والی باندہ) کی فرمائش پر ۱۲۵۸ھ/ ۱۸۴۲ء میں شروع کیا تھا، یہ ترجمہ کتاب النکاح سے شروع کیا گیا تھا اور تیرہ سال بعد رجب ۱۲۷۰ھ میں آخر تک مکمل ہوگیا، پھر ۱۲۷۱ھ/ ۱۸۵۴ء میں کتاب الحج کا ترجمہ مکمل ہوا، پھر شروع کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے اذان کے باب تک پہنچے تھے کہ مترجم کا انتقال ہوگیا، چنانچہ محمد احسن صدیقی نانوتوی نے باقی ترجمہ مکمل کیا اور انہوں نے ہی اس ترجمہ کا نام ''غایۃ الاوطار'' رکھا، جو چار جلدوں میں مطبوع ہے۔

اس ترجمہ کا ایک خلاصہ بھی ''زبدۃ الاوطار'' کے نام سے حیدرآباد دکن ہائی کورٹ کے وکیل جناب احمد حسن برنی نے کیا جو یکم جمادی الاولی ۱۳۰۶ھ/ ۳رجنوری ۱۸۸۹ء میں شائع ہوا۔

مگر یہ ترجمہ چوں کہ قدیم اسلوب میں تھا، اس لئے اس کے جدید اور سلیس ترجمہ کی ضرورت تھی، چنانچہ دار العلوم دیوبند کے دار الافتاء کے مفتی اور شعبۂ افتاء کے استاذ مفتی ظفیر الدین مفتاحیؒ (سابق صدر اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، ومرتب فتاوی دار العلوم دیوبند) نے اس کا ترجمہ ''کشف الاسرار'' کے نام سے کیا، جو تین جلدوں میں مکتبہ فیض القرآن کے زیر اہتمام راحت پریس دیوبند سے ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء میں طبع ہوا ہے۔

درمختار کی عربی شرح ''ردالمحتار'' چوں کہ فقہ حنفی کی جزئیات کے حوالہ سے اپنی ایک الگ پہچان اور مقام رکھتی ہے اور مفتیان کے لئے خاص کر بہت ہی اہمیت کی حامل ہے، اس لئے اس کے مسائل وجزئیات کی فہرست کا بھی ترجمہ کیا گیا ہے، جو مفتی خورشید عالم قاسمی (استاذ دار العلوم دیوبند) کے قلم سے ہے، اس پر مولانا معراج الحق، مولانا نصیر احمد، مفتی نظام الدین، مفتی ظفیر الدین سمیت متعدد مفتیان کی تقریظات ہیں، جن کے آخر میں ۲۴ر ربیع الاول ۱۴۰۹ھ (۱۹۸۹ء) کی تاریخ درج ہے، اس کی اشاعت ادارہ تحقیقات مسائل جدیدہ، نزد چھتہ مسجد دیوبند سے ہوئی ہے۔

۳۹-مجموعۃ المسائل (۱۹۹۰ء):

یہ شیخ ابو الحسنات مولانا عبد الحی فرنگی محلی لکھنوی (۱۲۶۴ھ-۱۳۰۴ھ) کی تالیف: ''نفع المفتی والسائل'' کا ترجمہ ہے، جو''معین المفتی والمسائل'' کے نام سے کیا گیا ہے اور''مجموعۃ المسائل'' کے نام سے معروف ہے، اس کے مترجم مفتی محمد عتیق مظاہری (استاذ حدیث: دار العلوم جامع الہدی گلشہید مراد آباد) ہیں۔ترجمہ کی تکمیل محرم ۱۱ ۱۴ھ ۲/ اگست ۱۹۹۰ء جمعرات کو ہوئی۔

کتاب میں سوال وجواب کے بجائے''الاستفسار'' اور''الاستبشار'' کی تعبیر اپنائی گئی ہے، اس کتاب کی ضخامت (۴۳۶) صفحات ہے، جس کی طباعت مکتبہ صدیقیہ ٹانڈہ بادلی رام پور (یوپی) کے زیر اہتمام بھارت آفسیٹ دہلی نمبر:٦ سے ہوئی ہے۔

اس کتاب کا ایک ترجمہ'' ذخیرۃ المسائل'' کے نام سے بھی مولانا محمد اصغر صاحب نے کیا ہے جو ۱۹۹۹ء میں چھپا ہے۔

۴۰-احکام بلوغت (۱۹۹۰ء):

پاکستان میں نفاذ اسلام کی جو کوششیں جاری تھیں، اس سلسلہ میں علماء نے مختلف طرح سے خدمات انجام دیں، انہیں میں سے ایک اہم خدمت مخصوص موضوع پر مختلف فقہی کتب کے مواد کا اردو ترجمہ بھی تھا؛ تاکہ کسی غیر عربی داں کو بھی قوانین اسلامی کے سمجھنے میں دشواری نہ ہو اور نفاذ اسلام کے خاکہ میں رنگ بھرنا آسان ہو جائے، چنانچہ ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری کتاب کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

''وطن عزیز پاکستان میں نفاذ اسلام کی جو مبارک مساعی جاری ہیں، ان کے پیش نظر ادارہ تحقیقات اسلامی نے ایک عرصہ قبل فقہ اسلامی کی قدیم اور بنیادی کتب کے منتخب ابواب کے اردو تراجم کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا'' (پیش لفظ از: ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری)۔

فقہی مواد کے ترجمہ کا یہ کام ادارہ تحقیقات اسلامی کے ذریعہ مختلف اہل علم کے سپرد کیا گیا، چنانچہ ''احکام بلوغت'' سے متعلق ترجمہ کی ذمہ داری محمود احمد غازی اور عبدالرحیم اشرف بلوچ کے سپرد کی گئی، انہوں نے فقہ حنفی میں: ''الاشباہ والنظائر، بدائع الصنائع، ردالمحتار، المبسوط اور فتح القدیر سے، فقہ مالکی میں: المدونۃ الکبری، الشرح الصغیر اور الفروق سے، فقہ شافعی میں: الأم، مہذب اور کتاب الفروق سے اور فقہ حنبلی میں: المغنی سے اپنے متعلقہ مواد کا ترجمہ کیا ہے، اس کے علاوہ فقہ زیدی اور فقہ جعفری کی بھی بعض کتابوں سے متعلقہ مواد کا ترجمہ کیا ہے۔

کتاب کے صفحہ: ۱۰ تک فہرست عناوین ہے، پھر ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری کا پیش لفظ اور مترجم محمود احمد غازی کے قلم سے عرض مرتب ہے، صفحہ: ۱۹ سے پہلا باب شروع ہوا ہے، جس میں موضوع سے متعلق قرآنی آیات، ان کے ترجمے اور ان سے مستنبط مسائل نمبروار ذکر کئے گئے ہیں، پھر السنۃ، آثار صحابہ وتابعین اور فقہ جعفری کے عنوان سے فقہی مواد کا ترجمہ کیا گیا ہے، چوتھے باب میں بلوغت کی تعریف واحکام اور پانچویں باب میں نابالغوں کے عمومی احکام بیان کئے گئے ہیں، جن میں نابالغ کی امامت، روزہ، زکاۃ اور گواہی وغیرہ سے متعلق بحثیں ہیں، چھٹا باب ''نکاح بالغاں'' کے عنوان سے ہے، جس میں صغرسنی کی شادی، نابالغ لڑکی کی رخصتی، بلوغت کے بعد فسخ نکاح کے اختیار اور نابالغ کے لئے ولی کی حیثیت سے متعلق بحثیں ہیں، ساتویں باب میں ولایت اور آٹھویں باب میں حضانت (پرورش) سے متعلق بحثیں ہیں، جو صفحہ: ۲۵۹ پر مکمل ہوتی ہیں۔

آخر میں کتابیات کی فہرست اور ناموں کا اشاریہ بھی دے دیا گیا ہے، اس کتاب کی مجموعی ضخامت (۲۷۴) صفحات ہے، جس کی اشاعت ۱۹۹۰ء/ ۱۴۱۰ھ میں ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان سے ہوئی ہے۔

☆☆☆

چوتھی فصل:

۱۹۹۱ء سے ۲۰۰۰ء تک کئے گئے ترجمے

اس دہائی کے اہم ترجمے:

۱۹۹۱ء سے ۲۰۰۰ء کی دہائی میں سب سے اہم ترجمہ علامہ علاء الدین کاسانی حنفی کی مایہ ناز کتاب ''بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع'' کا ترجمہ ہے، اس کے علاوہ ادارہ تحقیقات اسلامی پاکستان کی جانب سے، احکام شرکت، احکام رہن، کفالہ وحوالہ، ربا اور مضاربت، امام احمد بن حنبل کی ''الصلاۃ'' اور البرکہ سیمینار کے فتاوی کا ترجمہ خاص کر قابل ذکر ہے۔

ترجمہ شدہ کتابوں کا تعارف اور تاریخی مطالعہ:

۱-احکام شرکت (۱۹۹۱ء):

یہ ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی (پاکستان) کی جانب سے شروع کئے گئے سلسلہ: ''تراجم مصادر فقہ اسلامی'' کا ایک حصہ ہے، جس کے مترجم جناب ڈاکٹر حافظ محمد یونس صاحب ہیں۔

اس کتاب میں فتح القدیر، ہدایہ، بدایۃ المجتہد، کتاب الأم، الشرح الصغیر، المدونۃ الکبری، بدائع الصنائع، المغنی، نظریۃ الغرر فی الشریعۃ الإسلامیۃ (ڈاکٹر یاسین احمد ابراہیم درادکہ) مصادر الحق فی الفقہ الاسلامی (ڈاکٹر عبدالرزاق السنہوری) اور من الفقہ الاسلامی (احمد الحصری) وغیرہ کتابوں سے متعلقہ مواد کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

یہ کتاب دس ابواب پر منقسم ہے: ۱-شرکت کی تعریف، ۲-شرکت-ادلۂ اربعہ کی روشنی میں، ۳-شرکت کے ارکان، ۴-شرکت کی اقسام، ۵-شرکت اموال، ۶-شرکت اعمال، ۷-شرکت وجوہ، ۸- شرکت مفاوضہ، ۹- شرکت عنان، ۱۰- معاہدۂ شرکت سے متعلق دستاویزات۔

مترجم نے ترجمہ آسان اور عام فہم کرنے کی کوشش کی ہے، تاکہ جدید طبقہ کے لئے قوانین اسلامی کو سمجھنا آسان ہو، چنانچہ انہوں نے اس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اگرچہ ترجمہ ایک مشکل فن ہے، خصوصاً قدیم طرز کی فقہی کتب کا ترجمہ کرنا اور بھی مشکل ہے، جن کی عبارتیں انتہائی پیچیدہ ہوتی ہیں، تاہم میں نے پوری کوشش کی ہے کہ ترجمہ آسان، عام فہم اور سلیس ہو؛ تاکہ قارئین کرام اسے بآسانی سمجھ سکیں'' (احکام شرکت، عرض مترجم، ص: ۲۳)۔

کتاب کے شروع میں ادارہ کے ڈائریکٹر جنرل جناب ظفر اسحاق انصاری کا پیش لفظ اور حافظ محمد یونس کا عرض مترجم ہے، کتاب کی مجموعی ضخامت (۳۲۸) صفحات ہے، جس کی طباعت ادارہ تحقیقات اسلامی (پاکستان) سے ۱۹۹۱ء/۱۴۱۱ھ میں ہوئی ہے۔

۲-احکامِ رہن، کفالہ وحوالہ (۱۹۹۱ء):

اس کتاب میں ہدایہ، بدائع الصنائع، المبسوط، فتاوی عالمگیری، الام، المدونۃ الکبری، الشرح الصغیر، الجمل، المغنی، بدایۃ المجتہد، توضیح المسائل، الفقہ الاسلامی وادلتہ، اور الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید وغیرہ کتابوں سے رہن، کفالہ اور حوالہ سے متعلق ابواب کا ترجمہ کیا گیا ہے، یہ ترجمہ ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے زیر اہتمام ''تراجم مصادر قانون اسلامی'' کے نام سے شروع کئے جانے والے سلسلہ کا ایک حصہ ہے، جس کے تحت: حدود وتعزیرات، قصاص ودیت، ربا ومضاربت، ادب القاضی اور احکام بلوغت کے عنوان سے مختلف افراد کے ذریعہ متعدد تراجم ہو چکے ہیں، چنانچہ مذکورہ موضوع پر ترجمہ کی ذمہ داری علامہ عبدالحق

محمد کے سپرد کی گئی، انہوں نے رہن، کفالہ اور حوالہ کو تین ابواب پر تقسیم کیا اور ہر باب کے شروع میں موضوع سے متعلق پہلے آیات قرآنی اور حدیث پاک کا ترجمہ پیش کیا ہے، مثلاً رہن کے موضوع سے پہلے اس آیت: "وإن كنتم على سفر ولم تجدوا كاتباً فرهان مقبوضة..." (البقرہ: ۲۸۳) اور حدیث پاک: "عن عائشةرضى الله عنها قالت: اشترى رسول اللهﷺ طعاماً من يهودى بنسيئة ورهنه درعا من حديد" (صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۲۲۵۱، کتاب بدء الوحی، باب الکفیل فی العلم) کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

آیت شریفہ اور حدیث پاک کے بعد اوپر ذکر کی گئی کتابوں سے متعلقہ ابواب کا ہو بہو ترجمہ کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے بیشتر مقامات پر مسائل کا تکرار بھی ہے، ترجمہ کا انداز یہ اپنایا گیا ہے کہ پہلے ایک عنوان لگایا جاتا ہے، پھر اس کے نیچے مسلک کا نام لکھ کر اس مسلک کی کتابوں کا ترجمہ کیا جاتا ہے، پھر دوسرے مسلک کا نام لکھ کر اس کی اہم کتابوں کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح اس میں ائمہ اربعہ اور بعض اہل تشیع کی کتابوں کے تراجم پیش کئے گئے ہیں۔

کتاب کا پہلا باب: رہن، صفحہ: ۱۷ سے شروع ہو کر صفحہ: ۱۳۱ پر ختم ہوتا ہے، جبکہ دوسرا باب: کفالہ، صفحہ: ۱۴۱ سے ۲۰۷ تک اور تیسرا باب: حوالہ، صفحہ: ۲۱۵ سے ۲۳۲ تک مکمل ہوتا ہے، آخر میں چند فقہی اصطلاحات: بیع خیار، اجماع، استحسان، اصالت، صفقہ در صفقہ، مکفول بہ اور موصی لہ وغیرہ کی تعریف بھی لکھ دی گئی ہے؛ تاکہ عام لوگوں کو مسائل سمجھنے میں آسانی ہو، یہ کتاب (۲۴۴) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی اشاعت ادارہ تحقیقات اسلامی (پاکستان) سے ۱۹۹۱ء/ ۱۴۱۱ھ میں ہوئی۔

۳-طہارت ونماز کی غلطیاں اور آداب مساجد کے منافی امور (۱۹۹۱ء):

شیخ عبدالعزیز بن محمد السدحان کی کتاب: "مخالفات الطهارة والصلاة وبعض مخالفات المساجد" دو جلدوں پر مشتمل ہے، جس کا خلاصہ اور اختصار شیخ عبداللہ بن یوسف

العجلان نے ''مختصر مخالفات الطهارة والصلاة وبعض مخالفات المساجد'' کے نام سے کیا ہے، اسی مختصر کا یہ ترجمہ ہے، جو جناب محمد سلیم ساجد مدنی کے قلم سے ہے۔

اس کتاب میں طہارت ونماز کی بہت سی غلطیوں پر متنبہ کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں صحیح مسئلہ کی طرف رہنمائی کی گئی ہے، مثلاً: وضو کے لئے زبان سے نیت کو خلاف سنت کہا گیا ہے، اسی طرح پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف رخ، پیشاب کے وقت ران کھولنا، نیند سے بیدار ہوکر ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں ڈال دینا، وضو میں گردن کا مسح کرنا، وضو میں انگلیوں کے درمیان یا گھڑی اور انگوٹھی کے نیچے کے حصہ میں پانی نہ پہنچانا، عورتوں کا ناخن پالش کے ساتھ وضو کرنا، حرم وغیرہ بھیڑ بھاڑ کی جگہ میں وضو ٹوٹ جائے تو وہیں صف میں ہاتھ مار کر تیمّم کرلینا، جبکہ باہر پانی موجود ہوتا ہے، بعض لوگوں کا بیوی سے ہمبستری کے باوجود اگر انزال نہ ہو تو غسل نہ کرنا، حالاں کہ ختنہ کی جگہ (حشفہ) مل جانے سے غسل واجب ہوجاتا ہے، اسی طرح نفاس کا خون بند ہوجانے کے باوجود چالیس روز تک نماز معاف سمجھنا وغیرہ۔

دوسرا باب نماز کی غلطیوں سے متعلق ہے، جس میں اپنی نماز میں قراءت یا ذکر میں آواز بلند کرنا، امام سجدہ میں ہو تو بعد میں آنے والے کا امام کے کھڑے ہونے تک انتظار کرنا، امام رکوع میں ہو تو تحریمہ کے بغیر یا رکوع اور تحریمہ کی تکبیر کو ملا کر رکوع میں شریک ہوجانا، امام سے سبقت کرنا، نماز سے فراغت کے بعد ساتھ والے نمازی سے ہاتھ ملانا، مصنوعی آواز سے تلاوت کرنا، قرآن پڑھنے میں جھومنا وغیرہ، تیسرے باب میں جمعہ کی غلطیوں میں گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھنا، خطبہ کے دوران احتباء (دونوں ہاتھ یا کپڑے سے گھٹنوں کو باندھ کر کھڑا رکھنا)، دوران خطبہ بلند آواز سے درود پڑھنا یا صحابہ کے لئے رضی اللہ عنہم کہنا، خطبہ شروع ہونے کے بعد تحیۃ المسجد پڑھنا وغیرہ اور چوتھے باب میں آداب مسجد کے منافی امور میں سے مسجد کو آراستہ کرنا، ایک محلّہ میں متعدد مسجدیں بنانا، مسجد میں تجارتی اعلانات کرنا، مسجد کو راستہ بنانا، ناقوس کی طرح

آواز والی گھڑی لگانا (جیسا کہ گرجا گھروں میں گھنٹی کی آواز ہوتی ہے) بلند آواز سے تلاوت کرنا، اپنے لئے کوئی جگہ مخصوص کرنا، یا مصلی وغیرہ بچھا کر جگہ پر قبضہ کرنا، درخت اور پیڑ پودے لگانا وغیرہ عناوین خاص کر قابل ذکر ہیں۔

بہت سے مسائل ایسے بھی بیان کئے گئے ہیں، جن میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے، جیسے: جس نماز کے وقت حیض شروع ہوا ہو اس نماز کی قضا کا ضروری ہونا، قعدۂ اولی میں مقتدی امام سے پہلے تشہید پڑھ چکا ہو تو خاموش بیٹھنے کے بجائے دوسری دعائیں پڑھتے رہنا، تسبیح کے لئے سودانوں کی بنی ہوئی مالا کے استعمال کو مکروہ کہنا، اپنی سنت یا نفل ادا کرنے والے یا مسبوق کے پیچھے لوگ آجائیں اس کے پیچھے اقتداء کا صحیح ہونا، نماز کے بعد اجتماعی دعا کو بدعت کہنا، چھوٹے بچوں کی الگ صف کو خلاف شرع کہنا، وغیرہ۔

پوری کتاب کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، چنانچہ پہلے باب میں طہارت سے متعلق (۴۲) مسائل، دوسرے باب میں نماز سے متعلق (۱۴۶) مسائل، تیسرے باب میں جمعہ سے متعلق (۱۲) مسائل، اور چوتھے باب میں آداب مساجد کے منافی (۱۷) امور ذکر کئے گئے ہیں، کتاب کی مجموعی ضخامت (۲۸۷) صفحات ہے، جس کی طباعت دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد وتوعیۃ الجالیات، ریاض (سعودی عرب) سے ہوئی ہے، کتاب کی تفصیلات میں سن طباعت ذکر نہیں ہے، مگر کتاب کے ملخص جناب عبداللہ بن یوسف العجلان کے پیش لفظ کے آخر میں ۸/ جمادی الثانیہ ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۵/ دسمبر ۱۹۹۱ء درج ہے۔

۴- دین کے تین اہم اصول مع مختصر مسائل نماز (۱۹۹۱ء):

شیخ محمد بن سلیمان التمیمی کی کتاب کا ترجمہ جناب ابوعدنان محمد منیر قمر (ترجمان سپریم کورٹ الخبر یہ، سعودی عرب) نے کیا ہے۔

کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلے حصہ میں دین کے تین اہم اصول: رب کی

معرفت حاصل کرنے، دین کی معرفت حاصل کرنے اور اپنے نبی کی معرفت حاصل کرنے کا بیان ہے، پھر ارکان اسلام اور عبادات سے بحث کی گئی ہے۔

دوسرے حصہ میں نماز کی شرائط، وضو کی شرائط وارکان وواجبات وغیرہ، نماز کا پورا طریقہ، نماز کے ارکان وواجبات وغیرہ سے بحث کی گئی ہے۔ کتاب کی ضخامت (٦٤) صفحات ہے، جس کی اشاعت اول توحید پبلیکیشنز بنگلور (کرناٹک) سے ١٤١٢ھ ١٩٩١ء میں ہوئی ہے، راقم کے سامنے اس کا آٹھواں ایڈیشن ہے، جس پر ١٤٢٤ھ ٢٠٠٣ء درج ہے۔

۵- بدائع الصنائع (١٩٩٣ء):

فقہ حنفی میں حسن ترتیب اور قوت استدلال کے حوالہ سے ممتاز حیثیت رکھنے والی کتاب: بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (مولفہ: ابوبکر بن سعود بن احمد الکاسانی، علاؤ الدین المتوفی: ٥٨٧ھ ١١٩١ء) کا اردو ترجمہ مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری (لاہور، پاکستان) سے متعدد جلدوں میں ہوا ہے، مرکز کے سابق ڈائریکٹر مولانا سید محمد متین ہاشمی نے اہم دینی کتب کے ترجمے کا پروگرام بنایا تھا اور اس سلسلہ میں عملی اقدام کرتے ہوئے سب سے پہلے بدائع الصنائع کے ترجمہ کی شروعات کروائی اور اس کی بعض جلدوں کی طباعت بھی آپ کی حیات میں ہوگئی تھی۔

راقم کے سامنے اس کی پانچ متفرق جلدیں ہیں، جن میں سے پہلی کا ترجمہ ڈاکٹر محمود الحسن عارف (ایڈیٹر اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور) نے کیا ہے، جس میں طہارت ونماز کے ابواب ہیں اور جس کے شروع میں جناب غلام حسین (قائم مقام ڈائریکٹر ریسرچ سیل) کا مقدمہ، علامہ کاسانی کے حالات اور بدائع کی علمی حیثیت وخصوصیات کا ذکر ہے، یہ جلد (١٠٠٥) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی طباعت اول موڈ پرنٹرز (٤٣ ٹیکس روڈ لاہور) سے ستمبر ١٩٩٣ء/ ربیع الاول ١٤١٤ھ کو ہوئی ہے۔

دوسری جلد کی ضخامت (۸۷۵) صفحات ہے، جس کے مترجم جناب ظفر اللہ شفیق (ایچی سن کالج لاہور) ہیں، اس کی اشاعت ۲۸/اگست ۱۹۹۱ء/ ۱۷/صفر ۱۴۱۲ھ کو ہوئی، چوتھی جلد کا ترجمہ محمد سعد اللہ (ریسرچ اسکالر ادارہ مرکز تحقیق) کے قلم سے ہے، جس کی ضخامت (۵۸۶) صفحات اور تاریخ اشاعت ۱۰/جمادی الاخری ۱۴۰۹ھ/۱۹/جنوری ۱۹۸۹ء ہے، چھٹی جلد کفالہ، حوالہ، مضاربت، ودیعت، عاریت وغیرہ سے متعلق ہے، اس جلد کا ترجمہ مولانا سید محمد متین ہاشمی کی نگرانی میں ہوا، جس کے مترجم مولانا ڈاکٹر عبد الواحد (جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور) ہیں، اس کی ضخامت (۶۸۳) صفحات اور تاریخ اشاعت نومبر ۱۹۹۱ء/ جمادی الاولی ۱۴۱۲ھ ہے اور ساتویں جلد کے مترجم پروفیسر حافظ محمد چاولہ (پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج لاہور) ہیں، یہ ترجمہ بھی ہاشمی صاحب کی نگرانی میں ہوا ہے اور اس پر ان کا مقدمہ بھی ہے، یہ جلد قاضی کے فرائض، قانون تقسیم میراث، حدود وتعزیرات، قانون وصیت وغیرہ مضامین پر مشتمل ہے، جس کی ضخامت (۸۹۴) صفحات ہے، اور جس کی اشاعت اکتوبر ۱۹۸۶ء/صفر ۱۴۰۷ھ میں ہوئی ہے۔

۶- عاقلہ کا تصور اسلامی فقہ میں (۱۹۹۳ء):

مصر کے مشہور فقیہ اور قانون داں ڈاکٹر عوض محمد عوض نے عاقلہ کے تصور کو واضح انداز میں پیش کرنے کے لئے ایک فاضلانہ مقالہ لکھا تھا، جس کا ترجمہ جناب ساجد الرحمٰن صدیقی نے کیا ہے، یہ کتاب شریعہ اکیڈمی اسلام آباد سے ۱۹۹۳ء/ ۱۴۱۳ھ میں شائع ہوئی ہے (دیکھئے: اردو زبان میں علوم اسلامی کا سرمایہ، سہ ماہی ''حراء'' کا خصوصی شمارہ: المعهد العالی الاسلامی حیدرآباد ربیع الثانی تا ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ/مطابق جولائی ۲۰۰۰ء تا مارچ ۲۰۰۱ء عنوان: فقہی کتب کے اردو ترجمے، از: محمد الیاس فلاحی، ص: ۲۰۵)۔

۷- تعلیم نماز (۱۹۹۳ء):

یہ ڈاکٹر عبد اللہ بن احمد الزید کی کتاب: ''تعلیم الصلاۃ'' کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم

جناب سعید الزماں قمر الزماں ہیں، اس کتاب کی ضخامت (۴۹) صفحات ہے، جس کی اشاعت وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد (ریاض) سے ہوئی ہے، کتاب پر سن اشاعت درج نہیں ہے، مگر مؤلف کے مقدمہ کے آخر میں یکم محرم الحرام ۱۴۱۴ھ کی تاریخ درج ہے، جس سے اتنا اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء کے بعد طبع ہوئی ہے۔

۸- جہاد (۱۹۹۳ء):

ڈاکٹر عبداللہ اعظم کی کتاب: ''الجہاد'' کا ترجمہ جناب منہاج الاسلام فاروقی نے کیا ہے، جس کی اشاعت اسلامک بک فاؤنڈیشن دہلی سے ۱۹۹۳ء/ ۱۴۱۳ھ میں ہوئی، اس کی ضخامت (۱۴۴) صفحات ہے (دیکھئے: برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، از: ڈاکٹر ضیاء الحق فلاحی، ص: ۳۴)۔

۹- مسلمان عورت، پردہ اور لباس (۱۹۹۴ء):

شیخ الاسلام محمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ (۶۶۱ھ ۱۲۶۲ء - ۷۲۸ھ ۱۳۲۷ء) کی کتاب: ''حجاب المرأۃ المسلمۃ ولباسھا فی الصلاۃ'' کا اردو ترجمہ جناب مقصود الحسن فیضی (جمعیۃ الغاط الخیریہ) نے کیا ہے، اور اس پر نظر ثانی جناب صفی الرحمٰن مبارکپوری نے اور مراجعہ جناب مشتاق احمد کریمی نے کیا ہے۔

اس کتاب میں پردہ کی حقیقت، کیفیت اور مختلف موقعوں پر جیسے نماز میں، حالت احرام میں اور گھر سے باہر عورتوں کے پردہ اور لباس سے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔ مثلاً چہرہ کا پردہ، جس کے سلسلہ میں بعض لوگ اختلاف کرتے ہیں، علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

''جب عورتوں کو'' جلباب'' یعنی چادر اوڑھنے کا حکم اس لئے تھا کہ وہ پہچانی نہ جاسکیں اور یہ بات چہرہ چھپانے سے یا چہرہ پر نقاب لگانے سے حاصل ہوسکتی ہے، تو یہیں سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ چہرہ ظاہر نہیں کیا جاسکتا ہے'' (مسلمان عورت، پردہ اور لباس، ص: ۱۲۰)۔

اسی طرح جن لوگوں سے پردہ کا استثناء کیا گیا ہے ان میں ''أونسائهن'' (النور:۳۱) بھی ہے کہ ''عورتوں'' سے پردہ نہیں ہے، مگر اس سے صرف مسلمان عورت کو مراد لیا گیا ہے کہ مسلم عورتوں سے پردہ نہیں ہے، مشرک اور کافر عورتوں سے پردہ ضروری ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

''اس حکم سے کافر عورت اور مشرک عورت کو علاحدہ کیا گیا ہے، یعنی مسلمان عورت کی دایہ مشرکہ عورت نہیں بن سکتی ہے اور نہ ہی مشرک عورت مومن عورت کے ساتھ حمام میں داخل ہوسکتی ہے'' (حوالہ سابق، ص:۱۷)۔

اس پر محشی نے حاشیہ لگا کر علامہ البانی کا قول نقل کیا ہے کہ:

''نساءهن'' کی یہی تفسیر صحیح ہے جو سلف صالحین سے بغیر کسی اختلاف کے مروی ہے کہ اس سے مراد صرف مسلمان عورتیں ہیں نہ کہ کافر عورتیں'' (حوالہ سابق، بہ حوالہ: الدر المنثور، تفسیر ابن جریر، زاد المیسر: ۶/ ۲/ ۱۳۱، تفسیر ابن کثیر)۔

کتاب میں مسائل کو احادیث سے مستدل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور عموماً احادیث پر حکم لگانے میں علامہ البانی پر اعتماد کیا گیا ہے، اس کے علاوہ جگہ جگہ مترجم نے حاشیہ میں بعض وضاحتیں، بعض مسائل اور بعض مختصر آیات واحادیث کی پوری عبارت اور ترجمہ بھی نقل کردیا ہے۔ کتاب کی مجموعی ضخامت (۷۰) صفحات ہے، جس کی طباعت شعبۂ مطبوعات وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد (سعودی عرب) سے ہوئی ہے، کتاب پر سن طباعت درج نہیں ہے، مگر مترجم نے ترجمہ کے آخر میں ۸/ ۱۲/ ۱۴۱۴ھ (۱۹ مئی ۱۹۹۴ء) کی تاریخ لکھی ہے۔

۱۰- عام مسلمانوں کے لئے ضروری اسباق (۱۹۹۴ء):

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز (مفتی اعظم سعودی عرب، متوفی: ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء) کی کتاب: ''الدرس المهمة لعامة الأمة'' کا ترجمہ جناب محمد شریف بن شہاب الدین نے کیا ہے، جب کہ تصحیح ونظر ثانی کا فریضہ جناب ابوالمکرّم عبدالجلیل نے انجام دیا ہے۔

اس کتاب میں ایمان کے ارکان کے علاوہ اسلام کے ارکان، نماز کی شرائط، نماز کے ارکان، واجبات نماز، سنن نماز، مفسدات نماز، وضو کی شرائط، وضو کے فرائض، نواقض وضو، نماز جنازہ وغیرہ ایسے مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے، جن کی عام مسلمانوں کو عام طور پر ضرورت پڑتی ہے۔

کتاب کی ضخامت (۴۸) صفحات ہے، جس کی طباعت واشاعت دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد، سلطانہ، ریاض، سویدی روڈ (سعودی عرب) سے ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹۹۴ء میں ہوئی ہے۔

۱۱- سجدۂ سہو (۱۹۹۴ء):

یہ رسالہ شیخ محمد بن صالح العثیمین کی کتاب ''سجدة السهو'' کا ترجمہ ہے، جسے مولانا عبدالرزاق ندوی نے کیا ہے، اس رسالہ میں سجدۂ سہو کے وجوب کے مواقع اور اس سلسلہ میں ہونے والی غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے، مؤلف اس بات کے داعی ہیں کہ سجدۂ سہو کبھی سلام سے پہلے اور کبھی سلام کے بعد ہونا چاہئے، کتاب کے شروع میں مولانا مختار احمد ندوی (مدیر الدار السّلفیہ ممبئی) اس کتاب کو ''مسلک سلف کو واضح کرنے کی کامیاب کوشش'' قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''امید ہے کہ مسائل دینیہ پر دلائل حقہ کی روشنی میں کسی فقہی مذہب کی پابندی کے بغیر عمل کرنے والے حضرات کو اس رسالہ کے ذریعہ مسلک حق پر عمل کی سعادت حاصل ہوگی''۔

رسالہ کی ضخامت (۳۱) صفحات ہے، جو الدار السّلفیہ ممبئی کے زیر اہتمام دار المعارف محمد علی بلڈنگ بھنڈی بازار (ممبئی) سے ۱۹۹۴ء/ ۱۴۱۵ھ میں شائع ہوا ہے۔

۱۲- اسلام کا قانون فقہ اور جدید مسائل نکاح ورضاعت (۱۹۹۴ء):

یہ عبیداللہ بن مسعود النسفی کی کتاب کا ترجمہ ہے، جو مولانا شاہد حسین قاسمی کے قلم سے ہے، اس کی ضخامت (۴۱۶) صفحات ہے، جس کی اشاعت مکتبہ سراج دیوبند سے ۱۹۹۴ء/

۱۴۱۵ھ میں ہوئی ہے (دیکھئے: برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، ص: ۳۹)۔

۱۳-نماز (۱۹۹۵ء):

یہ امام احمد بن حنبل کی کتاب ''الصلاۃ'' کا ترجمہ ہے، جس پر مترجم کا نام درج نہیں ہے، یہ کتاب (۱۳۳) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی اشاعت وزارت شؤون اسلامیہ واوقاف ودعوت وارشاد (ریاض) سے ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء میں ہوئی ہے۔

۱۴-مسلم خواتین سے متعلق فتاوی القرضاوی (۱۹۹۵ء):

ڈاکٹر یوسف القرضاوی (دوحہ، قطر) کے عورتوں سے متعلق فتاوی کا ترجمہ مولانا عقیدت اللہ قاسمی نے کیا ہے، جس میں عورتوں کی آواز، مرد وعورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا، عورتوں کو سلام کرنا، مرد وعورت کا اختلاط، اجنبی مرد وعورت کا غیر محرم کی عیادت کرنا، مرد وعورت کا ایک دوسرے سے مصافحہ کرنا اور عورت کی ملازمت جیسے عناوین پر چشم کشا فتاوی اور تحریریں موجود ہیں۔ چنانچہ ایک سوال کے جواب میں کہ کیا عورت کی آواز کا بھی اس کے چہرہ کی طرح پردہ ہے؟ آپ نے لکھا ہے کہ قرآن کریم نے ازواج مطہرات کو پس پردہ سے سوال کرنے کی اجازت دی ہے: "**فاسئلوھن من وراء حجاب**" (الاحزاب: ۵۳) اور سوال کا تقاضا یہ ہے کہ جواب دیا جائے، چنانچہ امہات المومنین سے لوگ مسئلہ دریافت کرتے تھے تو وہ ان کو مسئلہ بتاتی اور حدیثیں سناتی تھیں۔ اسی طرح مردوں کی موجودگی میں عورتیں رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتی تھیں، مگر رسول اللہ ﷺ نے انہیں کبھی نہیں روکا اور ایک عورت نے تو حضرت عمر کو خطبہ دیتے ہوئے ممبر پر ٹوک دیا تھا، مگر حضرت عمر نے اس کی نکیر نہیں کی، بلکہ اس کی عمدہ رائے کی تعریف کی اور خود اپنی غلطی تسلیم کی اور یہ بھی فرمایا: **كل الناس أفقه من عمر** (جامع الاحادیث: ۲۷/ ۲۹۳، مسند عمر بن الخطاب: ۳۰۱۰۱، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال: ۴۵۷۹۷، علی المتقی (متوفی: ۹۷۵ھ ۱۵۶۷ء)

(عمر کے مقابلہ میں ہر آدمی زیادہ سمجھدار ہے)۔اسی طرح شعیب علیہ السلام کی بیٹیوں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گفتگو اور ملکہ سبا سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی گفتگو منقول ہے اور صحیح قول کے مطابق اصول یہ ہے کہ ہم سے پہلے کی شریعت ہمارے لئے بھی شرعی قانون کا درجہ رکھتی ہے جب تک کہ ہماری شریعت نے اس کو منسوخ (نہ) کر دیا ہو۔لہٰذا ان دلائل کی روشنی میں یہی کہا جائے گا کہ عورتوں کو جس چیز سے منع کیا گیا ہے وہ آواز کی ایسی نزاکت اور تصنع ہے، جس سے مقصود مردوں کو رجھانا اور ان کے اندر شہوانی جذبات بھڑکانا ہے، اسی کو قرآن نے "الخضوع بالقول" سے تعبیر کرتے ہوئے کہا ہے:"فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبه مرض وقلن قولاً معروفاً" (الاحزاب:۳۲) (دبی زبان سے بات نہ کیا کرو کہ دل کی خرابی میں مبتلا کوئی شخص لالچ میں پڑ جائے بلکہ صاف سیدھی بات کیا کرو)۔

مرد و عورت کے ایک دوسرے کو دیکھنے کے تعلق سے فرماتے ہیں:

"جہاں تک پہلی نظر کا تعلق ہے تو ضرورت کے تحت اس سے بچاؤ ممکن نہیں ہے۔البتہ دوسری نظر کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے، جو چیز منع ہے وہ بلا شبہ شہوت و تلذذ کی نظر ہے....فتنہ کے خوف کے وقت مباح، ممنوع ہو جاتا ہے، چاہے وہ خوف مرد کے لئے ہو یا عورت کے لئے اور یہ جب ہے کہ اس پر دلائل قائم ہو چکے ہوں، ہر شخص اور ہر چیز میں صرف خوف و اندیشہ اور شک ظاہر کرنے والوں کے خیالات و توہمات ہی پر یہ فتنہ مبنی نہ ہو....یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کے موقع پر ایک خثعمی خاتون کی طرف دیکھنے پر فضل بن عباس کی گردن موڑ دی (اور فرمایا): مجھے ان دونوں کے بارے میں شیطان کا اندیشہ ہوا۔

بلا شبہ یہ خوف و اندیشہ ہر شخص کے لئے، ہر جگہ کے لئے اور ہر دور و زمانہ کے لئے اور ہر حال کے لئے دوسرے سے مختلف ہے، چنانچہ اس سلسلہ میں تعمیم اور اطلاق مناسب نہیں، بلکہ حالات و مواقع کی رعایت ملحوظ رکھنا ضروری ہے" (مسلم خواتین سے متعلق فتاوی، از: ڈاکٹر یوسف

القرضاوی،ص:۲۱-۲۳)۔

اسی طرح مرد وعورت کے اختلاط کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ عورتوں کو نہ تو مغرب کی فاسد روایات کا پابند بنانا چاہئے اور نہ ہی ان پر مشرقی روایات تھوپنی چاہئے، کیونکہ یہ چیزیں شریعت کے معارض ہیں، بلکہ ''اختلاط'' کا لفظ ہی ایسا ہے جس کا تاریخ اسلام میں وجود نہیں، اسلام میں اس کے لئے'' ملاقات'' یا'' شرکت'' کا لفظ ہے اور دورِ نبوی سے مسجد نبوی میں، عیدین میں، دینی مجلسوں میں اور جہادی لشکروں میں عورتوں کی موجودگی کا ثبوت ملتا ہے، اسی طرح عین جوانی میں حضرت موسی علیہ السلام کا حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیوں کے ساتھ ان کے گھر تک جانے کا ثبوت ملتا ہے، ان سارے شواہد کے بعد لکھتے ہیں:

'' حاصل کلام یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان ملاقات فی نفسہ حرام نہیں ہے، بلکہ یہ جائز ہے اور اس وقت تو مطلوب ہے جب اس ملاقات سے مقصود کسی اچھے کام میں شرکت ہو، جیسے: علم نافع، عمل صالح، کوئی خیر کا کام، لازمی جہاد یا کوئی اور مفید کام جس میں دونوں کی کاوشوں کی ضرورت ہو'' (حوالہ سابق، عنوان: مرد وعورت کا اختلاط، ص: ۵۲)۔

عورت سے مصافحہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

'' مجرد ملامست حرام نہیں ہے، پس جب اختلاط کے اسباب پائے جائیں،... اور دونوں جانب سے فتنہ سے امن ہو تو ضرورت کے وقت مصافحہ کرنے میں کوئی حرج نہیں.... دین دار مسلمان مرد وعورت کے لئے یہی افضل ہے کہ ان میں سے کوئی مصافحہ کی ابتداء نہ کرے، لیکن جب ان سے مصافحہ کیا جائے تو مصافحہ کرلیں'' (حوالہ سابق، عنوان: مرد وعورت کا ایک دوسرے سے مصافحہ کرنا، ص: ۷۹)۔

اور اخیر میں لکھتے ہیں کہ ہم نے یہ مسئلہ اس لئے بتایا ہے تا کہ جس کو اس کی ضرورت ہو اسے اس پر عمل کرتے ہوئے گناہ کا احساس نہ ہو اور جو اسے ایسا کرتے دیکھے وہ اس پر اعتراض نہ کرے کہ یہ مسئلہ محل اجتہاد ہے۔

اسی طرح عورت کی ملازمت کو بھی فی نفسہ جائز اور حسب ضرورت مستحب اور واجب لکھا ہے، بشرطیکہ وہ کام جائز ہو، زیب وزینت کے ساتھ باہر نہ نکلے، اور اس کام کی وجہ سے اس کے اولین واجبات جیسے: شوہر اور اولاد سے متعلق ذمہ داریاں متأثر نہ ہوں۔

کتاب کی ضخامت (۸۸) صفحات ہے، جس کی اشاعت اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے زیر اہتمام ایفا پبلی کیشنز دہلی سے ہوئی ہے، اس کی تفصیلات میں سن طباعت درج نہیں ہے، مگر مؤلف کے مقدمہ کے آخر میں جمادی الاولی ۱۴۱۶ھ مطابق اکتوبر ۱۹۹۵ء کی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔

۱۵-روزہ کے مسائل (۱۹۹۵ء):

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن جاراللہ بن ابراہیم جاراللہ (۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء- ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء) کی تالیف: ''خلاصة الكلام فى أحكام الصيام'' کا اردو ترجمہ جناب ابوالمکرّم عبدالجلیل نے کیا ہے، جس میں روزہ کے احکام، فرضیت کی شرائط، صحت کی شرائط، روزہ کے سنن، روزہ نہ رکھنے کی رخصت، نواقض روزہ، مستحب روزے اور صدقۂ فطر وغیرہ سے متعلق نمبروار مسائل ذکر کئے گئے ہیں۔

یہ کتاب (۳۹) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی طباعت واشاعت المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد، ریاض (سعودی عرب) سے ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء میں ہوئی ہے۔

۱۶-مسئلہ میلاد اسلام کی نظر میں (۱۹۹۵ء):

یہ شیخ ابوبکر جابر الجزائری کی تالیف: ''الانصاف فيما قيل فى المولد من الغلو والإجحاف'' کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم جناب سید محمد غیاث الدین مظاہری ہیں، مؤلف نے یہ کتاب اس پس منظر میں لکھی تھی کہ ایک تو مسلمان اس مسئلہ کو لے کر دست وگریباں تھے اور بعض

بعض کی تکفیر کر رہے تھے کہ ادھر سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز سے منسوب ایک خبر ریڈیو (بی بی سی لندن) پر آئی کہ وہ میلاد منانے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں، شیخ کی طرف منسوب یہ فتوی بالکل غلط تھا اور مسلمانوں کے درمیان فتنہ بڑھانے کے لئے رافضیوں کی جانب سے ایک مکر تھا، چنانچہ مؤلف نے اس مسئلہ کا شرعی اور فقہی نقطۂ نظر سے جائزہ لینا اور مسلمانوں کو اس سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا، اس لئے انہوں نے یہ کتاب تصنیف کی، جس میں سنت و بدعت کی تعریف کی گئی ہے اور خاص کر بدعت کو فقہی اصطلاح: ''مصالح مرسلہ'' سے ملانے کی کوششوں کا بھرپور جائزہ لیا گیا ہے، چنانچہ مصالح مرسلہ کی تعریف اور متعدد مثالوں کے ذریعہ اس کی تطبیق اور بدعت کی تعریف وتوضیح کے بعد مؤلف نے لکھا ہے:

''خلاصہ یہ کہ مصالح مرسلہ اور ہیں اور بدعت محدثہ اور، مصالح مرسلہ بالذات مقصود ومطلوب نہیں ہوتیں؛ بلکہ کسی واجب کی حفاظت یا اس کی ادائیگی کے وسیلہ کے طور پر مطلوب ہوتی ہیں، یا پھر کسی مفسدہ کو دفع کرنے کے لئے ان کا ارادہ کیا جاتا ہے، لیکن بدعت تو ایک شریعت سازی ہے، جو شریعت الٰہی کے مشابہ ہے اور وہ بالذات مقصود ہوتی ہے'' (مسئلہ میلاد اسلام کی نظر میں عنوان: بدعت اور مصالح مرسلہ کے درمیان فرق، ص: ۴۱)۔

اسی طرح محفل مولود کی حقیقت وتاریخ بنیاد، اس کے نقصانات اور فقہی جائزہ کے بعد اس کے ماننے والوں کی طرف سے یہ شبہ پیش کر کے اس کا رد کرتے ہیں کہ عقیقہ کی مشروعیت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنا عقیقہ فرمایا، حالاں کہ آپ ﷺ کا عقیقہ آپ کے دادا عبدالمطلب نے کر دیا تھا اور عقیقہ چوں کہ دوبارہ نہیں ہوتا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عقیقہ آپ نے اپنی ولادت کے شکر کے لئے کیا، گویا آپ ﷺ نے اپنی مولود منائی۔ اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ احتمال ظن سے بھی زیادہ گیا گذرا ہے اور ظن سے احکام شرائع کا ثبوت نہیں ہوتا ہے (حوالہ سابق، عنوان: دوسرا شبہ، ص: ٦٧)۔

کتاب کی ضخامت (۹۸) صفحات ہے، جس کی طباعت واشاعت: شعبۂ مطبوعات ونشر

وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد (سعودی عرب) سے ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء میں ہوئی ہے۔

۱۷-ربا اور مضاربت (۱۹۹۶ء):

یہ کتاب ادارہ تحقیقات اسلامی پاکستان کی جانب سے شروع کئے گئے ''تراجم مصادر قانون اسلامی'' کے سلسلہ کا ایک حصہ ہے، جس میں ربا اور مضاربت سے متعلق آیات واحادیث کے علاوہ فقہ اسلامی کے اہم مصادر: احکام القرآن للجصاص، ہدایہ، الشرح الصغیر، المہذب، المغنی اور اعلام الموقعین وغیرہ سے مواد کا انتخاب کیا گیا ہے، مذکورہ موضوع سے متعلق بعض ابواب کا مکمل طریقہ سے ترجمہ کیا گیا ہے، جبکہ بعض مقامات پر بعینہ ترجمہ کرنے کے بجائے باب کے مواد کا خلاصہ لکھ دیا گیا ہے۔

ترجمہ کا انداز یہ ہے کہ ایک کتاب کا نام لکھ کر اس کے مواد کا ترجمہ کیا گیا ہے، پھر دوسری کتاب کا نام لکھ کر اس کا ترجمہ کیا گیا ہے، مثلاً کتاب کے صفحہ: ۳۰۷ پر ہے:

مبسوط میں ہے:

اگر مسلمان نے نصرانی (عیسائی) کو نصف یا تہائی نفع پر مضاربت پر مال دیا تو جائز ہے؛ لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے، تاہم اگر اس نے شراب اور سؤر کی تجارت کی اور نفع بھی حاصل کیا تو امام اعظم کے نزدیک مضاربت میں جائز ہے، البتہ مسلمان کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے نفع کا حصہ صدقہ کردے، لیکن امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک شراب اور سؤر کے بارے میں اس کا تصرف مضاربت پر جائز نہیں ہے (ربا اور مضاربت، ص: ۳۰۷، بہ حوالہ: عالمگیری، کتاب المضاربہ، جلد ششم)۔

ترجمہ کے اس انداز میں (کہ کئی کتابوں سے ایک ہی مواد کا ترجمہ کیا جائے) بسا اوقات ایک ہی بات ذرا الفاظ کے فرق کے ساتھ مکرر بھی آجاتی ہے، مگر چوں کہ اس کا مقصد مسائل سمجھانا نہیں، بلکہ مستند فقہی کتابوں سے موضوع سے متعلق اردو زبان میں مواد فراہم کرنا ہے، اس لئے اس کو گوارا کرلیا گیا ہے، چنانچہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر

عبدالواحد ہالے پوتا لکھتے ہیں:

''ایک ہی بات کومختلف کتابوں سے ترجمہ کیا گیا ہے، یہ اسلوب اگرچہ عام طریقۂ تالیف وتصنیف سے ہٹ کر ہے،لیکن زیرنظر کتاب کی حیثیت ایک ریفرنس بک کی ہے اوراس کی ترتیب وتدوین سے مقصد قانون داں طبقہ کواسلامی قوانین سے متعلق فقہی مواد (اردو میں) فراہم کرنا ہے'' (حوالہ سابق،ص:۱۷) (رباور مضاربت،ص:۱۷)۔

کتاب کے صفحہ: ۲۰۰ تک ربا سے متعلق مواد ہے، جس کا ترجمہ جناب محمد میاں صدیقی، ڈاکٹر نورمحمد غفاری، جناب غلام مرتضی آزاد، جناب صدیق ارشد خلجی اور جناب عبدالرحیم اشرف بلوچ نے کیا ہے، جبکہ مضاربہ سے متعلق مواد کا ترجمہ حافظ محمد یونس صاحب نے کیا ہے، یہ کتاب پاکستان کے سابق صدر جنرل ضیاء الحق کے تعاون سے جناب سعید احمد شاہ کے زیر اہتمام ۱۹۹۶ء/ ۱۴۱۷ھ میں شائع ہوئی، جس کی مجموعی ضخامت (۳۰۸) صفحات ہے۔

۱۸-فتاوی البرکہ سمینار (۱۹۹۷ء):

یہ کتاب البرکہ کمپنی کے تیرہ سمیناروں کے فتاوی کا مجموعہ ہے، جس کو ڈاکٹر عبدالستار ابوغدہ، ڈاکٹر عز الدین خوجہ اور ڈاکٹر احمد محی الدین نے مرتب کیا ہے، کمپنی کا پہلا سمینار ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۱ء کو مدینہ منورہ میں ہوا تھا، اس کے بعد ہر سال رمضان المبارک میں اقتصاد اسلامی سے متعلق مختلف موضوعات پر سمینار منعقد ہوتے رہے ہیں، اس کتاب میں ۱۴۰۳ھ سے ۱۴۱۷ھ (۱۹۸۳ء سے ۱۹۹۷ء) تک کے تیرہ سمیناروں کے فتاوی شامل ہیں، جن کا ترجمہ مولانا قمر عالم قاسمی (ام فل- الازہر یونیورسٹی) نے کیا ہے، اور اس کو ''البرکہ گروپ برائے اسلامی اقتصادیات'' نے شائع کیا ہے۔

کتاب کے شروع میں دلہ البرکہ گروپ کے صدروچیئرمین جناب صالح عبداللہ کامل کا مقدمہ شامل ہے، جو انہوں نے کتاب کے طبع اول کے وقت لکھا تھا، جبکہ اس میں صرف چھ

سمیناروں کے فتاوی شامل تھے، پھر ڈاکٹر حسن عبداللہ کامل (چیئرمین سرمایہ کاری وامور بینک کاری) کا مقدمہ بھی شامل کتاب کیا گیا، پھر اس کتاب کے طبع جدید کے موقع سے ڈاکٹر صالح جمیل ملائکہ (صدر شعبۂ مالیات) کا تفصیلی مقدمہ بھی شامل کیا گیا۔

کتاب میں مختلف ارباب افتاء کے فتاوی کو سوال وجواب کی شکل میں پیش کیا گیا ہے اور فتوی کے اوپر عنوان بھی لگا دیا گیا ہے، جن میں: معاہدے مباح یا حرام؟ سودی رقم سے ٹیکس کی ادائیگی، زیر تکمیل منصوبوں کی زکاۃ، کریڈٹ کارڈ کے حصول کے لئے ضمانتیں اور زمانی ملکیت کے حق کی فروخت وغیرہ خاص کر قابل ذکر ہیں، مثلاً زیر تکمیل منصوبوں کی زکاۃ کے سلسلہ میں فتوی اس طرح نقل ہے:

سوال: جن منصوبوں پر کام چل رہا ہو، ان کی زکاۃ کیسے نکالی جائے گی؟

جواب: شرکاء سمینار نے اس موضوع پر بحث کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ منصوبہ اگر فائدہ اٹھانے اور کرایہ سپرد کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہو تو مکمل ہونے سے پہلے اس پر زکاۃ نہیں، جب منصوبہ مکمل ہوجائے اور اس کا کرایہ آنے لگے تو پھر اس کے کرایہ کو زکاۃ دینے والے کے سارے اثاثہ میں ملا کر زکاۃ نکالی جائے گی، اگر منصوبہ فروخت کرنے کی غرض سے قائم کیا گیا ہو تو اس پر بھی مکمل ہونے تک زکاۃ نہیں ہے، البتہ اس کے جو حصے فروخت کے قابل ہو چکے ہیں، ان کی قیمت پر زکاۃ ہوگی، ساری صورتوں میں منصوبہ پر خرچ کرنے کے لئے مختص رقم جو ابھی خرچ نہیں ہوئی ہے، اس پر زکاۃ واجب ہے۔

اگر منصوبہ رک جائے اور اسی حالت میں فروخت کا فیصلہ ہوجائے تو اس کی قیمت لگائی جائے گی اور تجارتی اشیاء کی طرح اس کی بھی زکاۃ نکالی جائے گی (فتاوائے البرکہ سمینار، ص: ۸۸، فتوی نمبر: ۶/ ۱۲)۔

کتاب کے ص: ۱۲ تک ذکر کئے گئے تین ذمہ داروں کے مقدمے ہیں، ص: ۱۳ سے ۲۱۳ تک فتاوی ہیں، ص: ۲۱۴ سے ۲۹۲ تک فہرست ہے اور آخری صفحہ پر اسلامی اقتصاد کے

البرکہ سیمناروں میں شرکت کرنے والے علماء کی فہرست ہے، جن میں ابراہیم زید الکیلانی، عبد الستار ابوغدہ، عبداللہ علوان، مصطفیٰ الزرقاء، عبدالحمید السائح، ڈاکٹر یوسف القرضاوی، اور مفتی محمد تقی عثمانی سمیت ۲۸ علماء کرام اور ارباب افتاء کے نام شامل ہیں، کتاب کی مجموعی ضخامت (۲۹۳) صفحات ہے، جس کی اشاعت ۱۹۹۷ء/ ۱۴۱۸ھ کے بعد البرکہ گروپ برائے اسلامی اقتصادیات کی جانب سے ہوئی ہے۔

۱۹-فتاوی اسلامیہ (۱۹۹۷):

یہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، شیخ محمد بن صالح العثیمین، شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین اور اللجنۃ الدائمۃ للافتاء والارشاد (سعودی عرب) کے عربی فتاوی کا مجموعہ ہے، جس کو شیخ محمد بن عبدالعزیز المسند نے جمع و مرتب کیا ہے اور محمد خالد سیف (ریسرچ آفیسر اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان) نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

یہ مجموعہ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے، جن کی پہلی جلد میں عقائد، طہارت، نماز اور علم کے ابواب ہیں اور اس کے شروع میں عرض ناشر، مرتب کا مقدمہ اور اسلام میں افتاء کی اہمیت کے عنوان سے مترجم کا تفصیلی مضمون ہے، جس کی ضخامت (۵۵۰) صفحات ہیں۔ دوسری جلد میں مساجد، جنائز، زکوۃ، اوقاف، روزہ، حج، عمرہ، قربانی، عقیقہ اور خرید و فروخت کے مسائل پر تفصیلی مواد ہے، جس کی ضخامت (۵۵۴) صفحات ہے، تیسری جلد میں انشورنس، امانت، لقطہ، وقف، وصیت، وراثت سے متعلق مسائل ہیں، جس کی ضخامت (۵۵۴) ہے، چوتھی جلد میں نکاح، خاندانی منصوبہ بندی، طلاق، ظہار، عدت، رضاعت، جنایات، حدود، ذبیحہ، قسم، نذر و منت اور قضاء سے متعلق مسائل ہیں، جس کی ضخامت (۵۶۲) صفحات ہیں اور پانچویں جلد میں قرآن، دعاء، ملازمین، مال یتیم اور تصویر وغیرہ کے احکام پر فتاوے ہیں، جس کی ضخامت (۵۶۵) صفحات ہے۔

کتاب کی اشاعت دارالسلام (ریاض/ لاہور) سے ہوئی ہے، جس کی تفصیلات میں سن طباعت کی صراحت نہیں ہے؛ مگر مترجم کی تحریر کے اخیر میں ۲۰/ جمادی الاولی ۱۴۱۸ھ/ ۲۳/ ستمبر ۱۹۹۷ء کی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔

۲۰-فتاوی برائے خواتین (۱۹۹۷ء):

شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز (مفتی اعظم سعودی عرب، متوفی: ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء) شیخ محمد بن صالح العثیمین (۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۷ء-۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء) شیخ عبداللہ بن عبد الرحمٰن الجبرین اور ادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء کے دیگر اراکین کے خواتین کے مسائل سے متعلق فتاوی کو شیخ محمد بن عبدالعزیز المسند نے جمع اور مرتب کیا ہے، جس کا ترجمہ شیخ جاراللہ ضیاء (فاضل مدینہ یونیورسٹی) نے کیا ہے اور نظر ثانی شیخ عبدالجبار (فاضل دارالحدیث محمدیہ جلالپور، پیروالا، ملتان) نے کی ہے۔

یہ کتاب بائیس ابواب پر منقسم ہے جن میں: عقیدہ، علم، طہارت، حیض ونفاس، نماز، جنائز، زکوۃ، روزہ، حج وعمرہ، قربانی، نکاح، میاں بیوی کے درمیان معاشرت، رضاعت، طلاق، عدت اور سوگ، نذر وقسم، قسم کا کفارہ، جنایات، پردہ، لباس اور زینت وزیبائش، والدین سے حسن سلوک، دعاء اور ''مختلف فتاوی جات'' کو جلی عنوان بنایا گیا ہے؛ چنانچہ جزیرۃ العرب میں غیر مسلم ملازمہ رکھنے کے سلسلہ میں لکھا ہے:

''جزیرۃ العرب میں غیر مسلم خادم یا خادمہ کا لانا جائز نہیں، اسی طرح غیر مسلم مزدور بھی جزیرۃ العرب میں رکھنا جائز نہیں؛ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیرۃ العرب سے یہود ونصاری کو نکال باہر کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت وصیت فرمائی تھی کہ جزیرۃ العرب سے تمام مشرکین کو نکال دیا جائے، نیز اس لئے بھی کہ غیر مسلم مرد وزن کو یہاں لانا مسلمانوں کے عقائد واعمال اور تربیت اولاد کے سلسلہ میں خطرے سے خالی

نہیں'' (فتاویٰ برائے خواتین، ص: ۴۳، باب: عقیدہ، عنوان: غیر مسلم ملازمہ کا حکم، از: شیخ ابن باز)۔

''صحیح مذہب کی رو سے ایسی عورت قرآن کو ہاتھ لگائے بغیر اس کی تلاوت کر سکتی ہے ...... اس بارے میں حضرت ابن عمر کی یہ روایت منقول ہے: لاتقرأ الحائض ولا الجنب شیئا من القرآن (سنن ترمذی، حدیث نمبر: ۱۳۱، ابواب الطہارۃ، باب ماجاء فی الجنب والحائض أنہما لایقرآن القرآن) یہ حدیث ضعیف ہے...... حیض اور نفاس کی مدت کئی دنوں پر محیط ہوتی ہے، لہٰذا ان کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کو جائز قرار دیا گیا تاکہ وہ اسے بھول نہ جائیں اور تلاوت کلام اللہ کے ثواب سے محروم نہ رہیں'' (فتاویٰ برائے خواتین، ص: ۹۰، باب: حیض اور نفاس، عنوان: حائضہ عورت کے لئے قرآن اور دعاؤں کی کتابیں پڑھنا جائز ہے، از: شیخ ابن باز)۔

عدت کے دوران حصول تعلیم کے سلسلہ میں لکھا ہے:

''دوران عدت عورت کسی ضرورت کے پیش نظر گھر سے باہر نکل سکتی ہے، اس بنا پر مذکورہ طالبہ کا حصول تعلیم اور فہم مسائل کی غرض سے اسکول جانا جائز ہے'' (فتاویٰ برائے خواتین، ص: ۲۳۴، باب: عدت اور سوگ، عنوان: زیر تعلیم لڑکی کی عدت اور تعلیم کا حکم، از: دارالافتاء کمیٹی)۔

عورتوں کے لئے بال تراشوانے کو جائز قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''عورت کے لئے بالوں کو کاٹنے یا تراشوانے میں کوئی حرج نہیں، صرف مونڈنا منع ہے...... لمبائی یا کثرت کی وجہ سے بال کاٹنے میں کوئی عیب نہیں؛ لیکن یہ عمل اس طرح خوب صورت انداز میں ہو کہ آپ کو بھی اور آپ کے خاوند کو بھی پسند آئے اور یہ کہ ان کی کاٹ تراش اس کی موافقت سے ہو اور یہ عمل کسی کافر عورت سے اشتباہ بھی نہ رکھتا ہو...... ایسا کرنا اس لئے بھی جائز ہوسکتا ہے کہ کچھ بال ترشوانے میں حسن وجمال کا ایضا عنصر بھی ہے جسے عورت اور اس کا خاوند پسند کرتے ہیں'' (فتاویٰ برائے خواتین، ص: ۲۷۱، باب: ۱۹ پردہ، لباس اور زیب وزینت، عنوان: عورت کا بال کاٹنا، از: شیخ ابن باز)۔

اس کے علاوہ شوہر بیوی کو غسل مرگ دے سکتا ہے، اجنبی ڈرائیور کے ساتھ تنہا سفر

ناجائز ہے، ابرو کے بال اتارنا یا انہیں باریک کرنا حرام ہے، اونچی ایڑ کی والی جوتی پہننا مکروہ ہے کیونکہ اس میں دھوکہ ہے کہ وہ دراز قد ہے، عورت نابینا شخص کے سامنے چہرہ کھول سکتی ہے اور **أفعيمياوان أنتما الستما تبصرانه** (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۴۱۱۲، کتاب اللباس، باب قول اللہ عزوجل: وقل للمؤمنات یغضضن من أبصارہن، سنن ترمذی، حدیث نمبر: ۲۷۷۸، کتاب الادب، باب احتجاب النساء من الرجال وقال ابوعیسی: ہذا حدیث حسن صحیح) والی حدیث ضعیف ہے (از: شیخ ابن جبرین) خاوند کے رضاعی باپ کے سامنے چہرہ ننگا کرنا راجح قول کی رو سے جائز نہیں ابن تیمیہ نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے، عورت کی ڈرائیونگ ناجائز ہے، پرانے سونے کا نئے سونے سے تبادلہ ناجائز ہے کیونکہ تماثل کا علم نہیں، بوی کے لئے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کا مال لینا جائز نہیں ہے (از: ابن عثیمین) وغیرہ متعدد اہم مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

کتاب کے شروع میں محمد خالد سیف (اسلام آباد) کا ایک طویل مقدمہ ہے، جس میں افتاء کے لغوی وشرعی معنی، افتاء کی اہمیت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مفتی اعظم، افتاء اور صحابہ کرام، فتوی کون دے سکتا ہے، فتوے سے رجوع، مستفتی کو جواب دینے کا لزوم وعدم لزوم اور افتاء واستفتاء کی تاریخ پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

یہ کتاب جناب عبدالمالک مجاہد صاحب کے زیر اہتمام دارالسلام (پاکستان/ ریاض) سے طبع ہوئی ہے، جس کی ضخامت (۳۷۳) صفحات ہے، راقم کے سامنے ہمراز پبلیشرز گلی گڑھیا، کوچہ چیلان، دریا گنج، دہلی سے طبع شدہ نسخہ ہے، جس پر سن طباعت وغیرہ کی تفصیلات موجود نہیں ہیں، تاہم محمد خالد سیف صاحب کے مقدمہ کے آخر میں ۲۰/ جمادی الاولی ۱۴۱۸ھ مطابق: ۲۳/ستمبر ۱۹۹۷ء کی تاریخ درج ہے۔

۲۱-استخارہ (۱۹۹۷ء):

جناب عبدالہادی عبدالخالق مدنی (کاشانۂ خلیق، اٹوابازار، سدھارتھ نگر، یوپی۔ داعی:

احساء اسلامک سنٹر، سعودی عرب) نے شامی عالم شیخ عدنان عرعور کی کتاب ''ثلاث صلوات مہجورات'' سے صلوۃ استخارہ کا ترجمہ اور تلخیص کیا تھا، جسے ۱۹۹۷ء (۱۴۱۷ھ) میں دائرۃ البحوث السّلفیہ، کلیان، مہاراشٹر نے اپنے زیر اہتمام شائع کیا تھا۔

یہ کتاب سوال وجواب کے انداز میں تھی، اب مترجم نے بعض حک واضافہ اور تبدیلی کے ساتھ از سرنو اسے ترتیب دی ہے، بعض دقیق مباحث کو حذف کر دیا ہے اور سوال وجواب کا انداز حذف کر کے مرکزی اور ذیلی عناوین قائم کر دیئے ہیں، نیز کتاب میں مذکور احادیث کا درجہ بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ کتاب کی موجودہ ضخامت (۵۶) صفحات ہے۔

۲۲-منہاج المسلم (۱۹۹۷ء):

شیخ ابوبکر بن موسی جابر الجزائری (مدرس مسجد نبوی، مدینہ منورہ) سے مراکش کے شہر ''وحدۃ'' کے بعض احباب نے فرمائش کی تھی کہ ان کے لئے ایک ایسی کتاب لکھی جائے جو قانون کی کتاب کے مشابہ ہو اور ایک مسلمان کے صحیح اسلامی زندگی گزارنے کے لئے ضروری چیزیں اس میں آجائیں، چنانچہ شیخ نے عقائد، آداب، اخلاقیات، عبادات اور معاملات سے متعلق مسائل کو پانچ ابواب میں جمع فرما دیا، اسی مناسبت سے اس کا نام ''منہاج المسلم'' رکھا، جس کی طباعت ۱۹۶۴ء میں ہوئی تھی، جیسا کہ مؤلف نے اپنی تحریر کے آخر میں ۲۱ رصفر ۱۳۸۴ھ یکم جولائی ۱۹۶۴ء کی تاریخ لکھی ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ مولانا محمد رفیق اثری (شیخ الحدیث دار الحدیث محمدیہ جلال پور پیر والا، ملتان) نے کیا ہے، شیخ نے کتاب میں ائمہ اربعہ کی فقہ سے بھی استفادہ کیا ہے، جیسا کہ انہوں نے صراحت کی ہے کہ:

''میں نے فقہ کے باب میں جو عبادات ومعاملات کا باب ہے، ہر ایسے مسائل کو جن کے بارے میں قرآن وحدیث میں کوئی واضح حکم نہیں ملا ہے، ائمہ عظام، امام ابوحنیفہ، امام

مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کی تدوین شدہ کتابوں سے مناسب اور صحیح ترین اختیار کرنے کی سعی کی ہے'' (منہاج المسلم،ص:۳۹،مقدمۃ المؤلف)۔

ایک جگہ اور لکھتے ہیں:

''اللہ رب العزت کی قسم ہے کہ میں نے اپنے علم کے مطابق شعوری یا غیر شعوری طور پر کتاب وسنت کی تعلیمات سے تجاوز نہیں کیا اور ائمہ کرام کے ان اجتہادات سے جن پر وہ خود بھی عمل کرتے رہے اور بے شمار مسلمانوں نے بھی ان پر عمل کیا، بال برابر بھی اعراض نہیں کیا'' (حوالۂ سابق،ص:۴۰)۔

لیکن ترجمہ کے ناشر جناب عبدالمالک مجاہد صاحب (مدیر دار السلام - الریاض، لاہور) لکھتے ہیں کہ کتاب میں موجود اجتہاد بر مبنی بعض آراء کی ناقدانہ جانچ پڑتال کے لئے اہل علم کے ایک بورڈ کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس کے لئے حافظ ثناء اللہ خان مدنی (شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ) اور جناب فاروق اصغر صارم کو ذمہ داری سونپی گئی، چنانچہ متعدد جلہ مؤلف کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے حاشیہ میں اپنی رائے نقل کی گئی ہے، مثلاً: مؤلف نے ''بچے کی امامت'' کا عنوان لگا کر مسئلہ لکھا ہے:

''نابالغ کی نماز نفل ہے، لہٰذا فرض میں وہ امامت نہ کرائے، فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے: **لا تختلفوا علی امامکم** (صحیح بخاری) 'اپنے امام سے اختلاف نہ کرو، اور یہ بھی مخالفت ہے کہ فرض پڑھنے والا نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھے''۔

اس پر حاشیہ لگاتے ہوئے مترجم لکھتے ہیں: ''مؤلف کا یہ فرمان کہ مفترض متنفل کے پیچھے نماز نہ پڑھے، یہ امام کی مخالفت ہے، جو ناجائز ہے، محل نظر ہے، کیونکہ کہ معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے فرض نماز ادا کرتے تھے، اور پھر اپنی قوم یک امامت کراتے تھے، صحیح بخاری، ج:۱،ص:۹۸'' (منہاج المسلم،ص:۳۵۰)۔

اسی طرح مؤلف نے حضرت عمرو بن سلمہ کی امامت والی روایت کے بارے میں لکھا

ہے کہ ''جمہور علماء نے اس روایت کوضعیف کہا ہے''اس پر مترجم نے حاشیہ لگایا ہے کہ ''مؤلف سے سہو ہوا ہے، کسی نے اس حدیث کوضعیف نہیں کہا ہے'' (حوالہ سابق، ص:۳۵۱)۔

کتاب کے شروع کے ابواب عقائد اور آداب واخلاق سے متعلق ہیں، جو (۲۹۰) صفحات پر مکمل ہوتے ہیں، اس کے آگے (۴۹۸) صفحات پر مشتمل عبادات ومعاملات سے متعلق فقہی احکام ہیں، کتاب کی مجموعی (ضخامت (۷۸۸) صفحات ہے، جس کی طباعت شعبان ۱۴۱۸ھ/ دسمبر ۱۹۹۷ء میں دارالسلام پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز (لاہور، ریاض) سے ہوئی ہے۔

۲۳- فتاوی ابن باز (۱۹۹۷ء):

یہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز (مفتی اعظم سعودی عرب) کے فتاوی کا مجموعہ ہے، جس کا مولانا عبدالرحمٰن کیلانی (پاکستان) نے ترجمہ کیا ہے اور جناب محمد ایوب، شکیل احمد سلفی، حافظ عبدالمتین راشد اور لقمان سلفی نے نظر ثانی کا فریضہ انجام دیا۔

شروع میں جناب لقمان سلفی صاحب کی مختصر تحریر اور جناب محمد عاقل صاحب کا عرض ناشر ہے، جس میں فتاوی نویسی کی تاریخ بیان کرتے ہوئے اہل فتاوی کو دو گروہ میں تقسیم کیا ہے، ایک کو ''علماء اہل حدیث'' کے نام سے موسوم کیا ہے اور دوسرے کو ''علماء اہل الرائے'' قرار دیا ہے، اور پھر اہل الرائے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ان حضرات کے فتاوی میں رائے اور قیاس کا خاصا دخل ہے، جس کی وجہ غالباً یہی ہے کہ ان کے پاس احادیث کے ذخائر کم تھے، علماء اہل الرائے کے معتقدین اور مقلدین نے دینی مسائل میں براہ راست کتاب وسنت اور آثار صحابہ کی طرف رجوع کرنے کے بجائے اپنے علماء کی آراء اور فتاوی کو پیش نظر رکھا اور انہی کی پیروی کو کافی سمجھا'' (فتاوی ابن باز، عرض ناشر)۔

عرض ناشر کے بعد جناب عبدالمالک مجاہد صاحب کا مقدمہ اور شیخ ابن باز کے مختصر حالات ہیں، کتاب کا مضمون صفحہ: ۲۶ سے شروع ہوتا ہے، جس میں: قربانی کی نذریں، تصویر

اور مجسمے، منتر اور تعویذ، قبروں پر تعمیر، طہارت، نماز، زکوۃ، روزے، حج، معاملات، بنکوں سے ڈیلنگ، وقف، وصیت، میراث، نکاح، طلاق، پردہ، رضاعت، غناوموسیقی، حرام امور وغیرہ کو مرکزی عنوان بنایا گیا ہے، اور ذیل میں تین سو کے قریب (۲۷۰ سے زائد) مسائل پر شیخ کے فتاوی موجود ہیں، اس کی مجموعی ضخامت (۲۶۸) صفحات ہے، جس کی اشاعت دار الکتب الاسلامیہ نئی دہلی سے مارچ ۱۹۹۷ء/شوال ۱۴۱۷ھ میں ہوئی۔

۲۴-السماع والرقص (۱۹۹۷ء):

یہ کتاب شیخ الاسلام امام تقی الدین ابو العباس احمد (ابن تیمیہ) حنبلیؒ (متوفی: ۷۲۸ھ) کی تالیف ''السماع والرقص'' کا ترجمہ ہے، جس کا نام اردو میں ''قوالی'' رکھا گیا ہے، تاہم کتاب کے سرورق پر ''السماع والرقص'' ہی لکھا گیا ہے، اور نیچے بین القوسین میں (اردو ترجمہ) لکھ دیا گیا ہے، ترجمہ کا کام جناب عبدالرزاق ملیح آبادی نے انجام دیا ہے۔

کتاب کے شروع میں ''سماع'' سے متعلق ایک استفتاء ہے، جس میں پوچھا گیا ہے کہ صالحین کا سماع کیا ہے؟ اور طبلہ وسارنگی پر گانا سننے کا کیا حکم ہے؟ جواب میں شیخ الاسلام اس کی دو قسمیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک سماع وہ ہے جس سے دین میں نفع ہوتا ہے، ایک سماع وہ ہے جو رفع تکلیف اور حرج کے لئے مباح ہے، ایک سماع قرب الٰہی چاہنے والوں کا ہوتا ہے، ایک سماع لہوولعب پسند کرنے والوں کا ہوتا ہے'' (السماع والرقص، عنوان: سماع کی قسمیں، ص:۷)۔

پھر صالحین کے سماع کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قلب کی پاکیزگی اور نفس کی طہارت کے لئے قرآنی آیات کا سماع ان کا شیوہ رہا ہے، جیسا کہ قرآن نے اس کو بیان کیا ہے: "وإذا تتلى عليهم آيات الرحمن خروا سجداً وبكياً" (مریم: ۵۸)، "إذا تتلى عليهم آياته زادتهم إيمانا" (انفال:۲)، "وإذا سمعوا ما أنزل إلى الرسول ترى

أعينهم تفيض من الدمع" (المائدہ:۸۳) وغیرہ، اور حدیث پاک میں بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، میں دوسرے کی زبان سے سننا پسند کرتا ہوں: "**إني أحب أن أسمعه من غيري**" (صحیح مسلم، حدیث نمبر:۱۹۰۵، باب فضل استماع القرآن وطلب القراءۃ من حافظہ للاستماع)، چنانچہ جب آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت: "**فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيداً**" (النساء:۵) سنی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

اسی طرح صحابہ کا بھی سماع یہی تھا، جیسا کہ قرآن نے کہا ہے: "**يتلوا عليهم آياته**" (آل عمران:۱۶۲) اوراس کے برخلاف مشرکوں کا سماع تالیوں، سیٹیوں اور ہاہو کا سماع تھا، یہ سماع مومنین کا نہیں۔

کتاب کے صفحہ: ۲۵ پر" قوالی کا رواج کس زمانہ میں ہوا"؟ کے تحت لکھتے ہیں کہ اس کا رواج دوسری صدی ہجری کے اواخر میں ہوا، پھر امام شافعی، یزید بن ہارون، امام احمد، ابراہیم بن ادہم، شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ ابوالبیان اور سری سقطی وغیرہم سے اس کی ناپسندیدگی نقل کی ہے اور اس کے قائلین میں ابن راوندی، ابونصر فارابی، اور ابن سینا کا ذکر کرتے ہوئے ابوعبد الرحمٰن سلمی کے حوالہ سے ابن راوندی کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ:

"سماع کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے، بعض اسے مکروہ بتاتے ہیں اور بعض مباح قرار دیتے ہیں، لیکن میں اسے واجب سمجھتا ہوں"۔

شیخ الاسلام نے قائلین سماع کے مذہب ومسلک پر تبصرہ کرتے ہوئے انہیں "کواکب پرستوں" کا ہم مشرب قرار دیا ہے اور سماع کے سلسلہ میں ذکر کی گئی روایتوں پر سخت تنقید کی ہے۔ اس کے علاوہ: قوالوں کے ساتھ شیطان کس طرح کھیلتا ہے؟ شعبدات کا ظہور قبولیت کی دلیل نہیں، رقص کی حرمت، حامیان سماع کے دلائل کی تردید اور عقائد واعمال میں صحت کے معیار

وغیرہ سے متعلق بڑی پختہ، مفید اور چشم کشا بحث کی ہے۔

کتاب کے شروع میں مولانا مختار احمد ندوی (مدیر: الدار السّلفیہ ممبئی) کی مختصر تحریر ہے، جس میں عرس وقوالی کی مذمت میں سخت لہجہ اپنایا گیا ہے، اس کے آخر میں جون ۱۹۹۲ء/ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ کی تاریخ درج ہے، مگر راقم کے سامنے کتاب کا تیسرا ایڈیشن ہے، جس کی تاریخ دسمبر ۱۹۹۷ء/ شعبان ۱۴۱۸ھ لکھی ہے، اسکی طباعت: مکتبۃ الدار السّلفیہ ۲۴۲ بلاسس روڈ ممبئی نمبر: ۸ کے زیر اہتمام ''بھاوے پرائیوٹ لمیٹڈ ممبئی'' سے ہوئی ہے، جس کی ضخامت (۷۰) صفحات ہے۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ کی اس کتاب ''السماع والرقص'' کا ایک ترجمہ مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی کے قلم سے ''وجد وسماع'' کے نام سے ۱۹۴۶ء/ ۱۳۶۵ھ میں شائع ہوا تھا، جو (۷۴) صفحات پر مشتمل تھا، اس ترجمہ کی اشاعت الہلال پبلشر ممبئی سے ہوئی تھی۔

۲۵- فتاوی یوسف القرضاوی (۱۹۹۸ء):

یہ عالم اسلام کے ممتاز فقیہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی کے مجموعۂ فتاوی ''فتاوی معاصرۃ'' کا اردو ترجمہ ہے، جس کے مترجم سید زاہد اصغر فلاحی ہیں۔

علامہ قرضاوی نے جب قاہرہ کی جامع مسجد ''زمالک'' میں خطبہ دینا شروع کیا، اسی وقت سے آپ سے فقہی سوالات کا سلسلہ شروع ہوا، پھر یہ سوالات وجوابات ''منبر الاسلام'' اور ''نور الاسلام'' نامی رسالوں میں شائع ہونے لگے، اور ''نور وہدایۃ'' کے نام سے ریڈیو پر سوالات وجوابات نشر ہونے لگے، اس کے علاوہ آپ ''ہدی الاسلام'' کے عنوان سے قطر ٹی وی پر فقہی سوالات ومسائل کا جواب پیش کرتے تھے۔ انہیں سوالات وجوابات کو ''فتاوی معاصرۃ'' کے نام سے مرتب کر دیا گیا، جس میں ان پروگراموں کے علاوہ پوچھے گئے سوالات بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

اس کتاب کے دو اجزاء ہیں، جس کے پہلے جزء میں سورج کی گردش، آسمان کی حقیقت، بارش کی حقیقت، عورت کی سربراہی، روحوں کا چکر، فی سبیل اللہ کی مراد، کافر کو زکاۃ

دینا، ایام حیض کو مؤخر کرنے کی دوا کھانا، بیوٹی پارلر جانا اور وگ لگوانا، بنک کی نوکری وغیرہ عناوین خاص کر قابل ذکر ہیں، اس جلد کے شروع میں جماعت اسلامی ہند کے امیر مولانا جلال الدین انصر عمری کا پیش لفظ ، مرتب کا ابتدائیہ، اور ڈاکٹر قرضاوی کا مقدمہ ہے، مولانا عمری صاحب نے ڈاکٹر قرضاوی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ کسی فقہی مکتب فکر کے پابند نہیں ہیں اور کہیں کہیں ان کے اندر اجتہادی رنگ بھی نظر آتا ہے، تاہم فقہی رایوں میں اختلاف کی گنجائش ہے اور علامہ قرضاوی کی رایوں سے بھی اختلاف کیا جاسکتا ہے۔

کتاب کے مترجم سید زاہد اصغر فلاحی لکھتے ہیں:

''ان کا استدلال براہ راست قرآن وحدیث سے ہوتا ہے، اسلاف کے اقوال سے اپنی رائے کو تقویت تو پہنچاتے ہیں، لیکن انہیں بہ طور دلیل پیش نہیں کرتے ....مسلکاً حنفی ہونے کے باوجود نہ مکمل طور پر حنفی کی طرف ان کا رجحان ہے اور نہ دوسرے مسلک سے اجتناب'' (فتاوی یوسف القرضاوی، عرض مترجم، جلد:۱، ص:۱۶)۔

ڈاکٹر قرضاوی نے اپنے مقدمہ میں تقلید سے آزاد ہونے کی شرطیں بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

۱-کسی مسئلہ میں کسی رائے کو بغیر کسی مضبوط دلیل کے اختیار نہ کرے۔

۲- اس کے اندر اتنی استطاعت ہو کہ مختلف آراء کا موازنہ کر سکے اور دلیل کی بنیاد پر کسی رائے کو ترجیح دے سکے۔

۳-اجتہاد کلی پر قادر نہ بھی ہو تو کم سے کم اجتہاد جزئی پر قادر ہونا ضروری ہے۔

اس کے علاوہ مؤلف نے اپنے فتوی نویسی کا منہج بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہمارے یہ اصول ہیں:

۱-تقلید و تعصب سے آزادی

۲-یسر و سہولت کے پہلو کی ترجیح

۳- غیر نفع بخش مسائل جیسے: غیبی امور، مشاجرات صحابہ وغیرہ کے سلسلہ میں سوالات سے گریز

۴- توازن واعتدال کا طریقہ

۵- صرف حکم پر اکتفا کرنے کے بجائے حکم کی دلیل، علت، مصلحت، دوسرے ادیان کے قوانین سے اس کا موازنہ، اسلامی احکام کی نافعیت وبرتری اور مستفتی کی حالت یا سوالات کی نوعیت کے اعتبار سے موعظت ونصیحت (حوالہ سابق، مقدمہ از مؤلف، ص: ۲۷)۔

اس جلد کی مجموعی ضخامت (۳۵۹) صفحات ہے، جس کی اشاعت اول دسمبر ۱۹۹۸ء/ شعبان ۱۴۱۹ھ کو مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز (ڈی: ۳۰۷ دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، اوکھلا نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵) کے زیر اہتمام اصیلہ آفسیٹ پرنٹرز دہلی سے ہوئی ہے۔

دوسری جلد عورت اور خاندان، اجتماعی ومعاشی مسائل، طبی اخلاقیات، سیاسی مسائل، ہنسی مذاق، شطرنج، عورتوں کی ملازمت اور چاند کی توثیق کے لئے جدید آلات کے استعمال وغیرہ مضامین پر مشتمل ہے، جس کی ضخامت (۲۷۶) صفحات ہے، اس کی اشاعت فروری ۲۰۰۵ء/ ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ کو ہوئی ہے۔

۲۶- مقالات وفتاوی ابن باز (۱۹۹۸ء):

سعودی عرب کے مفتی عام شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کے مقالات اور فتووں کا مجموعہ ''مجموعۃ فتاوی ومقالات وتنبیہات ونصائح'' کے نام سے چھپا تھا، یہ کتاب اسی مجموعہ کا ترجمہ ہے، جو جناب محمد خالد سیف (اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد) کے قلم سے ہے۔

کتاب کے شروع میں جناب عبدالمالک مجاہد (مدیر دارالسلام ریاض، سعودی عرب) کا عرض ناشر ہے، جس میں فتوی کی اہمیت اور زیر نظر کتاب کی افادیت پر روشنی ڈالی گئی ہے، پھر عرض مترجم ہے، جس میں شیخ کے فتوی نویسی کے منہج پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

''سماحۃ الشیخ نے ایک ایک سطر کو قارئین کی ذہنیت اور حالات کو سمجھ کر اور موقع ومحل کی مناسبت سے اس طرح سپر دِقلم کیا ہے کہ پہلے مرض کی تشخیص کی اور پھر کتاب وسنت اور ائمہ سلف کے ارشادات کی روشنی میں اس طرح علاج تجویز کیا ہے کہ قارئین کو صرف دلائل ہی سے مطمئن کرنے کی کوشش نہیں کی، بلکہ ان کے جذبات کو بھی اپیل کی ہے، ہر فتوی پر نصیحت اور تنبیہ سے اس طرح دل سوزی اور خیر خواہی کا اظہار ہو رہا ہے کہ ہر قاری یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ ناصح کے دل میں ایک تڑپ ہے، وہ حقیقت میں اس کی بھلائی چاہتا ہے'' (مقالات وفتاوی ابن باز، عرض مترجم، ص: ۱۷)۔

عرض مترجم کے بعد ایک مقدمہ ہے، جس میں افتاء کے لغوی وشرعی معنی، فتاوی نویسی کی اہمیت، نبی ﷺ بحیثیت مفتی اعظم، حضرات صحابہ کرام اور افتاء، فتوی کون دے سکتا ہے، فتوی سے رجوع اور افتاء واستفتاء کی تاریخ پر مترجم ہی کے قلم سے تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے، پھر شیخ کے حالات وخدمات اختصار کے ساتھ لکھے گئے ہیں، اصل کتاب صفحہ: ۳۵ سے شروع ہوتی ہے، جس میں صحیح اور غلط عقیدہ، توحید، جادو کے ذریعہ علاج، جنوں کے لئے نذر ماننا اور ائمہ اربعہ کی تقلید جیسے مضامین کے علاوہ طہارت، نماز، زکوۃ، روزہ، حج، خرید وفروخت، بینکوں کی ملازمت، مال یتیم کے احکام، نکاح وطلاق کے مسائل، احکام رضاعت، موسیقی، ریڈیو وغیرہ کے احکام، احکام ذبائح اور محفل میلاد وغیرہ سے متعلق متعدد مسائل پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ اخیر میں سوڈانی مجلّہ ''الرایۃ'' اور پاکستانی مجلّہ ''تکبیر'' سے آپ کا انٹرویو ہے، پہلے انٹرویو میں آپ کے ذاتی حالات، آپ کے فقہی مذہب، تجدید فقہ کی ضرورت، قومیت کی طرف دعوت، اور بعض تحریکات کے طریقۂ کار کے بارے میں جواب مذکور ہیں، چنانچہ فقہی مذہب کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''فقہ میں میرا مذہب وہی ہے جو امام احمد بن حنبل کا مذہب ہے، لیکن بر سبیل تقلید نہیں، بلکہ ان اصولوں کی اتباع کے طور پر جنہیں انہوں نے اختیار فرمایا تھا، اختلافی مسائل

میں میرا طریقۂ کار یہ ہے کہ میں صرف اسے ترجیح دیتا ہوں جواز روئے دلیل راجح ہو اور اسی کے مطابق فتوی دیتا ہوں خواہ وہ مذہب حنابلہ کے موافق ہو یا مخالف'' (مقالات وفتاوی ابن باز، انٹرویو،ص:۴۳۹)۔

دوسرے انٹرویو میں مسلمانوں کو انتشار سے بچانے کی تجویز، حرم میں مشرکین کے داخلہ اور قیام کی موجودہ صورت حال، غیر مسلم اقلیتوں کے بارے میں تجویز، جہاد افغانستان کے سلسلہ میں مسلمانوں کی ذمہ داریاں، اور عصر حاضر میں دعوت الی اللہ کے طریقہ کار وغیرہ سے متعلق سوالات کے جواباب ہیں، چنانچہ اتحاد کے متعلق شیخ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مذہب کے لئے تعصب کو ختم کیا جائے اور مسلمانوں کو دین پر قائم رہنے اور شریعت کی حفاظت کرنے کی دعوت دی جائے، بلفظ دیگر مذہب ومسلک اور اپنے فکر ونظریات کی نہیں بلکہ اصل دین کی دعوت دی جائے، اس سے خود بخود اختلافات ختم ہوجائیں گے۔

اخیر میں مسلمانوں کو چند نصیحتیں بھی کی گئی ہیں، کتاب کی مجموعی ضخامت (۴۷۱) صفحات ہے، جس کی اشاعت دارالسلام پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز، ریاض لاہور سے مئی ۱۹۹۸ء مطابق محرم الحرام ۱۴۱۹ھ میں ہوئی ہے۔

۲۷-الجامع الفرید (۱۹۹۸ء):

یہ شیخ محمد بن عبد الوہاب تمیمی (۱۱۱۵ھ/ ۱۷۰۴ء- ۱۲۰۶ھ/۱۷۹۱ء) کے سات رسائل کا مجموعہ ہے، جن میں کشف الشبہات، مسائل الجاہلیۃ، تفسیر کلمہ توحید، معنی الطاغوت، نواقض الاسلام، اربع قواعد من قواعد الدین اور ''احکام الصلاۃ'' شامل ہیں، جن میں سے قواعد الدین کے مترجم مولانا محمود احمد غضنفر (مبعوث دار الافتاء السعودیہ) ہیں، باقی کا ترجمہ جناب عطاء اللہ ثاقب نے کیا ہے۔

اس مجموعہ میں حجۃ الاسلام احمد بن محمد ابوجعفر الطحاوی (۲۳۹ھ ۸۵۳ء-۳۲۱ھ

۹۳۳ء) کی معرکۃ الآراء تالیف: ''العقیدۃ الطحاویۃ'' بھی شامل ہے، جس کے مترجم مولانا محمود احمد غضنفر ہیں۔

مؤلف نے احکام الصلاۃ میں نماز کی ۹؍شرطیں، ۱۴؍ارکان، ۸؍مفسدات، ۸؍واجبات، وضو کے ۶؍فرائض (جن میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا اور یکے بعد دیگرے اعضاء کو دھونا بھی شامل ہے) وضو کی ۵؍شرطیں اور وضو توڑنے والی ۸؍چیزوں کا ذکر کیا ہے۔

اس کتاب کی مجموعی ضخامت (۱۲۵) صفحات ہے، جس کی طباعت مرکز توعیۃ الجالیات (سعودی عرب) سے ۱۴۱۸ھ ۱۹۹۸ء میں ہوئی ہے۔

۲۸-ارکان اسلام سے متعلق اہم فتاوے (۱۹۹۸ء):

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز (۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء) کے فتاوی کے جمع وترتیب کا کام محمد بن شایع بن عبدالعزیز الشایع نے کیا ہے، جس کا نام: ''تحفۃ الاخوان بأجوبۃ مہمۃ تتعلق بأرکان الإسلام'' رکھا، اس کے پہلے دو ابواب عقائد و نماز سے متعلق کا ترجمہ جناب عتیق الرحمٰن اثری نے اور باقی تین ابواب: زکاۃ، روزہ اور حج کا ترجمہ جناب ابوالمکرّم عبدالجلیل نے کیا ہے۔

اس کتاب میں دوسو کے قریب (۱۸۳) مفصل اور مختصر فتاوے موجود ہیں، جن میں سے عقائد سے متعلق (۱۴)، نماز سے متعلق (۷۶)، زکاۃ سے متعلق (۲۰)، روزے سے متعلق (۲۸) اور حج سے متعلق (۴۵) فتاوے درج ہیں، چنانچہ نماز کے باب میں جمع بین الصلاتین کے متعلق فرماتے ہیں:

''رہا نمازوں کے درمیان جمع کرنا تو اس میں قصر کے بنسبت زیادہ گنجائش ہے، یہ جس طرح مسافر کے لئے جائز ہے، اسی طرح مریض کے لئے، نیز بارش کے موقع پر مغرب وعشاء کے درمیان اور ظہر وعصر کے درمیان مسجدوں میں تمام مسلمانوں کے لئے جائز ہے'' (ارکان اسلام

سے متعلق اہم فتاوی ابن باز،ص:۹،۱۳۹ سوال نمبر:۶۲)۔

حالت سفر میں مسافر کے لئے سنن ونوافل پڑھنے کے متعلق فرماتے ہیں:

''مسافر کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ ظہر، مغرب اور عشاء کی سنتیں چھوڑ دے، لیکن نبی ﷺ کی اقتداء میں فجر کی سنت پڑھے، اسی طرح سفر میں تہجد اور وتر بھی اس کے لئے مشروع ہے، کیوں کہ نبی ﷺ ایسا کرتے تھے، اور یہی حکم تمام تطوع اور سبب والی نفل نمازوں کا بھی ہے،.....اسی طرح جب مسجد میں نماز یا کسی اور غرض سے داخل ہو تو تحیۃ المسجد بھی مشروع ہے'' (حوالہ سابق،ص:۶،۱۴۶،سوال نمبر:۷۱)۔

استعمال کے زیور پر زکاۃ سے متعلق فرماتے ہیں:

''ان میں زکاۃ واجب ہونے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف معروف ومشہور ہے، لیکن راجح قول یہی ہے کہ ان زیورات میں بھی زکوۃ واجب ہے، کیوں کہ سونا اور چاندی میں زکاۃ واجب ہونے کی جو دلیلیں ہیں، وہ عام ہیں'' (حوالہ سابق، زکوۃ،ص:۱۶۷،سوال نمبر:۸)۔

''روزہ کی حالت میں پیسٹ اور منجن کے استعمال کو جائز قرار دیتے ہوئے آگے فرماتے ہیں:

اس کا سخت خیال رہے کہ منجن کا کچھ حصہ پیٹ کے اندر نہ جانے پائے، لیکن غیر ارادی طور پر اگر کچھ اندر چلا بھی جائے تو اس پر قضا نہیں ہے'' (حوالہ سابق، صوم،ص:۲۰۵،سوال نمبر:۱۴)۔

اس کے علاوہ شیخ نے تارک نماز کو کافر قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب تک وہ توبہ نہ کرلے اس کا روزہ اور اسی طرح دیگر عبادات درست نہیں (حوالہ سابق،ص:۲۰۹،سوال نمبر:۱۸)۔اسی طرح دمہ کے مریض کے لئے حالت روزہ میں بخاخ (اسپرے) کے استعمال کو جائز اور غیر ناقض کہا ہے اور حقنہ لگوانے کو بھی غیر ناقض فرمایا ہے، نیز اعمال حج میں رمی جمرہ، پھر قربانی، پھر حلق یا قصر، پھر طواف وسعی کی ترتیب کو افضل قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ ترتیب باقی نہیں رہی، مثلا: رمی جمرہ سے پہلے قربانی کردی، یا طواف یا حلق کرالیا، یا قربانی سے پہلے حلق کرلیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، غرض کتاب میں متعدد مسائل ایسے ہیں جن سے علماء نے اختلاف کیا ہے۔

یہ کتاب (۲۹۳) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی طباعت واشاعت دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد (شعبۂ بیرونی شہریان) سلطانہ، ریاض (سعودی عرب) سے ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء میں ہوئی ہے۔

۲۹- بے نمازی کا شرعی حکم (۱۹۹۹ء):

یہ شیخ محمد بن صالح العثیمین (۱۳۴۷ھ ۱۹۲۷ء-۱۴۲۱ھ ۲۰۰۱ء) کی کتاب: ''حکم تارک الصلاۃ'' کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم جناب اسرار الحق عبید اللہ ہیں، اس کتاب کے ساتھ شیخ عثیمین کے استاذ اور سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز کی کتاب: ''**وجوب أداء الصلاة مع الجماعة**'' کا ترجمہ ''نماز با جماعت کی اہمیت'' کے نام سے اور شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الجبرین کی کتاب: ''**تنبيهات على بعض الأخطاء التي يفعلها بعض المصلين فى صلاتهم**'' کا ترجمہ: ''دوران نماز چند غلطیوں کی نشان دہی'' کے نام سے مطبوع ہے۔

کتاب کی ضخامت (۲۹) صفحات ہے، جس کی طباعت واشاعت دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد، سلطانہ، ریاض، سعودی عرب سے ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء میں ہوئی ہے۔

۳۰- دین حق (۱۹۹۹ء):

شیخ عبد الرحمٰن بن حماد آل عمر کی کتاب: ''دین الحق'' کا ترجمہ جناب سعید احمد قمر الزماں نے کیا ہے، کتاب کو پانچ فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جس میں خدا کی معرفت، نبی کی معرفت، دین اسلام کی معرفت، اسلام کے نظام حیات اور بعض فرق کی طرف سے آنے والے شبہات کے ازالہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

خاص کر دین اسلام کی معرفت کے تحت ارکان اسلام، نماز کا بیان، اوقات نماز، نماز

کے احکام ومسائل، وضو کا طریقہ، تیمّم کا طریقہ، نماز پڑھنے کا طریقہ، نماز جمعہ کا طریقہ، زکاۃ کا نصاب، روزہ کا بیان، روزہ کے مسائل، حج کا بیان، میقات کا بیان، حج کی قسمیں، ممنوعات احرام، طواف وسعی کا طریقہ، عورتوں کے مخصوص مسائل اور طواف وداع وغیرہ کے عناوین سے تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

کتاب کی طباعت واشاعت وزارت شئون الاسلامیہ والاوقاف والدعوۃ والارشاد ریاض (سعودی عرب) سے ہوئی ہے، راقم کے سامنے کتاب کا چھٹا ایڈیشن ہے جس پر طباعت کی تاریخ ۱۴۲۰ھ (۱۹۹۹ء) درج ہے۔

۳۱- کتاب النکاح والطلاق (۱۹۹۹ء):

علامہ ابن رشد مالکی (محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد القرطبی: ۵۲۰ھ-۵۹۵ھ) کی معروف تالیف: ''بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد'' فقہ مقارن کی اہم ترین کتابوں میں شمار کی جاتی ہے، اس کتاب سے نکاح وطلاق کے ابواب کا ترجمہ جناب ساجد الرحمٰن صدیقی نے کیا ہے، ترجمہ بامحاورہ، آسان اور عام فہم ہے، اس کتاب کی اشاعت ۱۹۹۹ء میں اسلامک بک فاؤنڈیشن نئی دہلی سے ہوئی ہے (اردو زبان میں علوم اسلامی کا سرمایہ سہ ماہی ''حراء'' کا خصوصی شمارہ، ربیع الثانی تا ذوالحجہ ۱۴۲۱ھ مطابق جولائی ۲۰۰۰ء تا مارچ ۲۰۰۱ء، عنوان: فقہی کتب کے اردو ترجمے، از: محمد الیاس فلاحی، ص: ۲۰۲۔)۔

۳۲- ذخیرۃ المسائل (۱۹۹۹ء):

یہ شیخ ابو الحسنات علامہ محمد عبد الحی فرنگی محلی لکھنوی (۱۲۶۴-۱۳۰۴ھ) کی کتاب: ''نفع المفتی والسائل'' کا ترجمہ ہے، جو مولانا محمد اصغر صاحب (شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ریڑھی تاجپورہ، سہارن پور) کی نگرانی میں مولانا عبد الخالق مظاہری (استاذ حدیث وفقہ مدرسہ مظاہر علوم وقف، سہارنپور) نے کیا ہے، اس میں طہارت، نماز، نکاح، ختنہ، داڑھی، ممنوعات ومباح چیزیں

اور احکام لباس وغیرہ سے متعلق سوال وجواب کی شکل میں مسائل جمع ہیں، جس کی ضخامت (۳۳۵)صفحات ہے۔

اس کتاب کی اشاعت مکتبہ فیض اصغر سہارنپور سے ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء میں ہوئی ہے۔

اس کتاب کا ایک ترجمہ اس سے قبل مفتی محمد عتیق مظاہری (استاذ دارالعلوم جامع الہدی مرادآباد) نے بھی کیا تھا، جو مکتبہ صدیقیہ ٹانڈہ بادلی رام پور سے ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا تھا۔

۳۳-مستدلات الامام ابی حنیفہ (۱۹۹۹ء):

یہ سید محمد مرتضی الزبیدی، بلگرامی (ہندی) کی معروف کتاب: "عقود الجواہر المنیفۃ فی أدلۃ مذہب الإمام أبی حنیفۃ" کا ترجمہ وتلخیص ہے، جو مولانا محمد عبداللہ قاسمی (صدر المدرسین دار العلوم حسینیہ تاؤلی، مظفرنگر یوپی) کے قلم سے ہے۔

یہ کتاب احناف کی مستدلات کا بہترین مجموعہ ہے، ترجمہ دوکالمی انداز میں مطبوع ہے، جس میں دائیں طرف عربی عبارت اور بائیں طرف اردو ترجمہ نقل کیا گیا ہے، ترجمہ پر دار العلوم دیوبند کے استاذ حدیث اور اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا (دہلی) کے صدر حضرت مولانا نعمت اللہ اعظمی کی تقریظ موجود ہے۔

(۴۴۸) صفحات پر مشتمل اس کتاب کی اشاعت دارالعلوم حسینیہ تاولی، مظفرنگر کے شعبہ نشرواشاعت سے ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء میں ہوئی ہے۔

۳۴-التکمیل الضروری (۱۹۹۹ء):

یہ کتاب جلیل القدر فقیہ امام ابو الحسین احمد بن محمد قدوری (۳۶۲-۴۲۸ھ/ ۹۷۳-۱۰۳۷ء) کی مایہ ناز تالیف "المختصر" (جو ان کی نسبت کے ساتھ "مختصر القدوری" سے مشہور ہوئی) کا اردو ترجمہ اور تشریح ہے، مختصر القدوری فقہ حنفی کا نہایت معتبر متن کہلاتی ہے، جس

کی اکثر عبارتوں کو علامہ مرغینانی (متوفی: ۵۹۳ھ) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''ہدایہ'' کا متن بنایا ہے، چنانچہ یہ کتاب اپنی اہمیت وافادیت کے پیش نظر برسوں سے بیشتر مدارس عربیہ کے نصاب میں داخل ہے۔

اس کتاب کی متعدد اردو شرحیں بھی لکھی گئیں، مگر مترجم مولانا عبد العلی قاسمی (جو دار العلوم دیوبند کے کتب خانہ کے رفیق تھے) نے بعض اہل علم کی خواہش پر یہ ترجمہ کیا ہے، جس میں مزید حسن وخوبی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کتاب میں پہلے دو لکیروں کے درمیان مختصر القدوری کی عربی عبارت با اعراب نقل کی گئی ہے، پھر سلیس ترجمہ کیا گیا ہے، پھر ''حل لغات'' کے عنوان سے مشکل الفاظ کی تحقیق کی گئی ہے، بیشتر مقامات پر خلاصہ کے عنوان سے پوری عبارت کو سمجھایا گیا ہے، پھر تشریح کے عنوان سے اہم اہم عبارتوں کو سمجھایا گیا ہے اور کہیں کہیں دوسرے فقہاء کے اختلاف ودلائل سے بھی تعرض کیا گیا ہے۔

یہ ترجمہ وتشریح دو جلدوں میں ہے، جس کی پہلی جلد کتاب الطہارۃ سے شروع ہوکر کتاب الحج پر ختم ہوتی ہے اور دوسری جلد کتاب البیوع سے شروع ہوکر کتاب الفرائض پر مکمل ہوتی ہے۔ پہلی جلد کے شروع میں عرض مؤلف اور دار العلوم دیوبند کے دو اساتذہ حضرت مولانا قمر الدین صاحب گورکھپوری اور حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب گونڈوی کی تقریظات ہیں، نیز مترجم کا سات صفحات پر مشتمل ایک مقدمہ ہے، جس میں فقہ کی تعریف، ماخذ، تاریخ، تدوین، فقہاء صحابہ، مکاتب فقہ، طبقات فقہاء اور مؤلف کتاب کے حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

پہلی جلد کی ضخامت (۲۳۲) صفحات ہے، جو نومبر ۱۹۹۹ء/ رجب ۱۴۲۰ھ میں مالک دار الکتاب (دیوبند) واصف حسین کے زیر اہتمام یاسر ندیم پرنٹنگ پریس دیوبند سے چھپی ہے، جبکہ دوسری جلد کی ضخامت (۵۴۰) صفحات ہے، جس کی اشاعت جون ۲۰۰۲ء/

ربیع الاول ۱۴۲۳ھ میں ہوئی ہے۔

۳۵-فقہ الاقلیات-تعارف، تجزیہ اور حل (۲۰۰۰ء):

یہ کتاب ڈاکٹر جمال الدین عطیہ محمد کی تالیف ہے، جس کا ترجمہ مولانا امتیاز عالم قاسمی (استاذ: المعہد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء، امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ) نے اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) دہلی کی خواہش پر کیا ہے، اس کتاب میں مؤلف نے کسی بھی ملک میں بسنے والی اقلیات کے مسائل کا فقہی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا ہے۔

اقلیات کے مسائل پر فقہی حکم لگانے سے پہلے ان کے حالات سے واقفیت، ان کو درپیش مسائل کا تجزیہ، ان کے لئے ملکی اور بین الاقوامی قانون کا جائزہ اور دوسروں کے ساتھ ان کے تعلقات کے متعلق شرعی قانون پر بھی روشنی ڈالنی ضروری تھی؛ تاکہ حالات کے تناظر میں ان کے لئے ایسا شرعی حل پیش کیا جاسکے، جن پر کسی طرح کی قانونی یا معاشرتی پیچیدگی کے بغیر عمل کرنا ممکن اور آسان ہو، چنانچہ مؤلف نے ان تمام پہلوؤں پر تفصیلی بحث کی ہے، اس طرح یہ کتاب اقلیتوں کے مسائل اور ان کے شرعی حل پر ایک جامع اور مفصل مواد فراہم کرتی ہے۔

مؤلف کا یہ مقالہ اس سے پہلے ''مرکز الحضارۃ للدراسات السیاسیۃ'' کے تحت نکلنے والے ''امتی فی قرن'' نامی سالنامہ مجلّہ میں چھپ چکا تھا، بعد میں اسے کتابی شکل میں شائع کیا گیا، جس کا یہ ترجمہ ہے، اس کتاب کی ضخامت (۲۰۹) صفحات ہے، جس کی اشاعت ۲۰۰۰ء/ ۱۴۲۱ھ میں ایفا پبلیکیشنز دہلی سے ہوئی ہے۔

۳۶-بنیادی فقہی احکام (۲۰۰۰ء):

حضرت مولانا عاشق الٰہی بلندشہری مہاجر مدنیؒ نے مختصر القدوری کے مسائل کو سوال وجواب کے انداز میں بہت ہی آسان عربی میں مرتب کیا تھا، جس کا نام ''التسہیل الضروری

لمسائل القدوری'' رکھا تھا، اس میں قدوری کے مسائل کو بنیاد بنایا گیا ہے، مگر صاحب قدری کی ترتیب کے خلاف ترتیب رکھی گئی ہے، نیز بعض دوسری کتابوں سے بھی مسائل کا اضافہ کیا گیا ہے، اس کتاب کا ترجمہ مولانا عبدالغنی طارق (استاذ جامعہ قادریہ، رحیم یارخان، پاکستان) نے کیا ہے اور اس کتاب میں چوں کہ طہارت، نماز، زکاۃ، روزہ، حج، خرید وفروخت، رہن، اقرار، اجارہ، شفعہ، شرکت، مضاربت وکالت وغیرہ کے احکام مذکور ہیں اس لئے اس کا پورا نام ''عبادات ومعاملات سے متعلق بنیادی فقہی احکام'' رکھا گیا ہے، جس کی ضخامت (۳۵۹) صفحات ہے، اس ترجمہ کی تکمیل ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء میں ہوگئی تھی، مگر اشاعت ۲۰۰۰ء/۱۴۲۱ھ میں ادارہ تعلیمات اسلام دیوبند سے ہوئی ہے۔

☆☆☆

پانچویں فصل:

۲۰۰۱ء سے ۲۰۱۰ء تک کئے گئے ترجمے

اس دہائی کے اہم ترجمے:

سن ۲۰۰۰ء سے ۲۰۱۰ء کی دہائی میں ترجمہ کی گئی کتابوں میں سے (۶۰) کتابوں کا تاریخی ترتیب سے مطالعہ پیش کیا جارہا ہے، جن میں سے سب سے اہم ترجمہ امام محمدؒ کی ''کتاب الآثار'' کا اور فقہ مقارن کی مقبول کتاب: بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد کا ترجمہ ہے، ان کے علاوہ علامہ ابن القیم الجوزیہ کی اعلام الموقعین کے ایک باب: ''فتاوی امام المفتین ورسول رب العالمین'' کا ترجمہ ''فتاوی رسول اللہ ﷺ'' کے نام سے، انٹرنیشنل جدہ اکیڈمی کے شرعی فیصلے، مکہ اکیڈمی کے فقہی فیصلے، یوروپی کونسل کے فیصلے اور فتاوی، فقہ شافعی کی داخل نصاب کتاب عمدۃ السالک کا ترجمہ، فقہ شافعی میں ہی الفقہ المنہجی کا ترجمہ، ''اثمار الہدایہ'' کے نام سے فقہ حنفی کی معرکۃ الآراء کتاب ہدایہ کا نئے انداز میں ترجمہ وتشریح اور اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کی ایک وقیع خدمت ''الموسوعۃ الفقہیہ کویتیہ'' کا ترجمہ خاص کر قابل ذکر ہے۔

ترجمہ شدہ کتابوں کا تعارف اور تاریخی مطالعہ:

۱- روزہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل (۲۰۰۱ء):

شیخ محمد بن صالح العثیمین کی کتاب: ''أحکام الصیام وفتاوی الاعتکاف'' کا ترجمہ جناب منصور احمد مدنی نے کیا ہے، جس میں روزہ کی شرائط، روزہ کا وقت، روزہ توڑنے والی

چیزوں اور اعتکاف سے متعلق مسائل وفتاوی درج ہیں۔

کتاب میں بعض مختلف فیہ مسائل بھی ہیں، جیسا کہ مؤلف نے ''قصداً روزہ توڑنا'' کے عنوان کے تحت لکھا ہے:

''اگر کوئی آدمی وضو کرے اور کلی کرتے وقت کچھ پانی اس کے پیٹ میں چلا جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے، اس لئے کہ اس نے قصداً ایسا نہیں کیا ہے، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے: ''**وليس عليكم جناح فيما أخطأتم به ولكن ما تعمدت قلوبكم**'' (الاحزاب: ۵) (روزہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل، عنوان: فساد روزہ کی تیسری شرط ارادہ ہے، ص: ۳۶)۔

حقنہ (پیچھے کے راستہ میں دوا ڈالنے کی وجہ) سے روزہ ٹوٹنے کے سلسلہ میں ایک استفتاء کا حتمی جواب دینے کے بجائے اس طرح کی عبارت نقل ہے کہ:

''میری رائے یہ ہے کہ اس سلسلہ میں اطباء سے رائے لینی چاہئے، اگر وہ کہیں کہ یہ کھانے پینے کی طرح ہے تو کھانے پینے کے ساتھ اس کا الحاق ضروری ہے اور اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر کہیں کہ اس سے جسم کو وہ چیز حاصل نہیں ہوتی ہے جو کھانے پینے سے حاصل ہوتی ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا'' (حوالہ سابق، عنوان: روزہ کی حالت میں حقنہ دینے کا حکم، ص: ۵۰)۔

یہ کتاب (۷۱) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی اشاعت: المكتب التعاونی للدعوة والارشاد، ریاض (سعودی عرب) سے ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰۰۱ء میں ہوئی ہے، جیسا کہ مترجم نے بھی اپنی تحریر کے آخر میں ۱۴/ ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۸/ فروری ۲۰۰۱ء کی تاریخ لکھی ہے۔

۲- طریقہ طہارت وصلاۃ (۲۰۰۱ء):

یہ کتاب مشترکہ طور پر تین حضرات: شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز (مفتی اعظم سعودی عرب، متوفی: ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء) ان کے شاگرد شیخ محمد بن صالح العثیمین (۱۴۲۱ھ ۲۰۰۱ء) اور شیخ محمد بن عبد الوہاب (۱۱۱۵ھ ۱۷۰۴ء- ۱۲۰۶ھ ۱۷۹۱ء) کے رسائل کا ترجمہ ہے،

چنانچہ شروع کے (۲۵) صفحات پر مشتمل ''نماز نبوی کا طریقہ'' اور ''نماز باجماعت کی اہمیت'' کے عنوان سے شیخ ابن باز کے رسالہ کا ترجمہ ہے، جس میں شیخ نے ترتیب سے نماز کا پورا طریقہ اور اذکار بیان کئے ہیں، شیخ نے قراءت سے پہلے ثناء کے طور پر یہ دعا پڑھنے کی تلقین کی ہے:

''**اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب، اللهم نقني من الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس، اللهم اغسلني من خطاياي بالماء والثلج والبرد** ''(صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۷۴۴، كتاب الاذان، باب مايقول بعد التكبير، اللؤلؤ والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان: ۱/۱۷۶ مايقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة)۔

اسی طرح رکوع میں ''**سبحان ربی العظیم**'' کے بعد ''**سبحانک اللهم وبحمدک اللهم اغفرلی**'' پڑھنے کو افضل کہا ہے، اسی طرح قومہ میں ''**ربنا لک الحمد حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه ملء السماوات وملء الأرض وملء ما شئت من شيئ بعد**'' کے ساتھ ''**أهل الثناء والمجد أحق ما قال العبد، وكلنا لک العبد، اللهم لامانع لما أعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجد منک الجد**'' (السنن الكبرى للبیہقی، حدیث نمبر: ۲۷۱۲، باب القول عند رفع الرأس من الركوع، طبع: مجلس دائرة المعارف النظامية، حیدرآباد، ہند، ۱۳۴۴ھ-۱۹۲۵ء) پڑھنے کو افضل قرار دیا ہے، اسی طرح قومہ کی حالت میں ہاتھ کھلا چھوڑنے کے بجائے ہاتھ سینہ پر رکھ لینے کو مستحب لکھا ہے:

''اس وقت ہر شخص کے لئے سینہ پر ہاتھ رکھ لینا مستحب ہے، جس طرح رکوع سے پہلے حالت قیام میں کیا تھا'' (طریقۂ طہارت وصلاۃ ص: ۷)۔

صفحہ: ۲۶ سے ''وضو، غسل، نماز'' کے عنوان سے شیخ عثیمین کا مضمون شروع ہوتا ہے، جس میں وضو، غسل، تیمّم اور نماز کا مکمل طریقہ، نماز میں مکروہ چیزیں، نماز کو باطل کرنے والی چیزیں، سجدۂ سہو کے احکام، مریض کی طہارت اور مریض کی نماز کے طریقہ وغیرہ سے بحث کی گئی ہے، جو صفحہ ۴۶ پر ختم ہے۔ آخری حصہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کے مضمون کا ترجمہ ہے، جس

میں نماز کی شرطوں کا بیان اور ہر شرط سے متعلق اس کی تفصیلات کا ذکر ہے۔

یہ کتاب مجموعی طور پر (۶۴) صفحات پر مشتمل ہے، جس کا ترجمہ جناب شمس الحق بن اشفاق اللہ صاحب نے کیا ہے اور نظر ثانی کا فریضہ مولانا عزیز الرحمٰن سلفی نے انجام دیا ہے، اس کتاب کی اشاعت المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد، ریاض، (سعودی عرب) سے ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰۰۱ء میں ہوئی ہے۔

۳-کشف الحقائق (۲۰۰۱ء):

یہ فقہ حنفی کے معروف متن: کنز الدقائق (مؤلفہ: ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی متوفی: ۷۱۰ھ) کا اردو ترجمہ وتشریح ہے، جو مولانا محمد ناظم اللہ ندوی (خادم: مدرسہ کاشف العلوم چھٹملپور، سہارن پور، یوپی) کے قلم سے ہے، یہ ترجمہ دو جلدوں پر مشتمل ہے، جس کی پہلی جلد کی ضخامت (۵۱۶) صفحات ہے، اس کی اشاعت مکتبہ تھانوی دیوبند سے یکم ستمبر ۲۰۰۱ء ۱۲/جمادی الثانیہ ۱۴۲۱ھ کو ہوئی ہے (کنز الدقائق کا ایک ترجمہ مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی نے بھی کیا ہے، جو "احسن المسائل" کے نام سے ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۳ء میں لکھنؤ سے چھپا تھا، اس کی ضخامت (۴۷۲) صفحات ہے، (دیکھئے: برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، ص: ۳۳)۔

۴-ستر وحجاب اور خواتین (۲۰۰۱ء):

سعودی دار الافتاء کے وہ فتاوی جو خواتین سے متعلق تھے، ان کو محترمہ ام انس نے مختلف کتابوں سے جمع اور مرتب کیا ہے، چنانچہ انہوں نے فتاوی المرأۃ، فتاوی مہمۃ لنساء الأمۃ، دلیل الطالبۃ المؤمنۃ، فتاوی الکنز الثمین اور مجلۃ الدعوۃ سے شیخ صالح بن عثیمین، شیخ ابن باز، شیخ ابن جبرین اور دار الافتاء کمیٹی کے خواتین سے متعلق فتاوی کا انتخاب کیا ہے اور ہر فتوی کے آخر میں صادر کرنے والے کا نام بھی کتاب کے حوالہ کے ساتھ نقل کر دیا گیا ہے۔

اس کتاب میں شرعی پردہ اوراس کا استہزاء، صرف کندھے پر چادراوراسکارف کا حکم، کافرعورت سے پردہ، گھریلو ملازمہ کا پردہ، عورت کی آواز، دستانے کا حکم، عمر رسیدہ کے لئے پردہ، حجاب کے بجائے بڑی چادراوڑھنا، چھوٹی آستینوں والا لباس، پتلون اورسکرٹ کا حکم، کم سن بچیوں کے لئے مختصر لباس، وِگ کا استعمال، بالوں میں خضاب، بھنویں تراشنا، ناخن بڑھانا، پازیب اوراونچی ایڑی والا جوتا پہننا وغیرہ متعدد مسائل پر گفتگو کی گئی ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ محترمہ مریم خنساء بنت محمد مسعود عبدہ نے کیا ہے، ترجمہ کی تکمیل کے بعد ترجمہ نگار کے والد نے دیباچہ لکھا تھا؛ مگر پہلے بیٹی اور پھر باپ صرف دو ماہ کے وقفے سے اللہ کو پیارے ہوگئے، چنانچہ 'ہنا دشا کر' نے مرحومہ کی دیگر کتابوں کے ساتھ اسے بھی شائع کیا، اس وقت کتاب پر محترمہ ام انس کا پیش لفظ، مرحومہ کے والد کا دیباچہ اور والدہ کی مختصر تحریر شامل ہے۔

کتاب کی ضخامت (٦١) صفحات ہے، جس کی طباعت دارالکتب، شیش محل روڈ، لاہور سے ہوئی ہے، کتاب پر سن طباعت درج نہیں ہے، لیکن مرحومہ مریم خنساء کی والدہ کی تحریر کے آخر میں جمادی الاولی ۱۴۲۲ھ (جولائی ۲۰۰۱ء) کی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔

۵- زکاۃ سے متعلق اہم فتاوے (۲۰۰۲ء):

یہ کتاب شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز (۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء) کے زکوٰۃ سے متعلق فتاوی کا مجموعہ '' فتاوی مہمۃ تتعلق بالزکاۃ'' کا ترجمہ ہے، یہ دراصل شیخ کی کتاب: '' تحفۃ الاخوان بأجوبۃ مہمۃ تتعلق بأرکان الاسلام'' کا ایک حصہ ہے، جو اردو میں '' ارکان اسلام سے متعلق اہم فتاوی'' کے نام سے ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء میں چھپ چکی تھی، اس کتاب میں مذکور ارکان میں سے زکاۃ سے متعلق فتاوی کو اس کی اہمیت کے پیش نظر الگ سے مستقل کتاب کی شکل میں شائع کر دیا گیا ہے، جس کے مترجم جناب ابوالمکرّم عبدالجلیل صاحب ہیں۔

یہ جزوی ترجمہ ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۰۰۲ء میں دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد، سلطانہ،

ریاض،سویدی روڈ (سعودی عرب) سے شائع ہوا ہے،جس کی ضخامت (۴۹)صفحات ہے۔

شیخ کے کچھ فتاوی مریض اوران کو ہسپتالوں میں پیش آنے والی مشکلات کے سلسلہ میں ہیں،جن کو سعودی حکومت نے ''فتاوی عاجلة لمسنوبی الصحة'' کے نام سے طبع کرایا تھا،اس کا ترجمہ مولانا عبداللہ رفیق (شیخ الحدیث: دارالعلوم محمدیہ،لوکو ورکشاپ، لاہور) نے کیا ہے، جو ''ہسپتال کی دنیا-شریعت کے آئینہ میں'' کے نام سے مطبوع ہے۔(۴۸)صفحات کی اس کتاب میں: آپریشن کے وقت قبل از وقت نماز پڑھنا، پلستر کی حالت میں وضوء،عورت کا مرد کی تیمار داری کرنا، پیشاب کی تھیلی کے ساتھ نماز،نرسوں کا لباس،موسیقی سے علاج،ڈاکٹر کی رائے کا فقہی حکم،نرس کا مرد کے ساتھ خلوت اختیار کرنا،حمل روکنے کے لئے رحم نکالنا، ناقص الخلقت بچے کا اسقاط،عضوانسانی کاٹ کر کوڑے دان میں پھینکنا، بدکار اور مجرم مریض کا معاملہ حاکم یا قاضی تک پہنچانا،مرض الوفات میں ہسپتال کی چار پائی کا غیر قبلہ کی طرف ہونا وغیرہ متعدد مسائل پر چشم کشا بحث کی گئی ہے،اس کتاب کی اشاعت جناب محمد رمضان اثری کے زیر اہتمام سے دارالانس لاہور سے ہوئی ہے،مگر اس پر سنِ اشاعت درج نہیں ہے۔

۶-تحفۂ رمضان (۲۰۰۲ء):

یہ مشہور مؤلف شیخ محمد بن صالح بن عثیمین (۲۷/رمضان ۱۳۴۷ھ- مارچ ۱۹۲۹ء- ۱۶/شوال ۱۴۲۱ھ-۱۰/جنوری ۲۰۰۱ء) کی کتاب کی تلخیص اور ترجمہ ہے،جو مولانا احمد سعید قاسمی (المعهد العلمی الاسلامی دیوبند) کے قلم سے ہے،اس کتاب کی ضخامت (۲۷۲)صفحات ہے،جس کی اشاعت رجب ۱۴۲۳ھ مطابق ستمبر ۲۰۰۲ء میں دارالاشاعت محلّہ محل دیوبند سے ہوئی ہے۔

۷-تسہیل الوقایہ (۲۰۰۳ء):

یہ فقہ حنفی کے مشہور متن شرح الوقایہ (مولفہ: عبیداللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ،متوفی:

۱۳۴۶ھ) کا اردو ترجمہ اور تشریح ہے، جو دو جلدوں پر مشتمل ہے، پہلی جلد مولانا عبدالرحمٰن قاسمی (استاذ: دعوۃ الایمان، گجرات) کے قلم سے ہے اور دوسری جلد مدرسہ مظاہر علوم وقف سہارنپور کے استاذ مولانا مفتی محمد اکرم عینی کے قلم سے ہے۔

کتاب میں عبارت پر اعراب لگا کر خاص لفظی ترجمہ کیا گیا ہے، پھر تشریح کے عنوان سے اچھی وضاحت کی گئی ہے، نیز دوسری جلد میں ''فائدہ'' کے عنوان سے مذکورہ عبارت سے متعلق بہت ہی مفید اور چشم کشا گفتگو کی گئی ہے، مترجم چونکہ ایک معتبر ادارہ کے مدرس اور طلبہ کی نفسیات سے واقف ہیں، اس لیے انہوں نے تشریح کا انداز ایسا اپنایا ہے کہ جو محض حل عبارت چاہتے ہوں، ان کے لیے بھی کتاب مفید بن سکے اور جو اپنی ذہانت کی وجہ سے اس سلسلہ میں مزید ضروری باتوں سے واقف ہونا چاہیں ان کو بھی سیری حاصل ہو سکے۔

کتاب کی پہلی جلد کتاب الحج پر مکمل ہوتی ہے، جس کے شروع میں عرض مؤلف، دار العلوم دیوبند کے قدیم استاذ حضرت مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری کی مختصر تحریر، فقہ کی تعریف ومتعلقات پر مشتمل مقدمہ اور صاحب وقایہ وشرح وقایہ کے مختصر حالات شامل ہیں، اس جلد کی مجموعی ضخامت (۴۹۶) صفحات ہے، دوسری جلد کی ضخامت (۱۸۶) صفحات ہے، جس کی اشاعت ۲۰۰۳ء/ ۱۴۲۳ھ میں ثاقب بکڈپو دیوبند سے ہوئی ہے۔

۸-معدل الصلاۃ (۲۰۰۳ء):

یہ رسالہ علامہ برکلی (الشیخ محمد الآفندی الرومی البرکلی ۹۲۹-۹۸۱ھ) کا تالیف کردہ ہے، جس کا ترجمہ مولانا فضل الرحمٰن اعظمی (خادم العلوم والطلبہ آزادول جنوبی افریقہ) نے کیا ہے۔

علامہ برکلی معتبر حنفی عالم تھے، انھوں نے جب مسلمانوں کی نمازوں میں کوتاہیاں دیکھیں اور خاص طور سے قومہ وجلسہ میں لوگوں کی بے اطمینانی نظر آئی تو انہوں نے بڑی دردمندی کے ساتھ یہ کتاب لکھی، جس میں مسائل کو احادیث مبارکہ اور فقہ حنفی کی عبارتوں سے

مدلل کیا اور خصوصیت کے ساتھ قومہ وجلسہ میں اطمینان واعتدال پر بہت زور دیا، اسی مناسبت سے اس کا نام ''معدل الصلاۃ'' رکھا گیا (محمد بن پیر علی البرکلی کی اس کتاب کا نام: ''معدل اقامۃ الصلاۃ'' بھی بتایا گیا ہے، جس کی ایک شرح ''موضع المعدل'' کے نام سے ۱۳۰۹ھ-۱۸۱۹ء میں آستانہ سے طبع ہوئی ہے (دیکھئے: ہندوستانی کتب خانوں میں فقہی مخطوطات - ایک جائزہ، ص: ۴، از: محمد حسان اختر ندوی، رفیق مرکز شیخ ابی الحسن علی الندوی، واستاذ جامعہ اسلامیہ، مظفرپور اعظم گڈھ)۔

کتاب کے شروع میں مفتی نظام الدین شامزی (شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی) کی تقریظ، پھر فہرست، عرض مترجم، کتاب کی اہمیت اور مصنف (علامہ برکلی) کے حالات پر مختصر گفتگو کی گئی ہے، صفحہ: ۱۵ سے کتاب کا مضمون شروع ہوتا ہے، جس میں اوپر مصنف کی عربی عبارت اور اس کے نیچے ترجمہ پیش کیا گیا ہے، کتاب کی مجموعی ضخامت (۸۷) صفحات ہے، جس کی اشاعت اپریل ۲۰۰۳ء/ صفر ۱۴۲۴ھ میں زمزم پبلیشرز نزد مقدس مسجد، اردو بازار کراچی سے ہوئی ہے۔

۹- نماز کے مسائل (۲۰۰۳ء):

یہ شیخ سید سابق مصری (۱۳۳۲ھ-۱۹۱۳ء مطابق ۱۴۲۰ھ-۱۹۹۹ء) کی معروف کتاب: ''فقہ السنۃ'' کی کتاب الصلاۃ کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم حافظ محمد اسلم شاہدروی (شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ للبنات، چوک بیگم کوٹ، پاکستان) ہیں۔

کتاب میں نماز کے مسائل پر مبسوط بحث ہے، مگر ترجمہ کے اندر ترجمہ پن بہت واضح ہے اور اہتمام کے ساتھ نظر ثانی کے باوجود مزید دیکھنے کی ضرورت ہے، جیسا کہ ایک جگہ ترجمہ کیا گیا ہے:

ابن المدینی فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک یہ حدیث مخلوق پر حجت ہے، جو بھی اسے سنے اس پر لازم ہے کہ وہ

اس پر عمل کرے، کیونکہ اس کی سندوں میں کوئی چیز نہ ہے (ضعیف وغیرہ)''۔ (نماز کے مسائل، عنوان: رفع یدین کا دوسرا اور تیسرا مقام، ص:۱۱۶)۔

اسی طرح ایک عنوان لگایا گیا ہے: ''(چوتھا) تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت'' یہ ''الرابع'' کا ترجمہ کیا گیا ہے، حالانکہ اردو کی نزاکت کے اعتبار سے یہاں پر صرف ''چوتھا'' کے بجائے ''چوتھا مقام'' ہوتا تو بہتر ہوتا، اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے:

''سیدنا سہل بن سعد سے مروی ہے، فرماتے ہیں، لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو نماز میں اپنے بائیں ہاتھ پر رکھے، ابو حازم فرماتے ہیں، میں تو یہی جانتا ہوں کہ وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کرتے ہیں''۔ (حوالہ سابق، عنوان: دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر باندھنا، ص:۱۱۸)۔

اسی طرح: کس چیز سے (سترہ) محقق ہے، عید اور جمعہ کا اکھٹا (کھ ٹ ا) ہونا، نماز کا اسلام میں مرتبہ، اس سے قبل سونا اور بعد میں باتیں (مراد نماز عشاء) سورج کے طلوع غروب اور برابر کے اوقات (مراد زوال)، آذان میں جو اضافہ کیا جائے، حدث اصغر اور اکبر سے پاکیز گی، فرض میں کھڑے ہونا ممکن نہ ہو، قرأت کو جہر اور سری رکھنے کے مقامات، اس کی تعداد رکعات، جماعت سے پیچھے رہنے کے عذر وغیرہ عناوین میں جو ترجمہ پن، خلل، تقدیم وتاخیر اور زبان میں تبدیلی یک ضرورت ہے وہ واضح ہے۔

کتاب کے شروع میں ابوضیاء محمود احمد غضنفر کی تقریظ ہے، جس میں نماز اور دیگر ارکان کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے، پھر جناب ابو جریر محمد سمیع اللہ عاصم (مدیر: حدیبیہ پبلیشرز، لاہور) کا عرضِ ناشر ہے، پھر مترجم کا مقدمہ ہے جس میں ''فقہ السنہ'' کی اہمیت کو بڑے اچھے انداز میں پیش کیا گیا ہے اور خصوصاً اخوان المسلمین کے لیڈر امام حسن البنا شہید (۱۳۲۴ھ ۱۹۰۹ء-۱۳۶۸-۱۹۴۹ء) کے مقدمہ (جو انہوں نے فقہ السنہ کے عربی ایڈیشن پر لکھا تھا) کا اقتباس نقل کیا ہے، نیز مؤلف کے حالات پر بھی اجمالی روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس کتاب کے ایک چوتھائی حصہ کا ترجمہ مترجم کی ایک شاگردہ ام حبیبہ (آف بیگم کوٹ) نے کیا ہے، جیسا کہ مترجم نے اپنے مقدمہ میں اس کا اظہار کیا ہے اور ترجمہ پر نظر ثانی کا کام جناب عبدالستار آف ممیان خورد، ضلع جہلم نے انجام دیا ہے۔

یہ کتاب (۴۳۰) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی طباعت ''موڑ والے پریس'' سے اور اشاعت حدیبیہ پبلیشرز، رحمانی مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور سے ہوئی ہے، کتاب کی تفصیلات میں سن طباعت درج نہیں ہے، مگر جناب محمود احمد غضنفر کی تقریظ کے آخر میں ۲۶/ ستمبر ۲۰۰۳ء (۲۹/رجب ۱۴۲۴ھ) کی تاریخ درج ہے۔

مترجم نے اس سے قبل فقہ السنہ کی کتاب الطہارۃ کا ترجمہ بھی ''طہارت کے مسائل'' کے نام سے اور ایک حصہ کا ترجمہ ''خاندانی نظام'' کے نام سے کیا تھا، جن کی اشاعت مذکورہ ادارہ سے ہوئی تھی، جیسا کہ مترجم اور ادارہ کے مدیر دونوں نے اس کا اظہار کیا ہے۔ (نماز کے مسائل، پیش لفظ از: مدیر ادارہ، ابو جریر محمد سمیع اللہ عاصم، ص: ۲۳)۔

۱۰- الکحل اور عطریات شریعت کی نظر میں (۲۰۰۳ء):

یہ عیسی بن عبد اللہ الحمیری کی کتاب: ''لباب النقول فی طہارۃ العطور الممزوجۃ بالکحول'' کا اردو ترجمہ ہے، جو دارالعلوم دیوبند کے ایک فاضل مولانا عبدالحمید واحد فیاضی جلال پوری نے کیا ہے، اس کتاب کو دو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلے باب میں: الکحل کی تعریف، خواص، نکالنے کا طریقہ، اقسام، خمر وغیرہ کے احکام، مسکرات ومخدرات کا شرعی حکم اور مفترات کی تعریف بیان کی گئی ہے، دوسرے باب میں: عطر کی تعریف اور اس کی اقسام ذکر کی گئی ہیں اور واضح کیا گیا ہے کہ کن چیزوں سے عطر کی طہارت کا حکم متاثر ہوتا ہے اور کن چیزوں سے نہیں۔

مؤلف نے فرانس، جرمنی، اٹلی اور سوئزرلینڈ وغیرہ کی متعدد کمپنیوں اور فیکٹریوں کا اس نقطۂ نظر سے معائنہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ''الکحل نجس نہیں ہے، یہ (الکحل کی آمیزش والا

عطر یا پرفیوم) لگا کر نماز درست ہے، الکحل کا پینا حرام ہے لگانا نہیں"۔

کتاب کے مضامین کی تائید کے لیے شروع کے ۵۲ صفحات تک الشیخ نادر النوری، مولانا ابوظفر حسان ندوی ازہری اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی سمیت دس علماء کی تقریظات شامل ہیں، صفحہ: ۱۷۰ سے ۱۷۶ تک مختلف کمپنیوں کی تصاویر اور وہاں کے ذمہ داروں کے خطوط نقل کئے گئے ہیں، کتاب کی مجموعی ضخامت (۱۹۲) صفحات ہے، جس کی اشاعت ۲۰۰۳ء/ ۱۴۲۴ھ میں دار القلم ممبئی سے ہوئی ہے۔

۱۱-خواتین کے مخصوص مسائل (۲۰۰۳ء):

یہ کتاب عرب عالم ڈاکٹر صالح بن فوزان بن عبداللہ الفوزان (رکن ہیئۃ کبار العلماء واللجنۃ الدائمۃ للافتاء والبحوث العلمیۃ) کی کتاب: "تنبیہات علی احکام تختص بالمومنات" کا اردو ترجمہ ہے، جسے جناب رضاء اللہ محمد ادریس مبارکپوری نے کیا ہے، کتاب کو دس فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنی خواتین سے متعلق عام مسائل واحکام، زینت وآرائش، حیض ونفاس، لباس وپردہ، نماز، جنازہ، روزہ، حج وعمرہ، ازدواجی زندگی سے متعلق مسائل اور عزت وشرافت کو ضمانت فراہم کرنے والے احکام ومسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

ہمارے سامنے کتاب کا چوتھا ایڈیشن ہے، جس پر طباعت کی تاریخ ۲۰۰۳ء/ ۱۴۲۴ھ درج ہے، اس کتاب کی ضخامت (۲۱۵) صفحات ہے، جس کی اشاعت وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد (مملکت سعودی عرب) سے ہوئی ہے۔

۱۲-تسہیل الراجی (۲۰۰۳ء):

یہ کتاب جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل کے صدر مفتی حضرت مولانا احمد خانپوری کے درسی افادات کی تحریری شکل ہے، جس کو سراجی (الفرائض السراجیۃ، مولفہ: علامہ سراج

الدین محمد بن عبدالرشید سجاوندی، متوفی: ۱۲۰۰ء) کے اسباق کے دوران ۱۴۱۹ھ ۲۰۰۳ء میں طلبہ نے ریکارڈ کیا اور مفتی ابوبکر بن مصطفیٰ پٹنی نے کتابی شکل دی ہے۔

کتاب کے شروع میں کچھ تمہیدی باتیں ہیں، جن میں فرائض کے فن کو مشکل سمجھنے کو محض ''خیالی'' بتلا کر اس کی طرف خصوصی توجہ کی تلقین کی گئی ہے اور علم فرائض کی تعریف، موضوع، غرض وغایت، ترکہ اور عین ودین کو سمجھایا گیا، علم فرائض کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

''علم فقہ اور علم حساب کی چند جزئیات اور ان کے قواعد جاننے کا نام ہے......'' (تسہیل السراجی، پیش لفظ، از: مؤلف، ص: ۳)۔

صفحہ کے جس حصہ پر درسی افادات مکمل ہوتے ہیں، وہیں پر مربع لکیر (بوکس) کے درمیان سراجی کی مشکّل (اعراب لگی ہوئی) عبارت نقل کی گئی ہے اور اس کے نیچے اردو ترجمہ کیا گیا ہے، ترجمہ کے خط (فاؤنٹ) کو افادات کے خط سے باریک رکھا گیا ہے، تاکہ دونوں میں فرق وامتیاز ہوسکے، متعدد جگہوں پر مثالوں کو نقشہ جات کی مدد اور ریاضی کی علامات کے ساتھ سمجھایا گیا ہے، تاہم بیشتر مقامات پر تحریر میں رموزِ اوقاف کا صحیح استعمال نہیں ہوسکا ہے، خاص کر منقوط کومہ (؛) بہت سی جگہوں پر بے جا استعمال ہوا ہے۔

کتاب کی ضخامت (۲۱۸) صفحات ہے، جس کی اشاعت: ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء میں مکتبۂ صدیق جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، سملک ضلع، نوساری گجرات سے ہوئی ہے۔

۱۳-اجازت لینے کے احکام (۲۰۰۳ء):

احمد بن سلیمان العرینی کی کتاب کا ترجمہ ابوعثمان خبیب احمد سلیم صاحب نے کیا ہے۔

کتاب کو مقدمہ، تمہید، تین فصل اور ایک خاتمہ پر تقسیم کیا گیا ہے، مقدمہ میں موضوع کی اہمیت واصول وغیرہ، تمہید میں استیذان کی تعریف اور اس کی شرعی حیثیت، پہلی فصل میں استیذان عام، استیذان خاص، واپسی میں اجازت لینا، داخل ہوتے وقت سلام کرنا وغیرہ،

دوسری فصل میں استیذان کا حکم، استیذان کے الفاظ وغیرہ اور تیسری فصل میں اجازت لینے کے سلسلہ میں بعض نامناسب اموروطریقہ پر گفتگو کی گئی ہے۔

کتاب کی ضخامت (۱۰۴) صفحات ہے، جس کی طباعت حدیبیہ پبلیکیشنز رحمانی مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور (پاکستان) کے زیر اہتمام موٹروے پریس (پاکستان) سے ستمبر ۲۰۰۳ء/ رجب ۱۴۲۴ھ کو ہوئی ہے، عربی کتاب کی طباعت ۱۹۹۳ء میں ہوئی ہے، جیسا کہ مؤلف نے اپنی تحریر کے آخر میں ۱۱ / ۸ / ۱۴۱۳ھ (۴رفروری ۱۹۹۳ء) کی تاریخ لکھی ہے۔

۱۴-شریعت کے مقرر کردہ فطری حقوق (۲۰۰۳ء):

شیخ عثیمین کی کتاب ''حقوق دعت الیہا الفطرۃ وقررتہا الشریعۃ'' کا ترجمہ ابوالمکرّم عبد الجلیل صاحب نے کیا ہے، اس کتاب میں خدا، رسول، والدین، اولاد، رشتہ دار، میاں بیوی، حکام ورعایا، پڑوسی، عام مسلمان اور غیر مسلموں سے متعلق حقوق واحکام پر گفتگو کی گئی ہے، کتاب کی ضخامت (۸۰) صفحات ہے، جس کی اشاعت ۱۴۲۴ھ میں دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد، ریاض (سعودی عرب) سے ہوئی ہے، جیسا کہ عرض مترجم کے آخر میں ۲۲ / ۱۳ / ۱۴۲۴ھ (۲۴ / ۵ / ۲۰۰۳ء) کی تاریخ درج ہے۔

۱۵-خاندانی نظام (۲۰۰۴ء):

سید سابق مصری کی مشہور تالیف ''فقہ السنۃ'' کا ایک باب: ''نظام الأسرۃ'' کے نام سے تھا، جس کا اردو ترجمہ حافظ محمد اسلم شاہدری نے کیا اور بعض ضروری جگہوں پر توضیح وتشریح سے بھی کام لیا ہے۔

اس کتاب میں شادی، منگنی، نکاح، متعہ، حلالہ، مہر، نفقہ، عزل، اسقاط، ولیمہ، طلاق،

رجوع، خلع، ظہار، لعان، عدت اور حضانت و پرورش سے متعلق مسائل پر احادیث کی روشنی میں گفتگو کی گئی ہے۔ شروع میں کتاب کے ناشر ابو جریر محمد سمیع اللہ صاحب کا پیش لفظ، پھر اسحاق بھٹی صاحب (لاہور) کا مقدمہ اور پروفیسر عبدالجبار شاکر (ڈائریکٹر بیت الحکمت، لاہور) کی تقریظ شامل ہے، کتاب کی ضخامت (۴۸۰) صفحات ہے، جس کی طباعت حدیبیہ پبلیکیشنز، رحمانیہ مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور سے ہوئی ہے، راقم کے سامنے جو ایڈیشن ہے اس کی تفصیلات میں سن طباعت کا ذکر نہیں ہے، تاہم مقدمہ کے آخر میں ۹ر رمضان ۱۴۲۵ھ/ ۲۴ر اکتوبر ۲۰۰۴ء کی تاریخ درج ہے۔

۱۶- انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی جدہ کے شرعی فیصلے (۲۰۰۴ء):

یہ مجمع الفقہ الاسلامی جدہ کے انیس (۱۹) سیمناروں کے فیصلوں کا مجموعہ ہے، جس کا ترجمہ مولانا ڈاکٹر فہیم اختر ندوی (سابق رفیق علمی: اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات، نظامت فاصلاتی تعلیم مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد) نے کیا ہے، جس پر پروفیسر شیث اسماعیل اعظمی اصلاحی ندوی نے زبان و بیان کے پہلو سے نظر ثانی کی ہے، ان کے علاوہ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے بانی و سابق صدر مسلم پرسنل لا بورڈ، مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی (۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۶ء- ۲۰ر محرم الحرام ۱۴۳۰ھ ۴ر اپریل ۲۰۰۲ء) نے بھی اپنی علالت کے زمانہ میں ابتدائی حصوں پر نظر ثانی فرمائی اور قاضی صاحب کے جانشین اور اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے موجودہ جنرل سکریٹری مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے بھی کچھ حصوں کو دیکھا ہے۔

اس کتاب میں اکیڈمی کے (۱۹) سیمناروں (۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء تا ۱۴۳۰ھ- ۲۰۰۹ء) کے فیصلے شامل ہیں، چنانچہ پہلے سیمنار (منعقدہ: ۲۶- ۲۹ر صفر ۱۴۰۵ھ/ ۱۹- ۲۲ر نومبر ۱۹۸۴ء، مکہ مکرمہ) میں کچھ انتظامی فیصلے کیے گئے تھے، دوسرے (۱۰- ۱۹ر ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ/ ۲۲- ۲۸ر دسمبر ۱۹۸۵ء جدہ) میں قرض کی زکاۃ، کرایہ پر دی ہوئی جائداد اور غیر

مزروعہ اراضی پر زکاۃ، ٹیسٹ ٹیوب بے بی، دودھ بینکنگ، مصنوعی آلۂ تنفس، انشورنس اور ری انشورنس وغیرہ سے متعلق فیصلے ہوئے، تیسرے سمینار (۸-۱۳/صفر ۱۴۰۷ھ/ ۱۱-۱۶/اکتوبر ۱۹۸۶ء عمان) میں شیئرز پر زکاۃ، زکاۃ کی تملیک کے بجائے منصوبہ میں لگانا، حج وعمرہ کے لیے آنے والوں کا احرام، کاغذی نوٹ اور کرنسی میں تبدیلی کے احکام، مضاربہ سرٹیفکیٹ اور سرمایہ کاری سرٹیفکیٹ وغیرہ، چوتھے سمینار (۸-۲۳/جمادی الثانیہ ۱۴۰۸ھ/ ۶-۱۱/فروری ۱۹۸۸ء جدہ) میں انسانی اعضاء کا استعمال، پگڑی، ملکیت پر منتہی اجارہ، مفاد عامہ کی خاطر عوامی املاک پر قبضہ وغیرہ، پانچویں سمینار (۱-۶/جمادی الاولی ۱۴۰۹ھ/ ۱۰-۱۵/دسمبر ۱۹۸۸ء کویت) میں خاندانی منصوبہ بندی، معنوی حقوق، ہاؤس فائنانسنگ احکام شریعت کا نفاذ وغیرہ، چھٹے سمینار (۷-۱۳/شعبان ۱۴۱۰ھ/ ۱۴-۲۰/مارچ ۱۹۹۰ء جدہ) میں قسطوں پر خرید وفروخت، جدید مواصلات کے ذریعہ تجارتی معاملات کے احکام، قبضہ کی صورتیں، اعضاء کی پیوند کاری، اسٹاک ایکسچینج، بانڈر وغیرہ، ساتویں سمینار (۷-۱۲/ذوالقعدہ ۱۴۱۲ھ/ ۹-۱۴/مئی ۱۹۹۲ء جدہ) میں استصناع، بیع الوفاء، طبی علاج وغیرہ سے متعلق فیصلے کیے گئے۔

آٹھواں سمینار برونائی میں منعقد ہوا (۱-۷/محرم ۱۴۱۴ھ/ ۲۱-۲۷/جون ۱۹۹۳ء) جس میں بیعانہ، ڈاک (عقد مزایدہ) کے ساتھ خرید وفروخت، اسلامی منڈی قائم کرنے کی شرعی شکل، اسلامی بینکاری کی مشکلات، کریڈٹ کارڈ، طبی پیشہ کے اندر رازداری، مردوں کے ذریعہ عورتوں کا علاج، ایڈز وغیرہ سے متعلق فیصلہ ہوا، نویں سمینار (۱-۶/ذی قعدہ ۱۴۱۵ھ/ ۱-۶/ اپریل ۱۹۹۵ء ابوظبی) میں سلم، بینک ڈپوزٹس، ٹینڈرس، سد ذرائع وغیرہ، دسویں سمینار (۲۳-۲۸/صفر ۱۴۱۸ھ/ ۲۸/جون - ۳/جولائی ۱۹۹۷ء جدہ) میں انسانی کلوننگ، ذبیحہ وغیرہ، گیارہویں سمینار (۲۵-۳۰/رجب ۱۴۱۹ھ/ ۱۴-۱۹/نومبر ۱۹۹۸ء بحرین) میں قرض سرٹیفکیٹ کی بیع، عقد صیانت (سروسنگ اگریمنٹ) وغیرہ، بارہویں سمینار (۲۵/جمادی الثانیہ

- یکم رجب ۱۴۲۱ھ/ ۲۳-۲۸ستمبر ۲۰۰۰ء ریاض) میں ایکسپورٹ، جرمانہ، ہائر پرچیز، کرایہ پر لینے کے چیک، اوقاف کی آمدنی کی سرمایہ کاری وغیرہ، تیرہویں سمینار (۷-۱۲/شوال ۱۴۲۲ھ-۲۲-۲۷/دسمبر ۲۰۰۱ء کویت) میں کاشت کی زکاۃ، شرکت متناقصہ، شرکت مضاربہ، ہیلتھ انشورنس وغیرہ اور چودہویں سمینار (۸-۱۳/ذی قعدہ ۱۴۲۳ھ-۱۱/۱۶/جنوری ۲۰۰۲ء دوحہ قطر) میں انعامی کوپن، ٹھیکہ وتعمیر کی حقیقت، کیفیت اور شکلیں، عقد واذعان کے معاملات وغیرہ ۱۳۳ مسائل پر فیصلے ہوئے ہیں۔

پندرہواں سمینار مسقط میں ۱۴-۱۹/محرم ۱۴۲۵ھ مطابق ۶-۱۱/مارچ ۲۰۰۴ء کو منعقد ہوا تھا، جس میں مصالح مرسلہ کی معاصر تطبیق، طبیب کی ضمانت وغیرہ پر فیصلے ہوئے تھے، اسی طرح سولہویں سمینار (۳۰/صفر تا ۵/ربیع الاول ۱۴۲۶ھ/ ۹-۱۴/اپریل ۲۰۰۵ء متحدہ عرب امارات) میں فکسڈ ڈپوزٹ وغیرہ میں زکوۃ، عاقلہ کا مصداق تجارتی کفالت وغیرہ، سترہویں سمینار (۲۸/جمادی الاولی-۲/جمادی الاخری ۱۴۲۷ھ-۲۴-۲۸/جون ۲۰۰۶ء عمان) میں دین کی خرید وفروخت، ذیابیطس اور ماہ رمضان کے روزے وغیرہ، اٹھارہویں سمینار (۲۴-۲۸/جمادی الاخری ۱۴۲۸ھ-۹-۱۴/جولائی ۲۰۰۷ء بوتراجایا ملیشیا) میں سن بلوغ کی تعیین، غربت کے ازالہ کے لیے زکاۃ کا کردار، حقوق انتفاع، پلاسٹک سرجری، نواقض صوم کے جدید وسائل پر نظر ثانی کی ضرورت وغیرہ اور انیسویں سمینار (۱-۵/جمادی الاولی ۱۴۳۰ھ/ ۲۶-۳۰/اپریل ۲۰۰۹ء شارجہ) میں تورق کی حقیقت، اقسام واحکام وغیرہ پر خاص کر فیصلے لیے گئے ہیں۔

جدہ اکیڈمی کے فیصلوں میں نئے تقاضوں کی تکمیل کے ساتھ حزم واحتیاط کا پہلو بھی نمایاں نظر آتا ہے، چنانچہ زکاۃ کی رقم مستحقین کو مالک بنائے بغیر نفع بخش منصوبوں میں مشغول کرنے کے سلسلہ میں اکیڈمی کا فیصلہ اس طرح ہے:

''اصولی طور پر درست ہے کہ اموال زکاۃ کی ایسے منصوبوں میں سرمایہ کاری کی جائے جو بالآخر مستحقین زکاۃ کی ملکیت میں آجاتے ہوں، یا وہ منصوبے زکاۃ کی جمع وتقسیم کے ذمہ دار کسی شرعی شعبہ کے ماتحت ہوں، بشرطیکہ مستحقین کی فوری اور اہم ضروریات پوری کی جاچکی ہوں اور نقصانات سے تحفظ کی اطمینان بخش ضمانت موجود ہو''۔ (انٹرنیشنل فقہ اکیڈمی جدہ کے شرعی فیصلے، قرارداد نمبر: ۱۵(۳/۳)، ص: ۱۰۱ (بہ موقع تیسرا سیمینار، منعقدہ: ۸-۱۳/ صفر ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۱-۱۶/ اکتوبر ۱۹۸۶ء اردن)۔

اسی طرح عقود اذعان سے متعلق اکیڈمی کے فیصلہ کا کچھ حصہ اس طرح ہے:

''عقود اذعان کے معاملات پیشکش اور اس کے قبول کرنے (حکمی ایجاب وقبول) سے منعقد ہوں گے...... فقہی طور پر عقود اذعان کے معاملات کی دوقسمیں ہوں گی:

۱- ایسا معاملہ جس میں قیمت منصفانہ ہو اور اس میں فریق اول کی طرف سے ایسی شرطیں نہ ہوں جو فریق ثانی کو نقصان پہنچائیں، ایسا معاملہ شرعاً صحیح ہوگا اور طرفین پر لازم ہوگا اور حکومت یا عدلیہ اس میں کسی بھی منسوخی یا تبدیلی کی مجاز نہ ہوگی......۔

۲- وہ معاملہ جس میں فریق ثانی پر ظلم ہو رہا ہو کہ قیمت بہت زیادہ ہے، یا تو زیادہ غبن ہے یا شدید ظالمانہ شرطیں ہیں، لہٰذا ایسے معاملات کو کورٹ میں لانے سے پہلے حکومت کا اس میں مداخلت کرنا لازم ہوجاتا ہے کہ وہ جبراً منصفانہ نرخ متعین کرے''۔ (حوالہ سابق قرارداد نمبر: ۱۳۲(۶/۱۴) ص: ۳۹۸، (بہ موقع چودہواں سیمینار، منعقدہ: ۸-۱۳/ ذوالقعدہ ۱۴۲۳ھ/ ۱۱-۱۶/ جنوری ۲۰۰۲ء دوحہ، قطر)۔

کتاب کی ضخامت (۶۲۰) صفحات ہے، جس کی طباعت اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے تحت ایفا پبلیکیشنز دہلی سے ہوئی ہے، اس کی اشاعت اول ۲۰۰۴ء - ۱۴۲۵ھ میں ہوئی ہے، راقم کے سامنے کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے، جس پر سن اشاعت ۲۰۱۲ء درج ہے، مگر کتاب کے پہلے ایڈیشن کے مقدمہ نگار حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے اپنی تحریر کے آخر میں ۱۰/ ذوالقعدہ ۱۴۲۵ھ ۲۴/ دسمبر ۲۰۰۴ء کی تاریخ لکھی ہے، اس وقت (پہلے ایڈیشن میں) اس کتاب میں ۲۰۰۲ء تک کے چودہ سیمیناروں کی تجاویز شامل تھیں، جن میں (۱۳۳) مسائل پر

فیصلے ہوچکے تھے، دوسرے ایڈیشن میں ۲۰۰۹ء تک کے مزید پانچ سمیناروں کے فیصلوں کے ترجمے شامل کردیئے گئے ہیں۔

۱۷-مناسک حج وعمرہ ومشروع زیارت (۲۰۰۴ء):

یہ ''مناسک الحج والعمرة والمشروع من الزيارة'' کا اردو ترجمہ ہے، جو متعدد کتابوں کے مصنف اور نامور محقق شیخ محمد بن صالح بن عثیمین (۱۳۴۷ھ-۱۹۲۷ء/۱۴۲۱ھ-۲۰۰۱ء) کی تالیف ہے، اس کتاب کو اس پہلو سے خاص اہمیت حاصل ہے کہ یہ شیخ کی سب سے آخری تالیف ہے، جو دراصل حج سے متعلق متعدد عناوین پر کئے گئے بیانات کی تحریری شکل ہے، پھر افادیت کے پیش نظر ان بیانات میں ان سوالات وجوابات کا بھی اضافہ کردیا گیا، جو آپ سے مختلف موقعوں سے لوگوں نے دریافت کئے تھے، جن کی تعداد (۲۱) ہے، اس طرح یہ حج وعمرہ اور مشروع زیارتوں سے متعلق ایک اہم کتاب بن گئی ہے۔

اس کتاب کا متعدد زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے، چنانچہ اردو زبان میں اس کا ترجمہ جناب محمد طاہر حنیف اور ضمیر احمد عباس نے کیا ہے۔

کتاب کو دس فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جن میں سفر کے آداب واحکام، حج کی شرائط، مواقیت اور حج کی قسمیں، حج میں قربانی کا وجوب، ممنوعات احرام، عمرہ کی کیفیت، حج کی صفت، حج کے واجبات، حجاج سے ہونے والی غلطیاں اور مسجد نبوی کی زیارت پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے، چنانچہ طواف میں غلطیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بعض طواف کرنے والے ہر چکر میں مخصوص دعائیں کرتے ہیں...... یہاں تک کہ اگر دعا کے ختم ہونے سے پہلے وہ چکر پورا ہوجائے تو اس دعا کو کاٹ دیتے ہیں اگرچہ ایک ہی کلمہ باقی رہ گیا ہو، تاکہ دوسرے چکر کے لئے نئی دعاء شروع کرسکیں اور اگر چکر پورا ہونے سے پہلے اس چکر کی دعا پوری ہوگئی تو خاموش ہوجاتے ہیں۔

بعض لکھی ہوئی دعاؤں کو اپنے ہاتھ میں لیکر پڑھتے ہیں اور ان کے معانی کو نہیں جانتے، بسا اوقات طباعت کی غلطی کی وجہ سے معنی بدل جاتا ہے اور طواف کرنے والا اپنے لیے ہی بددعا کر بیٹھتا ہے'' (مناسک حج وعمرہ ومشروع زیارت، ص:۴۲-۱۴۱)۔

اسی طرح بعض حجاج جمرات کی رمی میں اس طرح جوشیلے ہوجاتے ہیں، جیسے واقعی شیطان کو مار رہے ہوں، اس لیے وہ چیخ وپکار اور غیظ وغضب کا اظہار کرتے ہیں اور بعض تو جوتوں، چپلوں اور لکڑیوں تک کا استعمال کر لیتے ہیں، حالانکہ یہ سب سنت اور شریعت کے خلاف ہے۔

یہ کتاب (۲۱۴) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی طباعت واشاعت دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد، بطحاء، ریاض (سعودی عرب) سے شعبان ۱۴۲۵ھ مطابق ستمبر ۲۰۰۴ء کو ہوئی ہے۔

۱۸- کتاب الآثار (۲۰۰۴ء):

فقہ حنفی میں مشہور ومعرکۃ الآراء کتاب ''کتاب الآثار'' امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کردہ احادیث وآثار اور ان سے ماخوذ فقہی مسائل کا بیش قیمت مجموعہ ہے، جسے ان کے لائق شاگرد ابوعبداللہ محمد بن حسن شیبانی (متوفی:۱۸۹ھ) نے مرتب کیا ہے۔

اس عظیم المرتبت اور ضخیم کتاب کے ترجمہ کی طرف مفتی محمد اکمل عطاء قادری (پاکستان) نے توجہ دلائی اور علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی (جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور) نے ترجمہ کی خدمت انجام دی اور جناب مولانا خلیل قادری نے تصحیح کا کام انجام دیا ہے۔

اس کتاب میں تین سو سے زائد (۳۰۸) فقہی عناوین کے تحت نوسو سے زائد (۹۱۶) فقہ حنفی کے مستدلات (احادیث وآثار) جمع ہیں۔

یہ کتاب (۴۴۰) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی اشاعت جمادی الاخری ۱۴۲۵ھ مطابق اگست ۲۰۰۴ء میں مکتبہ اعلیٰ حضرت، دربار مارکیٹ لاہور (پاکستان) سے شائع ہوئی ہے۔

۱۹-فقہ الحدیث (۲۰۰۴ء):

یہ علامہ شوکانی (محمد بن علی بن عبد اللہ الشوکانی: ۱۱۷۳ھ/ ۱۷۶۰ء-۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۴ء) کی معروف کتاب: الدرالبھیۃ فی المسائل الفقھیۃ کا ترجمہ وتشریح ہے، جو حافظ عمران ایوب لاہوری (شمع کالونی مین شہباز روڈ، شادباغ، پاکستان) کے قلم سے ہے۔

علامہ شوکانی (محمد بن علی بن عبد اللہ الشوکانی: ۱۱۷۳ھ/ ۱۷۶۰ء ...... ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۴ء) کی معروف کتاب ''الدرالبھیۃ فی المسائل الفقھیۃ'' کا ترجمہ وتشریح ہے جو حافظ عمران ایوب لاہوری (شمع کالونی مین شہباز روڈ، شادباغ، پاکستان) کے قلم سے ہے۔

علامہ شوکانی نے ''الدرالبھیۃ فی المسائل الفقھیۃ'' کے نام سے انتہائی اختصار کے ساتھ دلیل سے مجرد مسائل مرتب کئے تھے، پھر ان کے دلائل پر مشتمل ایک شرح ''الدرالمضیۃ'' کے نام سے مرتب کی جو دو جلدوں میں (۴۶۶) صفحات پر مشتمل ہے اور جس کی تکمیل ۱۲/ جمادی الاخری ۱۲۲۰ھ (۷/ستمبر ۱۸۰۵ء) کو ہوئی، پھر ان کے صاب زادے نے ''السموط الذہبیۃ'' کے نام سے اس کی عربی شرح لکھی، اس کی ایک شرح ہندوستانی عالم نواب صدیق حسن خان قنوجی (ابو الطیب محمد صدیق خان بن حسین بن علی بن لطف اللہ الحسینی البخاری القنوجی ۱۲۴۸ھ/ ۱۸۳۲ء ...... ۱۳۰۷ھ/ ۱۸۹۰ء) نے ''الروض الندیۃ'' کے نام سے لکھی ہے جو دو جلدوں میں ہے، پہلی جلد (۲۷۷) صفحات پر اور دوسری جلد (۳۶۵) پر مشتمل ہے، اب اس پر شیخ محمد ناصر الدین نوح نجاتی البانی (۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۴ء......۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء) کے قلم سے ''التعلیقات الرضیۃ علی الروضۃ الندیۃ'' بھی طبع ہو چکی ہے۔

مترجم نے ان شروحات کو سامنے رکھتے ہوئے اصل کتاب کا ترجمہ اور تفصیلی شرح کی ہے، یہ ترجمہ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے، جن کو دو ضخیم جلدوں میں جمع کر دیا گیا ہے، اس کی پہلی جلد (۷۵۳) صفحات پر اور دوسری جلد (۸۷۱) صفحات پر مشتمل ہے، کتاب کے شروع میں ابو

الحسن مبشر احمد ربانی کی تقریظ، چند اصطلاحات کی تشریح، فقہ اور اس کے متعلقات اور اجتہاد وتقلید پر تفصیلی گفتگو شامل ہے، نیز علامہ شوکانی اور شیخ البانی کے مختصر حالات بھی لکھے گئے ہیں۔اس کی اشاعت فقہ الحدیث پبلی کیشنز، لاہور (پاکستان) کے زیر اہتمام آصف یٰسین پرنٹرز لاہور سے ۲۰۰۴ء/ ۱۴۲۴ھ میں ہوئی ہے، مترجم نے اپنی تحریر کے آخر میں ۳/نومبر ۲۰۰۳ء......۷/رمضان ۱۴۲۴ھ کی تاریخ لکھی ہے۔

اس کا ایک ترجمہ جناب محمد معظم صاحب نے کیا تھا جو ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۸۲ء میں ہوئی تھی (دیکھیے برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء، ص: ۳۶۰، از ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی)۔

۲۰-الشرح الثمیری (۲۰۰۴ء):

یہ مختصر القدوری کا اردو ترجمہ وتشریح مولانا ثمیر الدین قاسمی (سابق استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ مانچیسٹر، انگلینڈ وچیئرمین مومن ریسرچ سنٹر) کے قلم سے ہے، اس میں آسان زبان میں ترجمہ وتشریح اور بعض لغات کی تحقیق کی گئی ہے، خاص کر ہر مسئلہ کو نمبر وار لکھا گیا ہے اور مسئلہ جن آیات واحادیث سے ماخوذ ہے ان کو مکمل حوالہ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے، اس کے علاوہ قدوری کو طلبہ کی آسانی کے لیے دلائل سے مجرد رکھا گیا تھا، مگر شارح نے اس وقت کے حالات کے پیش نظر ہدایہ وغیرہ کی مدد سے مسئلہ کی دلیلیں بھی ذکر کردی ہیں، نیز وراثت کے مسئلہ کو باضابطہ کلکولیٹر کی مدد سے نئے اسلوب میں حل کیا ہے۔

یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے، جن میں مجموعی طور پر (۳۲۷۱) مسائل پر نمبرات لگائے گئے ہیں، کتاب کی آخری جلد کی تکمیل ۵/رمضان ۱۴۲۴ھ/ ۳۱/اکتوبر ۲۰۰۳ء کو اور طباعت جون ۲۰۰۴ء کو ثاقب بکڈپو دیوبند سے ہوئی ہے۔

۲۱-انوار القدوری (۲۰۰۵ء):

مختصر القدوری کا یہ ترجمہ وتشریح مولانا مفتی وسیم احمد قاسمی (استاذ: جامعہ اسلامیہ

ریڑھی تاجپورہ، سہارنپور) کے قلم سے ہے، اس میں ترجمہ لفظی کیا گیا ہے اور ہر مسئلہ پر نمبر ڈال دیا گیا ہے، جہاں سے نیا باب شروع ہوتا ہے، وہاں سے دو نمبر ڈالے گئے ہیں، ایک نئے باب کا نمبر اور مسائل کا مجموعی نمبر، اس طرح ہر باب میں کتنے مسائل ہیں، اس کا بھی اندازہ ہوجاتا ہے اور مجموعی طور پر کتنے مسائل ہیں وہ بھی معلوم ہوجاتے ہیں۔

مترجم نے عام شارحین کے انداز سے ہٹ کر مشکل الفاظ کا حل ہر جلد کے اخیر میں ایک ساتھ پیش کیا ہے۔

کتاب کی پہلی جلد کتاب الحج پر مکمل ہوتی ہے، جس کی ضخامت (۳۶۷) صفحات ہے اور دوسری جلد کتاب البیوع سے اخیر تک ہے، اس کی اشاعت مکتبہ اختریہ جامعہ اسلامیہ ریڑھی تاجپورہ، سہارنپور سے ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء میں ہوئی ہے۔

اس کے علاوہ قدوری کا ایک اور آسان اردو ترجمہ ''اشراق نوری'' کے نام سے چھپا ہے، جس کی ضخامت (۲۶۰) صفحات ہے، اس کا حقیر کے سامنے جو نسخہ ہے اس پر نہ تو مترجم کا نام ہے نہ سن طباعت، بس اتنا درج ہے کہ حافظ حفیظ الرحمٰن مسرت کے زیر اہتمام کتب خانہ محمودیہ دیوبند سے چھپا ہے، مگر ایک کتاب میں اشراق نوری کا تعارف کراتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ اس کے مترجم جناب محمد قمر الدین صاحب ہیں اور اس کی طباعت رمضان ۱۳۷۱ھ/ جون ۱۹۵۲ء میں مطبع قیومی کانپور سے ہوئی ہے۔

۲۲- بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد (۲۰۰۵ء):

یہ ابو الولید محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد القرطبی (۵۲۰ھ/ ۱۱۲۶ء - ۵۹۵ھ/ ۱۱۹۸ء) جو کہ ''ابن رشد مالکی'' کے نام سے مشہور ہیں، ان کی فقہ مقارن پر معرکۃ الآراء تالیف: ''بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد'' کا مکمل ترجمہ ہے، جو اسی نام سے مطبوع ہے۔

اس کتاب کے ترجمہ کا خاکہ جناب جاوید احمد غامدی کے ایماء پر بنایا گیا تھا اور

۱۹۹۸ء میں ڈاکٹر عبیداللہ فہد فلاحی کو ترجمہ کی پیش کش کی گئی تھی، چنانچہ انہوں نے ترجمہ مکمل کر کے ۲۰۰۳ء ۱۴۲۳ھ میں طباعت کے لیے ادارہ کے حوالہ کر دیا، مگر چونکہ یہ ضخیم اور علمی دنیا کے لیے نہایت وقیع کتاب تھی اس لیے اسے فوراً چھاپنا مناسب نہیں سمجھا گیا، بلکہ نظر ثانی کے لیے جناب ساجد حمید صاحب کی خدمت حاصل کی گئی اور انہوں نے اس پر نظر ثانی کی۔

مقدمہ میں کچھ اصولی بحثوں کے بعد صفحہ: ۴۷ سے ''کتاب الطہارۃ'' کا آغاز ہوا ہے، جہاں جہاں آیات یا احادیث ہیں، وہاں قرآن وحدیث کی اصل عبارت بھی درمیان میں نقل کر دی گئی ہے اور اس کے نیچے اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ قرآن کی آیات پر سورہ کا نام اور آیت نمبر بھی لکھ دیا گیا ہے، تاہم احادیث کی تخریج نہیں کی گئی ہے، اگر احادیث کے حوالے بھی دے دیئے جاتے تو شاید اس کام کی افادیت اور بھی بڑھ جاتی۔

ترجمہ میں کہیں کہیں کمی محسوس ہوتی ہے اور کتابت کی بھی بہت سی غلطیاں موجود ہیں، جیسا کہ مسح علی الخفین کی بحث میں ہے:

''کیا خف پر مسح کے لیے یہ شرط ہے کہ اس کے نیچے کوئی دوسرا خف نہ ہو؟ امام مالک کے دو اقوال ہیں، اختلاف کا سبب یہ ہے کہ جس طرح پاؤں کی طہارت خف کی طرف منتقل ہو جاتی ہے؟، جن فقہاء نے دوسری منتقلی کو پہلی منتقلی کے مشابہ قرار دیا ہے انہوں نے اوپر کے خف پر مسح کو جائز کہا ہے اور جنہوں نے اس مشابہت کو تسلیم نہیں کیا ہے اور دونوں میں تفریق کی ہے انہوں نے اسے جائز کہا ہے''۔ (بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد اردو، ص:۶۸، مسح علی الخفین کے نواقض سے پہلے)۔

یہاں پر اصل کتاب کی عبارت اس طرح ہے:

وسبب الاختلاف هل كما تنتقل طهارة القدم الى الخف إذا ستره الخف كذلك تنتقل طهارة الخف الأسفل الواجبة الى الخف الاعلىٰ فمن شبه النقلة الثانية الخ (بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد (عربی): ۲۲/۱، کتاب الوضوء، الباب الثانی، فی معرفۃ فعل

الوضوء، مطبع: مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر، ۱۳۹۵ھ-۱۹۷۵ء)۔

اس میں ''اذا استرۃ'' سے ''الاعلیٰ'' تک ترجمہ چھوٹ گیا ہے۔

اسی طرح ایک جگہ ''**ویکون الدین کلہ للہ**'' (الأنفال:۳۹) کا ترجمہ کیا گیا ہے: ''اور دین اللہ کے لیے ہوجائے''۔ اس میں ''کلہ'' کے لفظ کی رعایت نہیں کی گئی، اسی طرح حدیث رسول: ''**فذرھم وما حبسو انفسھم إلیہ**'' میں ''**انفسھم**'' سے پہلے ایک ''واؤ'' زائد آ گیا ہے اوراس کا ترجمہ کیا گیا ہے: ''انہیں چھوڑ اور ان جگہوں کو بھی جہاد انہوں نے اپنے کو روک رکھا ہے''۔ اس میں لفظ ''جہاں'' کے بجائے ''جہاد'' ہوگیا ہے۔ اسی طرح حدیث ربا میں الذہب (ذال پر کھڑا زبر) التمر (تاء پر کھڑا زبر اور میم پر پیش کے ساتھ) والشعیر (کے بجائے ث اوراس پر کھڑا زبر کے ساتھ) لکھا ہے۔

اسی طرح سوگ کے مسئلہ میں لکھتے ہیں:

جن فقہاء نے سوگ منانے کو عبادت کہا ہے انہوں نے کافر کے لیے اسے لازم نہیں کیا ہے اور جن فقہاء کے نزدیک یہ ایک قابل فہم قدر ہے وہ یہ کہ مرد اس عورت کی طرف متوجہ نہ ہوں، نہ عورت مردوں کی طرف متوجہ، انہوں نے کافرہ اور مسلمہ کو یکساں قرار دیا۔ (بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد (اردو)، ص:۶۷۷، کتاب الإحداد، شوہر کی موت کا سوگ منانا)۔

اس میں مؤلف کی عبارت: ''**ومن رأی انہ معنی معقول وھو تشوف الرجال إلیھا وھی إلی الرجال**'' کا ترجمہ کیا گیا ہے، جس میں ''قدر'' کا لفظ فٹ نہیں ہو رہا ہے۔

ترجمہ میں ہر باب پر نمبر ڈالا گیا ہے اور ہر فصل کے تحت جتنے اہم مسائل بیان کئے گئے ہیں ان کو بھی نمبر وار گنایا گیا ہے، جیسے: فصل ثانی، جمع بین الصلاتین، پہلا مسئلہ: جمع کا جواز، دوسرا مسئلہ: جمع کی صفت، تیسرا مسئلہ: جمع کے مباح ہونے کے اسباب۔

یہ کتاب محمد احسن تہامی کے زیر اہتمام دار التذکیر رحمٰن مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور (پاکستان) نے ارشد سلمان وہاب پرنٹرز سے چھپوائی ہے، یہ کتاب الطہارۃ سے

شروع ہو کر آخر کتاب، کتاب الاقضیہ پر مکمل ہوتی ہے (بدایۃ المجتہد کا ایک جزوی ترجمہ ''کتاب النکاح والطلاق'' کے نام سے بھی ہوا ہے، جو ساجد الرحمٰن صدیقی کے قلم سے ہے، اس کی اشاعت ۱۹۹۹ء میں اسلامک بک فاؤنڈیشن دہلی سے ہوئی ہے جس کا ذکر ماقبل میں گذر چکا ہے) جس کی ضخامت (۱۲۴۰) صفحات ہے، ترجمہ کی تکمیل ۲۰۰۳ء- ۱۴۲۳ھ میں ہو چکی تھی، مگر نظر ثانی وغیرہ کی وجہ سے طباعت میں قدرے تاخیر ہوئی، چنانچہ اب احسن تہامی کے عرض ناشر پر ۲۰۰۵ء (۱۴۲۵ھ) کی تاریخ درج ہے، جبکہ کتاب کی تفصیلات میں سن اشاعت ۲۰۰۹ء (۱۴۳۰ھ) درج ہے۔

۲۳- قبروں کی زیارت اور صاحب قبر سے فریاد (۲۰۰۵ء):

شیخ الاسلام محمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ (۶۶۱ھ ۱۲۶۲ء- ۷۲۸ھ- ۱۳۲۷ء) کی تالیف: ''زیادۃ القبور والاستنجاد بالقبور'' کا ترجمہ ثمر صادق احمد حسین نے کیا ہے اور اس پر محمد طاہر حنیف نے نظر ثانی کی ہے۔

یہ کتاب دراصل شیخ الاسلام سے کئے گئے ایک سوال کا جواب اور مبسوط فتوی ہے جو (۱۱۰) صفحات پر مشتمل ہے، اس کی طباعت و اشاعت دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد- بطحاء- ریاض (سعودی عرب) سے ۱۴۲۶ھ (۲۰۰۵ء) میں ہوئی ہے۔

۲۴- نفل نماز کتاب وسنت کی روشنی میں (۲۰۰۵ء):

ڈاکٹر سعید بن علی بن وہف القحطانی کی کتاب کا ترجمہ حافظ محمد اسحاق زاہد نے کیا ہے اور نظر ثانی حافظ محمد محمود شریف نے کی ہے۔

اس کتاب میں نفل نماز کا مفہوم، فضائل، نفل بیٹھ کر پڑھنے کا جواز، سفر میں سواری پر پڑھنے کا حکم، گھر میں پڑھنے کا افضل ہونا، کبھی کبھی جماعت سے پڑھنے کا جواز، نفل کی اقسام، سنتوں کے اوقات، سنتوں کی قضا کا حکم، سنتوں اور فرض کے درمیان فاصلہ کا مسئلہ، فرض کی

اقامت کے بعد سنت ترک کر دینا، نماز وتر کا (مؤلف کے خیال میں) دائمی سنت ہونا، قنوت وتر، قنوت کے رکوع سے پہلے اور بعد دونوں کا جواز، قنوت میں ہاتھ اٹھانا، تراویح کا وقت، تہجد کا حکم، تحیۃ المسجد، استخارہ، صلاۃ التوبۃ، سجدۂ تلاوت، سجدۂ شکر، نفل کے ممنوعہ اوقات وغیرہ عناوین پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

کتاب کی ضخامت (۱۸۷) صفحات ہے جس کی اشاعت وزارت اسلامی امور واوقاف (سعودی عرب) سے ۱۴۲۰ھ-۲۰۰۵ء میں ہوئی ہے۔

۲۵-فتاوی ارکان اسلام (۲۰۰۵ء):

شیخ محمد بن صالح العثیمین (۲۷/رمضان ۱۳۴۷ھ/ ۹/مارچ ۱۹۲۹ء...... ۱۶/شوال ۱۴۲۱ھ/ ۱۲/جنوری ۲۰۰۱ء) کے فتاوی کا مجموعہ ہے، جس کو شیخ فہد بن ناصر سلیمان نے منتخب اور مرتب کیا ہے اور اس کا ترجمہ جناب محمد خالد سیف (ریسرچ آفیسر اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان) نے کیا ہے۔

اس کتاب میں عقائد، نماز، روزہ، زکاۃ اور حج پانچوں ارکان سے متعلق مسائل کا جواب ہے، چنانچہ عقائد کے باب میں اہل سنت والجماعت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اہل سنت والجماعت سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے سنت نبوی کو مضبوطی سے تھام لیا، اس پر جمع ہوگئے ......اسی وجہ سے انہیں اہل سنت کے نام سے منسوب کیا گیا کہ یہ سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں اور اسی طرح انہیں اہل الجماعت کے نام سے منسوب کیا گیا کہ یہ لوگ سنت ہی پر جمع ہوئے ہیں'' (فتاوی ارکان اسلام، ص: ۳۴، عقائد کے مسائل، عنوان: اہل سنت والجماعت دراصل کون لوگ ہیں؟)۔

کتاب الطہارۃ میں جراب پر مسح کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

''راجح قول یہ ہے کہ ایسی جراب پر مسح کرنا بھی جائز ہے، جو پھٹی ہو یا اس قدر باریک

ہو کہ اس سے جسم نظر آ تا ہو، کیونکہ جراب وغیرہ پر مسح کے جواز سے یہ مقصود نہیں ہے کہ اس نے پاؤں کو چھپایا ہو...... مسح سے مقصود تو مکلّف کے لئے رخصت اور سہولت ہے...... اور اس علت کی وجہ سے موزہ اور جراب پھٹا ہو یا صحیح سالم، ہلکا ہو یا بھاری سب برابر ہیں'' (فتاوی ارکان اسلام،ص: ۲۱۰، نماز کے مسائل، عنوان: باریک، پھٹی ہوئی جرابوں اور پٹی پر مسح کا کیا حکم ہے؟)۔

سونے کے دانت کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ موت کے بعد اسے نکال دینا چاہئے، کیونکہ سونا مال ہے اور وفات کے بعد مال وارثوں کا ہوتا ہے، لہٰذا اس کے میت کے پاس باقی رہنے میں مال کا ضیاع ہے (دیکھئے: فتاوی ارکان اسلام،ص: ۱۹۶، نماز کے مسائل، عنوان: سونے کے دانت لگوانے کا حکم)۔

تارک نماز کے کافر ہونے کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

''اگر اہل خانہ بالکل نماز نہیں پڑھتے تو وہ کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، ان کے ساتھ رہنا سہنا جائز نہیں، لیکن واجب ہے کہ انہیں اصرار کے ساتھ بار بار دعوت دیتا رہے ...... جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بے نمازی کافر نہیں، ان کے دلائل چار حالتوں سے خالی نہیں: ۱) ان میں اصلا کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔ ۲- یا یہ کسی ایسے وصف کے ساتھ مقید ہیں جس کے ساتھ ترک نماز ممنوع (نہیں) ہے۔ ۳- یا یہ کسی ایسی حالت کے ساتھ مقید ہیں جس میں تارک نماز معذور ہے۔ ۴- یا یہ دلائل عام ہیں، جب کہ تارک نماز کے کفر کی احادیث خاص ہیں۔

کتاب وسنت سے یہ قطعاً ثابت نہیں کہ تارک نماز مومن ہے...... جب یہ بات واضح ہوگئی کہ تارک نماز کافر اور مرتد ہے تو اس کے کفر پر مرتدین کے احکام مرتب ہوں گے، جو حسب ذیل ہیں: اس سے نکاح باطل ہوگا، نکاح کے بعد نماز ترک کیا تو نکاح فسخ ہو جائے گا، اس کے ذبیحہ کو نہیں کھایا جائے گا، کیونکہ وہ حرام ہے، اس کے لئے مکہ مکرمہ یا حدود حرم میں داخل ہونا حلال نہیں، میراث میں اس کا کوئی حق نہیں اور یہ مر جائے تو اسے غسل نہیں دیا جائے گا'' (فتاوی ارکان اسلام،ص: ۳۴۴، نماز کے مسائل، عنوان: بے نماز اہل خانہ کے ساتھ رہنا کیسا ہے؟)

اسی طرح جان بوجھ کر چھوڑی گئی نماز کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کا وقت ختم

ہو جائے تو بعد میں اس کی قضا کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ نماز جس طرح قبل از وقت صحیح نہیں ہوتی ہے، اسی طرح بعد از وقت بھی صحیح نہیں ہوگی، اس کے علاوہ عورت کو محض چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے، بچے اور مجنون کے مال میں زکوٰۃ واجب ہے، میت کی طرف سے حج، عمرہ اور طواف کرنا جائز ہے، تلبیہ میں نیت کے الفاظ زبان سے کہنا جائز نہیں ہے، جو معذور احرام کے کپڑے نہ پہن سکتا ہو وہ دوسرا لباس پہن لے اور ایک بکری ذبح کر کے مکہ کے فقراء میں تقسیم کرے، محرم عورت مردوں کے پاس سے گزرے تو چہرا ڈھانپ لینا واجب ہے یہ کوئی شرط نہیں کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے، حائضہ نے طواف افاضہ نہ کیا ہو اور مزید رکنا ممکن نہ ہو تو کپڑا باندھ کر طواف کر لینا راجح ہے (اس میں دم کا ذکر نہیں ہے، از: راقم)، محرم ممنوعات احرام کو بھول کر یا عدم واقفیت کی وجہ سے یا مجبوری میں کرے تو اس پر کوئی کفارہ وغیرہ نہیں ہے......ان جیسے عناوین خاص کر قابل ذکر ہیں۔

کتاب کی ضخامت (۴۵۸) صفحات ہے، جس کی طباعت مکتبہ دار السلام، ریاض (سعودی عرب) سے ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء میں ہوئی ہے۔

۲۶-زیبائش نسواں (۲۰۰۵ء):

محمد بن عبد العزیز المسند (ریاض، سعودی عرب) کی تالیف ''زینۃ المرأۃ فی الطب والشرع'' کا ترجمہ جناب سلیم اللہ زمان نے کیا ہے، جبکہ نظر ثانی کا کام جناب محمد طاہر نقاش نے انجام دیا ہے۔

یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے، پہلے باب میں لپ اسٹک کی حقیقت، اس میں کیمیاوی تیزاب اور سور کی چربی کی ملاوٹ، میڈیکل سائنس کی نظر میں نیل پالش کی حقیقت اور شرعی احکام پر بحث کی گئی ہے، دوسرے باب میں احکام الٰہی اور فرمان نبوی کی روشنی میں زیب و زینت کی حیثیت بیان کی گئی ہے، تیسرے باب کو 'جدید سامان زینت کے متعلق شریعت اور جدید میڈیکل سائنس کے فیصلے' کا عنوان دیا گیا ہے، جس میں آرائشی پوڈرز، لینزز، بالوں کو رنگنے والے سامان آرائش، پسینے کو ختم کرنے والی اشیاء اور افزائش حسن کے لئے سرجری وغیرہ کے طبی،

معاشی اور معاشرتی نقصانات اوران کے سلسلہ میں علماء کی جانب سے بیان کئے گئے شرعی احکام پر روشنی ڈالی گئی ہے، چوتھے باب میں سامان زینت سے متعلق اشتہارات واعلانات اوراس کی عریانیت وتباہ کاری پر گفتگو کی گئی ہے، پانچویں باب کا عنوان: 'قدرتی نعم البدل' رکھا گیا ہے، جس کے تحت زیورات سے تزئین، متوازن غذا کا استعمال، جسمانی ورزش، شہد، مہندی اور قدرتی سرمہ وغیرہ کے استعمال کی تلقین اوراس کے طبی، معاشی فوائداور شرعی حیثیت پر گفتگو کی گئی ہے اور آخری باب میں نامناسب اسباب زینت کے نقصانات اور شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں۔

غرض یہ کتاب میڈیکل تحقیق، شرعی مسائل اور خیر خواہانہ نصیحتوں کا آمیزہ ہے، جس کے لئے مؤلف نے اسپسلشٹ ڈاکٹروں سے نئے اور پرانے سامان آرائش کے سلسلہ میں آراء حاصل کیں، پھر ان ڑے بارے میں شرعی احکام جاننے کے لئے علماء کی آراء سے استفادہ کیا، خاص کر شیخ ابن باز، ابن عثیمین اور عبداللہ بن جبرین کے فتاوی نقل کئے ہیں۔

کتاب کے شروع کے دو ابواب جناب محمد طاہر نقاش صاحب کی جانب سے اضافہ شدہ ہیں، باقی ابواب مترجم ہیں، کتاب کی مجموعی ضخامت (۱۵۸) صفحات ہے، جس کی طباعت جون ۲۰۰۵ء (رجب ۱۴۲۶ھ) کو دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز، لاہور، پاکستان سے ہوئی ہے۔

۲۷-تیسیر الفقہ المیسر (۲۰۰۵ء):

مولانا محمد شفیق ندوی (سابق استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) کی تالیف، فقہ حنفی کی آسان ترین کتاب الفقہ المیسر (عبادات) کا ترجمہ محمد اظہر الدین (متعلم: مدرسہ عرفانیہ لکھنؤ) نے کیا ہے، جس کی طباعت ۲۰۰۵ء/ مطابق ۱۴۲۶ھ میں ہوئی ہے۔

۲۸-نماز کے مسائل (۲۰۰۵ء):

یہ سرحد افغانستان اور ماوراء النہر میں رائج دو عربی رسالے: ''مشروط الصلاۃ'' اور

''خلاصۃ الصلاۃ'' کا ترجمہ ہے، جو ''خلاصۂ کیلانی'' کے نام سے مشہور ہے اور جس کے مؤلف علامہ لطف اللہ النسفی المیدانی ہیں، یہ دو رسالے ان علاقوں میں بچوں کے حفظ کے لیے بہت رائج اور مقبول تھے، جن کا ترجمہ جناب مفتی رشید احمد العلوی نے کیا ہے۔

ان رسالوں میں شروط الصلاۃ کے تحت ارکان نماز، واجبات، سنن، مستحبات ومکروہات، مفسدات، وضو وغسل کے فرائض وسنن اور مستحبات وآداب کا ذکر ہے، اور خلاصۃ الصلاۃ کے تحت فرائض، واجبات، سنن، مستحبات، محرمات، مکروہات، مفسدات کے علاوہ عورت ومرد کی نماز میں فرق، دیگر نمازوں کے احکام، ادعیہ ماثورہ اور نماز کا پورا طریقہ مذکور ہے۔

کتاب کی مجموعی ضخامت (۱۴۹) صفحات ہے، جس کی اشاعت مکتبہ دار المعارف العلویہ، لاہور پاکستان سے ۲۰۰۵ء/۱۴۲۶ھ میں ہوئی ہے۔

۲۹- رہنمائے مسلم (۲۰۰۵ء):

یہ شیخ عبد الکریم بن عبد المجید الدیوان کی کتاب: ''دلیل المسلم'' کا ترجمہ ہے، جو ابو اسامہ نیاز احمد ابو الخیر انصاری کے قلم سے ہے۔

اس کتاب میں اسلام کے فروع اور اصول وواجبات لکھے گئے ہیں، سنن ومستحبات سے تعرض نہیں کیا گیا ہے؛ کیونکہ یہ کتاب کم پڑھے لکھے اور خاص کر نو مسلموں کے لیے مرتب کی گئی ہے، چنانچہ اس میں انہیں مسائل کو لکھا گیا ہے جو عبادات اور معاملات میں راجح ہوں اور جن میں کسی کا اختلاف نہ ہو۔

یہ کتاب بنیادی طور پر تین حصوں میں منقسم ہے: پہلے حصہ میں مختصر عقائد بیان کئے گئے ہیں پھر ''عبادات'' کے عنوان سے طہارت، وضو، غسل، تیمّم، حیض ونفاس، نماز، اس کی شرائط، کیفیات، واجبات، مفسدات، اذان واقامت، نماز جمعہ، عیدین جنازہ، غسل میت، تکفین، تدفین، روزہ، زکوٰۃ، اس کی مقدار، چوپائے میں نصاب کی تفصیل، مستحقین زکاۃ، صدقۂ

فطر،قربانی، حج،عمرہ،ممنوعات احرام وغیرہ سے متعلق مسائل ذکر ہیں۔

تیسرا حصہ ''معاملات'' کے عنوان سے ہے،اس میں حرام معاملات اوران کی شکلیں، شادی بیاہ کے مسائل، عدت، طلاق اور محرمات کا بیان، کھانے پینے کی محرمات، زنا، قتل، تبرج، قذف،سود،قمار وغیرہ پر بحث کی گئی ہے۔

کتاب کی ضخامت (۷۷) صفحات ہے،جس کی طباعت واشاعت المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد (سعودی عرب) سے ۱۴۲۶ھ-۲۰۰۵ء میں ہوئی ہے۔

۳۰-مختصر کتاب الجنائز (۲۰۰۶ء):

شیخ محمد ناصر الدین البانی (۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۴ء - ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء) کی تالیف ''أحکام الجنائز'' کا ترجمہ ابوعبدالرحمٰن احمد نورانی نے کیا ہے اورنظر ثانی بدیع الدین راشدی مکی نے کی ہے۔

کتاب کو پانچ ابواب پرتقسیم کیا گیا ہے، چنانچہ پہلے باب میں ''فرائض مریض'' کے عنوان سے تقدیر پر صبر کرنا، اپنے رب کے بارے میں حسن ظن رکھنا، گناہوں سے ڈرنا،موت کی تمنا نہ کرنا،لوگوں کے حقوق ادا کرنا، آداب وصیت وغیرہ موضوعات پر بحث کی گئی ہے، دوسرے باب میں ''قریب الوفات کوتلقین کرنا'' کے عنوان سے کلمۂ توحید کی تلقین،مریض کے لیے دعاء، سورۂ یاسین کی تلاوت، وفات کے وقت کافر کے پاس جانا وغیرہ مضامین کا ذکر ہے، تیسرے باب میں ''وفات کے بعد حاضرین کی ذمہ داری'' کے عنوان سے میت کی آنکھیں بند کرنا،میت کے جسم کو ڈھانپ دینا، تجہیز وتکفین میں جلدی کرنا،نقل مکانی سے احتراز کرنا،قرض ادا کرنا وغیرہ مسائل پر گفتگو کی گئی ہے اور چوتھے باب میں ''حاضرین اور دوسروں کے لیے جائز کام'' کا عنوان لگا کر، میت کے چہرہ کا بوسہ لینا، بغیر نوحہ کے آنسو بہانا، قریبی رشتہ داروں کے فرائض، اعزہ واقارب کے لیے ممنوعات، حسن خاتمہ کی علامت، میت کے بارے میں لوگوں کا اظہار خیال،

میت کا غسل وکفن، جنازہ اٹھانا اوراس کے ساتھ جانا، نماز جنازہ اوراس کا طریقہ، دفن اوراس کے متعلقات، تعزیت، وہ کام جن سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے، قبرستان کی زیارت اور قبرستان میں حرام کام وغیرہ مرکزی عنوانات کے تحت متعدد مسائل پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

کتاب کی ضخامت (۱۶۴) صفحات ہے، جس کی اشاعت مکتبہ توعیۃ الجالیات، ربوہ ریاض (سعودی عرب) سے ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰۰۶ء میں ہوئی ہے۔

۳۱-شرعی منہیات پر واضح تنبیہ (۲۰۰۶ء):

شیخ محمد صالح المنجد کی کتاب ''التنبیہات الجلیلۃ علی کثیر من المنہیات الشرعیۃ'' کا ترجمہ جناب شمس الحق بن اشفاق اللہ نے کیا ہے۔

اس کتاب میں قرآن وسنت میں واردشدہ ممنوعہ چیزوں کو بیان کیا گیا ہے، جن میں سے کچھ کا تعلق محرمات ومکروہات سے اور بعض کا تعلق محض آداب سے ہے، جیسے لکھتے ہیں: نیند سے بیدار ہونے والے کے لیے ہاتھ بغیر تین مرتبہ دھلے برتن میں ڈالنا منع ہے، طلوع آفتاب، زوال اور غروب کے وقت نفل پڑھنا ممنوع ہے، قبرستان اور حمام میں نماز پڑھنا ممنوع ہے، بغیر ضرورت امام کا مقتدیوں سے اونچائی پر کھڑا ہونا ممنوع ہے، وہ عورت جس کا شوہر فوت ہوگیا ہو اس کو خوشبو، سرمہ، مہندی لگانا اور زیورات ورنگین کپڑوں سے آرائش کرنا منع ہے، عیدالفطر، عید الاضحیٰ، ایام تشریق اور شک کے دن روزہ رکھنا منع ہے، شعبان کے نصف اخیر میں روزہ رکھنا منع ہے، حرم کا درخت اکھاڑنا اور کاٹنا منع ہے، نماز عیدالاضحیٰ سے قبل قربانی کرنا منع ہے، عیب دار جانور کی قربانی کرنا منع ہے، قصاب کو قربانی کا گوشت بطور اجرت دینا منع ہے، جانور کی جفتی کے بدلے اجرت لینا منع ہے، بھاؤ پر بھاؤ کرنا منع ہے، پھل کو بغیر لائق استعمال ہوئے یا آفات ناگہانی سے محفوظ ہونے کے قابل ہوئے بیچنا منع ہے، نکاح سے قطع تعلق اور خصی ہونا منع ہے، دو بہنوں کو بہ یک وقت ایک آدمی کے نکاح میں رکھنا منع ہے، نکاح شغار، نکاح متعہ منع ہے، حالت

حیض میں جماع منع ہے، بغیر سکھائے ہوئے کتے کا شکار کھانا منع ہے، وغیرہ۔

کتاب کو سولہ (۱۶) حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جس میں عقیدہ، طہارت، نماز، مسجد، جنازہ، روزہ، حج، خرید و فروخت، نکاح، عورتوں کے مسائل، ذبیحہ، لباس وزینت، زبان، کھانا پینا، سونا اور متفرق امور سے متعلق ممنوعہ چیزوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

کتاب کی ضخامت (۴۲) صفحات ہے، جس کی طباعت واشاعت دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد، ریاض (سعودی عرب) سے ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰۰۶ء میں ہوئی ہے۔

۳۲-اسلام میں پکی قبروں کی حیثیت (۲۰۰۶ء):

یہ علامہ شوکانی (امام محمد بن علی بن عبداللہ، متوفی: ۱۲۵۰ھ- ۱۸۳۴ء) کی تالیف "شرح الصدور فی تحریم رفع القبور" کا ترجمہ ہے، جو حافظ سیف الرحمٰن کے قلم سے ہے۔

اس میں قبروں کو اونچا کرنے، ان پر گنبد بنانے کا عدم جواز، اگر گنبد نظر آئے تو اس کو مسمار کرنے کی فرضیت، انبیاء وصلحاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے، چنانچہ قبر کے گنبد کو مسمار کرنے کے سلسلہ میں حضرت علی کی اس روایت سے استدلال کیا ہے، جس میں حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ:

"اے علی! تمہیں جو بت اور تصویر نظر آئے اسے مٹادو اور جو اونچی قبر دکھائی دے اسے دیگر قبروں کے برابر کردو"۔ (اسلام میں پکی قبروں کی حیثیت، عنوان: قبروں سے گنبد اور قبے گرانے کا حکم، ص: ۲۳، بہ حوالہ مسلم: ۱/ ۳۱۲، مشکوۃ: ۱/ ۱۴۸)۔

"قبے اور مزارات گرانے کی شرعی حیثیت" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

"صحیح مسلم میں ثمامہ بن شُفَی کی روایت سے بھی ایسی حدیث مذکور ہے، اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ہر اونچی قبر کو جو شریعت کی مقدار سے زائد ہو گرانا لازمی اور فرض ہے" (حوالہ سابق، عنوان: قبے اور مزارات گرانے کی شرعی حیثیت، ص: ۲۴، صحیح مسلم: ۲/ ۶۶۶ باب الامر بتسویۃ القبر)۔

کتاب کی ضخامت (۳۶) صفحات ہے، جس کی طباعت واشاعت المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد وتوعیۃ الجالیات، ربوہ، ریاض (سعودی عرب) سے ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۶ء میں ہوئی ہے۔

۳۳-مروجہ قضاء عمری بدعت ہے(۲۰۰۶ء):

یہ ابوالحسنات مولانا عبدالحی لکھنوی (۱۲۶۴ھ ۱۸۴۸ء- ۱۳۰۴ھ-۱۸۸۶ء) کی کتاب "ردع الاخوان عن محدثات اٰخر جمعۃ رمضان" کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم مولانا حافظ عبدالقدوس جان قارن (مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم) ہیں۔

اس کتاب میں اس بدعت کی پُر زور تردید کی گئی اور اس کی شرعی حیثیت بیان کی گئی ہے کہ قضاء عمری کے لیے رمضان المبارک کے آخری جمعہ کا انتخاب کیا جائے، یا اس جمعہ کے دن یا خطبہ کے لیے الوداع الوداع یا شہر رمضان جیسے کلمات کہے جائیں، یہ کتاب (۹۴) صفحات پر مشتمل ہے، جس کا تیسرا ایڈیشن حقیر کے سامنے ہے، اس پر جنوری ۲۰۰۶ء (۱۴۲۷ھ) کی تاریخ درج کی تاریخ درج ہے، جس کی اشاعت عمر اکادمی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام مکی مدنی پرنٹرز لاہور سے ہوئی ہے۔

۳۴-منیۃ الطالب ومنۃ المالک(۲۰۰۶ء):

یہ کتاب علامہ ابن نقیب مصری کی " عمدۃ السالک وعدۃ الناسک" کا ترجمہ وتشریح ہے، کتاب کے مترجم مفتی محمد یوسف پٹیل (امام مسجد پاڑا محلّہ، پنویل، مہاراشٹر) شافعی مسلک سے تعلق رکھنے والے ہیں اور فقہ شافعی کے بہت سے مواد کو انہوں نے اردو زبان میں منتقل کیا ہے، یہ کتاب چوں کہ شوافع کے اکثر مدارس میں داخل نصاب ہے، اس لیے اس کے ترجمہ کا سلسلہ بھی انھوں نے شروع کیا، جو چار جلدوں میں مکمل ہو چکا ہے۔

کتاب کی پہلی جلد کتاب الطہارۃ سے شروع ہوکر نماز کی کیفیت کے بیان پر مکمل ہوتی ہے، جس کے شروع میں ''مقدمہ اور مبادی'' کے عنوان سے فقہ کی متعدد تعریفات، موضوع، غایت، حکم، فضیلت اور فقہ فی الدین کی حقیقت پر بڑے آسان انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے، اس کے علاوہ ترجمہ کے منہج سے متعلق مترجم کا پیش لفظ اور حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا و ناظم: المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد) اور مولانا عبدالسلام مجو (ح ج ڈ) (معلم جامعہ اسلامیہ برمنگھم، یو-کے) کی تقریظات بھی شامل ہیں، اس کی ضخامت (۲۹۲) صفحات ہے۔

دوسری جلد حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ العالی اور مولانا عبدالمنعم نظیر کی تقریظات کے بعد مفسدات نماز سے شروع ہوکر اعتکاف کے مسائل پر ختم ہوتی ہے، جس کی ضخامت (۲۹۲) صفحات ہے، تیسری جلد مولانا عبدالباری ندوی (مہتمم جامعہ اسلامیہ بھٹکل) کی تقریظ کے بعد حج کے بیان سے شروع ہوکر اجارہ اور جعالہ کے بیان پر ختم ہوتی ہے، جس کی ضخامت (۲۸۳) صفحات ہے اور چوتھی جلد حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی اور مولانا عبدالباری ندوی دونوں حضرات کی تقریظات کے بعد لقطہ کے بیان سے شروع ہوکر شہادت کے بیان پر مکمل ہوتی ہے، جس کی ضخامت (۳۲۵) صفحات ہے۔

ترجمہ وتشریح کا انداز یہ اپنایا گیا ہے کہ عمدۃ السالک کی تھوڑی عبارت با اعراب لکھ کر اس پر لکیر کھینچ دی گئی ہے، پھر اس کے ساتھ ہی اتنی عبارت کا ترجمہ لکھ کر اس پر بھی خط کھینچ دیا گیا ہے اور درمیان میں حسب ضرورت تھوڑی عبارت کا اضافہ بھی کیا گیا ہے، جس سے ایسا لگتا ہے کہ کوئی استاذ عبارت پڑھ کر ترجمہ کررہا ہو اور ترجمہ سمجھنے کے لیے درمیان میں کچھ الفاظ کا اپنی جانب سے اضافہ بھی کررہا ہو، اس کے بعد اس لائن سے متصل عبارت کی باضابطہ تشریح بھی کی گئی ہے، اور کہیں کہیں دوسری کتب فقہ کی مدد سے مذکورہ عبارت سے متعلق ضروری جزئیات مسائل کا اضافہ بھی کیا گیا ہے، اس طرح یہ کتاب ترجمہ، تشریح اور متعلق مسائل کی مناسبت سے مزید مواد کا

مفید ذخیرہ بن گئی ہے۔

کتاب کی پہلی جلد کی اشاعت فروری ۲۰۰۶ء میں، دوسری کی فروری ۲۰۰۷ء میں، تیسری کی جون ۲۰۰۸ء) میں اور چوتھی کی اگست ۲۰۰۹ء میں ہوئی، مترجم نے کتاب میں مطبع وغیرہ کی صراحت نہیں کی ہے۔

۳۵-فقہی فیصلے (۲۰۰۷ء):

یہ اسلامی فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ کے تحت ہونے والے سیمناروں میں سے ۱۳۹۸ھ تا ۱۴۲۷ھ (۱۹۷۷ء تا ۲۰۰۶ء) کے اٹھارہ سیمناروں میں ہونے والے (۱۰۹) فیصلوں کا اردو ترجمہ ہے، جو ڈاکٹر مفتی فہیم الدین ندوی کے قلم سے ہے، اس پر ماضی قریب کے ممتاز فقیہ حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی (سابق صدر مسلم پرسنل لا بورڈ و بانی اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، متوفی: ۲۰/ محرم ۱۴۳۰ھ/ ۴/اپریل ۲۰۰۲ء) نے نظر ثانی فرمائی اور مقدمہ لکھا ہے، اس ترجمہ کی ضخامت (۵۰۴) صفحات ہے، جس کی اشاعت ایفا پبلیکیشنز دہلی سے ۵/دسمبر ۲۰۰۷ء کو ہوئی ہے۔

۳۶- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ (۲۰۰۷ء):

یہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کے رسالہ: ”كيفية صلاة النبي صلى الله عليه وسلم“ کا ترجمہ ہے، جو ابوالمکرّم عبدالجلیل صاحب کے قلم سے ہے، اس کی ضخامت (۲۲) صفحات ہے، جس کی اشاعت وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد (مملکت سعودی عرب) سے ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء میں ہوئی ہے۔

۳۷-فتاوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲۰۰۷ء):

یہ کتاب ”فتاوی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم“ کا اردو ترجمہ ہے، جو دراصل علامہ ابن قیم

الجوزیہ (شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی ۶۹۱ - ۷۵۱ھ) کی بیش بہا تالیف ''اعلام الموقعین عن رب العالمین'' کا ایک حصہ ہے، علامہ ابن قیم نے اپنی کتاب کا آخری باب ''فتاوی امام المفتیین ورسول رب العالمین'' کے عنوان سے لکھا تھا، یہ حصہ پہلے اسی نام سے اعلام الموقعین سے الگ شائع ہوا، پھر شیخ قاسم الشماعی الرفاعی نے اسے فقہی ترتیب پر مرتب کر کے ''فتاوی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کے نام سے شائع کیا، پھر اس نسخہ کو'' دارالارقم بن ابی الارقم'' (بیروت) نے محمد نزار تمیم اور ہیثم نزار تمیم دو بھائیوں کی تخریج اور ذیلی عناوین کے ساتھ ۱۴۱۴ھ-۱۹۹۳ء میں شائع کیا، مترجم نے اسی نسخہ کو سامنے رکھ کر ترجمہ کیا ہے۔

اس کتاب کے ترجمہ نگار مولانا ڈاکٹر عبدالحمید اطہر ندوی (بھٹکلی) ہیں، جس کی ترتیب جدید اور تحقیق وحواشی کا کام مولانا فیصل احمد ندوی بھٹکلی (مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) نے انجام دیا ہے، انہوں نے اس میں درج ذیل اہم کام کئے ہیں:

۱- بعض ابواب کو مقدم اور بعض کو موخر کیا، بعض نئے ابواب وفصول کا اضافہ کیا اور متفرق مسائل میں ذکر کئے گئے بعض فتاوی کو صحیح ابواب میں پہنچایا۔

۲- بعض ضروری مواقع پر الفاظ یا عبارت کی تشریح کی۔

۳- بعض فتاوی مکرر تھے، اس تکرار کو ختم کیا۔

۴- جہاں پر فتوی سے ایک حکم معلوم ہوتا ہے، مگر دوسری حدیثوں کی بنیاد پر جمہور کی رائے اس سے ہٹ کر ہو تو اس کی وضاحت کی۔

۵- مؤلف (علامہ ابن قیم) کے حالات کا ترجمہ کرنے کے بجائے اردو میں از سرنو تفصیلی حالات لکھے۔

۶- بعض احادیث کی تخریج باقی تھی، ان کی تخریج کی۔

۷- کتاب کے شروع میں تفصیلی پیش لفظ لکھا، جس میں قانون کی اہمیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتاوی کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

عہد نبوی میں مسلمانوں کو جو مسائل پیش آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے گئے مسائل میں سوال اور استفتاء کے انداز سے جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں سے بیشتر کو اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔

کتاب میں باب کا عنوان اس طرح لگایا گیا ہے، مثلاً: ''طہارت سے متعلق فتاوی امام المفتیین صلی اللہ علیہ وسلم'' پھر اس کے تحت نمبروار طہارت کے مسائل لکھے گئے ہیں، فتوی نقل کرنے کا انداز عام کتب فتاوی سے ذرا مختلف ہے، یعنی ہر فتوی پر مضمون کا عنوان لگا کر نیچے سوال وجواب کی حدیث نقل کر دی گئی ہے، مثلاً: ذیل میں نمونہ کے طور پر ایک فتوی نقل کیا جاتا ہے:

۴- اہل کتاب کے برتنوں کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ہم اہل کتاب (یہود ونصاری) کے ساتھ رہتے ہیں، وہ خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں، ہم ان کے برتنوں اور ہانڈیوں کا کیا کریں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اس کے علاوہ کوئی برتن نہ ملے تو اس کو پانی سے دھوؤ اور اس میں پکاؤ اور پانی پیؤ'' (فتاوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص: ۶۷، فتوی نمبر: ۴، بہ حوالہ، مسند امام احمد: ۴/ ۱۹۴)۔

غرض یہ کتاب اپنے علو مرتبہ اور مضامین کے تنوع کے اعتبار سے بڑی عظمت کی حامل ہے، چنانچہ مولانا فیصل احمد ندوی اپنے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

''یہ حضرت شارع صلی اللہ علیہ وسلم کے فتوی ہیں، یہ اصل اور نص ہیں، انہیں پر دوسرے مجموعہائے فتاوی اور مسائل فقہ کی بنیاد ہے، یہ کہنا تحصیل حاصل ہے کہ یہ مجموعہ، فتاوی کے تمام مجموعوں اور سیکڑوں جلدوں پر بھاری ہے، اس کو ہر کوئی تسلیم کرتا ہے، اس لیے کہ یہ اصل ہے وہ فرع، یہ نص ہے وہ شرح، لیکن جو بات کہنی ہے وہ یہ کہ یہ مختصر مجموعہ اپنے مندرجات اور مشتملات کی وجہ سے فتاوی کی دسیوں جلدوں سے مستغنی کرتا ہے، اپنی جامعیت کے لحاظ سے یہ اصل الاصول ہے تو اختصار کی وجہ سے سہل الحصول بھی ہے''۔ (حوالہ سابق، ص: ۲۷ پیش لفظ)۔

کتاب کے شروع میں پیش لفظ کے علاوہ مولانا ارشاد علی افریقہ ندوی کا ابتدائیہ اور علامہ ابن قیم کے حالات زندگی ہیں اور صفحہ: ۴۱ سے ۳۶۱ تک تقریباً پانچ سو (۴۹۴) فتاوی ہیں، کتاب کی مجموعی ضخامت (۳٦٦) صفحات ہے، جس کی اشاعت: ادارہ احیائے علم ودعوت، لکھنؤ سے ہوئی ہے اور جس پر سن اشاعت جولائی ۲۰۰۷ء/ جمادی الثانیہ ۱۴۲۸ھ درج ہے۔

(اعلام الموقعین کا مکمل ترجمہ بھی ہو چکا ہے جو مولانا محمد علی جونا گڑھی کے قلم سے ہے، یہ ترجمہ (٦١١) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی طباعت مکتبہ قدوسیہ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور کے زیر اہتمام موٹر ولے پریس سے جولائی ۱۹۹۹ء ربیع الاول ۱۴۲۰ھ میں ہوئی ہے، اس کا نام ''دین محمدی'' رکھا گیا ہے)۔

۳۸-تعدیل ارکان (۲۰۰۷ء):

یہ ملا علی قاری (علی بن محمد سلطان الہروی المکی، متوفی: ۱۰۱۴ھ) کی کتاب ''**تعديل الركوع والسجود وما يتبعهما من القومة والجلسة والقعود**'' کا ترجمہ ہے، جسے مولانا فضل الرحمٰن اعظمی (خادم العلوم والطلبہ آزادول جنوبی افریقہ) نے کیا ہے، مترجم کا خیال ہے کہ یہ کتاب کچھ اضافہ کے ساتھ علامہ برکلی کی ''معدل الصلاۃ'' کا خلاصہ ہے، مگر ملا علی قاری نے اس کا کہیں تذکرہ نہیں کیا ہے۔

مترجم نے ترجمہ کے علاوہ اپنے پیر و مرشد حضرت شیخ محمد زکریا رحمہ اللہ کی ''فضائل نماز'' سے کچھ مضامین کا اضافہ کیا ہے، نیز قومہ وجلسہ کے متعلق محدث کبیر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری (۱۲۹۵ھ-۱۳۵۱ھ) کے بھی کچھ ارشادات نقل کئے ہیں، مثلاً: قومہ اور جلسہ میں ''تعدیل'' چھوٹنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس میں چونکہ تسبیح وذکر کا اہتمام نہیں ہوتا ہے؛ اس لیے لوگ اطمینان سے قومہ وجلسہ کرنے کے بجائے جلدی اٹھ جاتے ہیں، لہٰذا قومہ وجلسہ میں بھی اہتمام سے ذکر کرنا چاہئے، چنانچہ علامہ کشمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''میں کہتا ہوں، حنفی کو بھی اس کا اہتمام کرنا چاہئے، اس لیے کہ رکوع اور سجدہ میں ان

تسبیحات کی وجہ سے جوان میں پڑھی جاتی ہیں، کوتاہی نہیں ہوتی، لیکن قومہ اور جلسہ میں کثرت سے کوتاہی واقع ہوتی ہے، اس لیے میں کہتا ہوں کہ ان دونوں میں بھی اذکار کا اہتمام کرنا چاہیئے۔(تعدیل ارکان،ص:۴۴بہ حوالہ:فیض الباری:۸/۳۰۹)۔

یہ ترجمہ مدرسہ دعوۃ الحق دار الفقراء والمساکین (جنوبی افریقہ) کے زیر اہتمام زمزم پبلیشر پاکستان سے جون ۲۰۰۷ء میں شائع ہوا، جس کی ضخامت (٦٨) صفحات ہے۔

۳۹-فقہ الاسلام (۲۰۰۷ء):

یہ علامہ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی کی معروف تالیف''بلوغ المرام من أدلۃ الأحکام'' کا اردو ترجمہ اور تشریح ہے، کتاب کے شارح ومترجم حافظ عمران ایوب لاہوری نے شرح میں علامہ شوکانی؛ شیخ البانی، عبدالسلام بسام اور شیخ جازم علی قاضی کی تحقیقات سے استفادہ کیا ہے اور اس پر نظر ثانی کا فریضہ صلاح الدین یوسف، ثناء اللہ خان مدنی، عبدالجبار شاکر اور ڈاکٹر حمید اللہ نے انجام دیا ہے۔

کتاب کی طباعت ۲۰۰۷ء میں ہوچکی تھی، جیسا کہ ترجمان القرآن لاہور میں اس پر تبصرہ کی تاریخ اگست ۲۰۰۷ء (رجب ۱۴۲۸ھ) درج ہے اور ہفت روزہ''اعتصام'' لاہور میں تبصرہ کی تاریخ ستمبر ۲۰۰۷ء درج ہے، جبکہ کتاب کے شروع میں ڈاکٹر حمید اللہ کی تقریظ پر مارچ ۲۰۰۸ء/ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ کی تاریخ لکھی ہے۔

یہ کتاب (۹۱۲) صفحات پر مشتمل ہے اور راقم کے سامنے اس کا وہ نسخہ ہے جو مکتبۃ الفہیم مئوناتھ بھنجن (یو۔پی، انڈیا) سے نومبر ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا ہے۔

۴۰-فقہی احکام ومسائل (۲۰۰۷ء):

یہ شیخ صالح بن فوزان بن عبداللہ کی کتاب''الملخص الفقہی'' کا ترجمہ ہے، جس کے

مترجم مولانا فاروق اصغر صارم ہیں، یہ کتاب مترجم کی زندگی کی آخری کاوشوں میں ہے، جو دو جلدوں میں ہے، پہلی جلد چھ ابواب: عبادت، نماز، زکوۃ، روزہ، حج اور جہاد پر مشتمل ہے، جس کی مجموعی ضخامت (۳۹۰) صفحات ہے اور دوسری جلد بارہ ابواب پر مشتمل ہے، جو ساتویں باب کتاب البیوع سے شروع ہوتی ہے، اس کے بعد شرکت کے احکام، مزارعت ومساقات اور اجارہ وغیرہ کے احکام، غیر آباد زمین آباد کرنے اور جائز ملکیتوں کے احکام، وراثت، نکاح وطلاق، قصاص وجرائم، حدود وتعزیرات، کھانے پینے، قسم ونذر اور قضاء کے مسائل کے عنوان سے ابواب قائم ہیں، اس جلد کی ضخامت (۵۳۱) صفحات ہے۔

یہ دراصل شیخ کی ریڈیو پر کی گئی تقریریں تھیں، جن کو ''الملخص الفقہی'' کے نام سے مرتب کر دیا لیا اور پھر افادۂ عام کے لئے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا، جو مکتبہ دار السلام (ریاض/ پاکستان) سے ۲۰۰۷ء (۱۴۲۸ھ) میں شائع ہوا ہے، ترجمہ کے شروع میں عرض ناشر پر عبدالملک مجاہد صاحب نے ستمبر ۲۰۰۷ء (شعبان ۱۴۲۸ھ) کی تاریخ لکھی ہے۔

۴۱-احسن الہدایہ (۲۰۰۸ء):

ہدایہ کا یہ ترجمہ وتشریح مفتی عبدالحلیم قاسمی بستوی (سابق معین مفتی دار العلوم دیوبند) نے کیا ہے، کتاب میں دولکیروں کے درمیان بغیر اعراب کی عبارت نقل کی گئی ہے، پھر لفظی مگر آسان ترجمہ کیا گیا ہے، پھر توضیح کے عنوان سے ضروری اجزاء کی تشریح کی گئی ہے۔

یہ کتاب سولہ جلدوں پر مشتمل ہے، جس کی طباعت دار الکتاب دیوبند کے زیر اہتمام یاسر ندیم اینڈ کمپنی دیوبند سے جون ۲۰۰۸ء میں ہوئی ہے۔

۴۲-اثمار الہدایہ (۲۰۰۸ء):

یہ علامہ ابوالحسن علی مرغینانی کی معروف کتاب ہدایہ کا ترجمہ وتشریح ہے، جو مولانا ثمیر

الدین قاسمی (سابق استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ مانچسٹر، انگلینڈ، وچیئرمین مومن ریسرچ سنٹر) کے قلم سے ہے۔

ہدایہ کے متعدد تراجم میں اس کتاب کی خصوصیت وامتیاز یہ ہے کہ اس میں ترجمہ بامحاورہ کیا گیا ہے، ہر مسئلہ کو متعدد بار (تین بار) الگ الگ پیرایہ میں سمجھایا گیا ہے اور متعدد احادیث سے اسے مدلل کیا گیا ہے اور حدیث کا حوالہ بھی مکمل یعنی کتاب کے نام کے علاوہ باب، حدیث نمبر، جلد اور صفحہ نمبر کے ساتھ نقل کیا گیا ہے، نیز صاحب ہدایہ کی طرف سے ذکر کردہ روایتوں کی مکمل تخریج اور حیثیت لکھ دی گئی ہے، اسی طرح جہاں امام شافعی کا مسلک بیان کیا گیا ہے اسے امام شافعی کی کتاب الام کے حوالہ سے لکھا گیا ہے، پھر ہر مسئلہ سے متعلق اصول بھی ذکر کئے گئے ہیں کہ کون سا مسئلہ کس اصول پر فٹ ہوتا ہے، اس کے علاوہ ہر مسئلہ کی نمبر سازی اور بعض الفاظ کی لغوی تحقیق بھی کی گئی ہے اور حساب کے مسائل میں پرانے اوزان کے ساتھ نئے اوزان (گرام وغیرہ) کا بھی اضافہ کردیا گیا ہے، تاکہ آج کے زمانہ میں رطل وغیرہ کے صحیح وزن کا اندازہ ہوسکے۔

کتاب میں اوپر عبارت، نیچے پہلے صرف ایک مسئلہ کا ترجمہ اور اسی کی تشریح و دلیل بیان کی گئی ہے، پھر ترجمہ کا عنوان قائم کرکے دوسرے مسئلہ کا ترجمہ، اس کی تشریح اور دلیل دی گئی ہے، جس کی وجہ سے طالب علم کا ذہن مسئلہ کے اختلاط سے بھی محفوظ رہتا ہے اور ہر مسئلہ کو الگ الگ دلیلوں کے ذریعہ سمجھنا بھی آسان ہوجاتا ہے۔

یہ کتاب نو جلدوں پر مشتمل ہے، جس کی طباعت جامعہ روضۃ العلوم نیا نگر جھارکھنڈ کے زیراہتمام نومبر ۲۰۰۸ء میں ایچ ایس آفسیٹ پرنٹرس دہلی سے ہوئی ہے۔

۴۳-اجتماعی فیصلے اور فتاوی (۲۰۰۸ء):

یوروپی کونسل برائے افتاء وتحقیق (ڈبلن، جمہوریہ آئرلینڈ) کے (۱۴) سمیناروں کے

فیصلوں کا عربی مجموعہ ''قرارات وفتاوی: المجلس الأوروبی للفتاوی والبحوث'' کے نام سے طبع ہوا تھا، جس کا ترجمہ ڈاکٹر غطریف شہباز اور مولانا زبیر احمد قاسمی نے ''مسلم اقلیتوں کے مسائل اور ان سے متعلق معاصر فقہاء کے اجتماعی فیصلے اور فتاوی'' کے نام سے کیا ہے، جب کہ تصحیح ونظر ثانی کا فریضہ مولانا ہشام الحق ندوی نے انجام دیا ہے۔

اس کونسل سے یورپ کے تمام اہم اسلامی مراکز میں منصب افتاء پر فائز علماء کی ایک قابل لحاظ تعداد وابستہ ہے، ان کے علاوہ کچھ اسلامی ممالک کے بھی فکر مند علماء وارباب افتاء کو شامل کیا گیا ہے اور خاص کر یہ کوشش کی گئی ہے کہ یورپ کے حالات کے مطابق قرآن وحدیث اور مقاصد شرعیہ کی روشنی میں اس طرح مسائل حل کئے جائیں کہ نہ تو اباحیت کا دروازہ کھل جائے اور نہ ہی لوگ بے جا تنگی میں مبتلا ہوں اور اسلامی شریعت سے بدظن ہو جائیں، چنانچہ کونسل کے صدر جناب ڈاکٹر یوسف القرضاوی لکھتے ہیں:

''کونسل کا پیغام یہ ہے کہ اس موخر الذکر سماج سے متعلق فتاوی میں شدت کے بجائے نرمی اختیار کی جائے، ان کو دعوت دینے میں تنفیر کے بجائے تبشیر کا پہلو مدنظر رہے، ان کو دین کے دائرہ میں رکھنے کی کوشش کی جائے، خواہ اسلام کی ادنی سطح ہی پر سہی، ان کو فتوی آسانی پر مبنی قول کے مطابق دیا جائے نہ کہ احتیاط پر مبنی قول کے مطابق'' (اجتماعی فیصلے اور فتاوی یوروپی کونسل، ص: ۲۲، مقدمہ از: ڈاکٹر یوسف القرضاوی)۔

کونسل کے ذمہ داروں میں ڈاکٹر یوسف القرضاوی، قطر (صدر کونسل)، شیخ جسٹس فیصل مولوی لبنان (نائب صدر) شیخ حسین محمد حلاوہ آئرلینڈ (سکریٹر جنرل)، ڈاکٹر عبد الستار ابوغدہ (سعودی عرب) ڈاکٹر علی القرہ داغی (قطر) مفتی محمد تقی عثمانی (پاکستان) وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

کونسل کا پہلا سیمنار بوسینیا وہرزیکونیا کے شہر ''سراجیو'' میں ۲۴-۲۶/ ربیع الآخر ۱۴۱۸ھ، ۲۸-۳۰/ اگست ۱۹۹۷ء میں منعقد ہوا تھا، دوسرا ڈربن، آئرلینڈ میں ۹-۲۱/ جمادی الاخری ۱۴۱۹ھ، ۹-۱۱/ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو، تیسرا کولون، جرمنی میں ۴-۷/ صفر ۱۴۲۰ھ،

۱۹-۲۲/مئی ۱۹۹۹ء کو، چوتھا ڈبلن میں ۱۸-۲۲/رجب ۱۴۲۰ھ، ۲۷-۳۱/اکتوبر ۱۹۹۹ء کو، پانچواں ڈبلن ہی میں ۳۰/محرم - ۳/صفر ۱۴۲۱ھ، ۴-۷/مئی ۲۰۰۰ء کو، چھٹا ڈبلن ہی میں ۲۸/جمادی الاولی - ۳/جمادی الاخری ۱۴۲۱ھ، ۲۸/اگست - یکم ستمبر ۲۰۰۰ء کو، ساتواں ڈبلن ہی میں ۲۹/شوال - ۴/ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ، ۲۴-۲۸/جنوری ۲۰۰۱ء کو، آٹھواں بلنسیہ اسپین میں ۲۶/ربیع الثانی - یکم جمادی الاولی (جس کو کتاب میں جمادی الاخری لکھ دیا گیا ہے) ۱۴۲۲ھ، ۲۸-۲۲/ جولائی ۲۰۰۱ء کو، نواں پیرس، فرانس میں ۳-۷/ جمادی الاولی ۱۴۲۳ھ، ۱۳-۱۷/ جولائی ۲۰۰۲ء کو، دسواں ڈبلن میں ۱۹-۲۶/ ذی قعدہ ۱۴۲۳ھ، ۲۲-۲۶/جنوری ۲۰۰۳ء کو، گیارہواں رابطہ اسلامی سویڈن (اسٹاک ہوم) کے صدر دفتر میں ۱-۷/جمادی الاولی ۱۴۲۴ھ، ۱-۷/جولائی ۲۰۰۳ء کو، بارہواں ڈبلن میں ۶-۱۰/ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ-۳۱/دسمبر ۲۰۰۳ء - ۴/جنوری ۲۰۰۴ء کو، تیرہواں لندن، برطانیہ میں ۲۰-۲۳/ جمادی الاولی ۱۴۲۵ھ، ۷-۱۰/جون ۲۰۰۴ء کو، چودہواں ڈبلن میں ۱۴-۱۸/محرم ۱۴۲۶ھ، ۲۳-۲۷/فروری ۲۰۰۵ء کو اور پندرہواں استنبول (ترکی) میں ۲۲-۲۶/ جمادی الاولی ۱۴۲۶ھ، ۲۹/جون - ۳/جولائی ۲۰۰۵ء کو منعقد ہوا۔

غرض ۲۰۰۵ء اور تک کونسل کے پندرہ فقہی سمینار ہو چکے تھے، جن میں سے اس مجموعہ میں اخیر کے چودہ سمیناروں کے فتاوی اور فیصلے جمع ہیں، یہ کونسل کی جانب سے شائع ہونے والا دوسرا مجموعہ ہے، اس سے پہلے ایک مجموعہ شائع ہو چکا تھا۔

کونسل کے فیصلے اور فتاوی متعدد اور متنوع موضوعات پر پھیلے ہوئے ہیں، چنانچہ یورپ کے ہوٹلوں اور بازاروں میں دستیاب گوشت کے سلسلہ میں کونسل کے فیصلہ کا کچھ حصہ اس طرح ہے:

”جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ ذبح کے جو طریقے رائج ہیں ان میں اکثر شرعی ضابطوں کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور بہت سے جانور مر جاتے ہیں، خاص طور پر مرغیاں، اس لیے کونسل

کا فیصلہ یہ ہے کہ گائے اور مرغیوں کا گوشت نہ کھایا جائے، البتہ بکری اور بچھڑے کا گوشت کھایا جاسکتا ہے، کیونکہ بعض ممالک میں ان کے ذبح کا طریقہ ذبح کے شرعی شرائط کے منافی نہیں ہے'' (حوالہ سابق، ص: ۴۸، فیصلہ: ۲، تیسرا فقہی سمینار، منعقدہ: کولون، جرمنی)۔

اسی طرح زوال سے پہلے یا عصر کے وقت نماز جمعہ کے بارے میں کونسل کے فیصلہ کا کچھ حصہ اس طرح ہے:

''بعض ملکوں میں یا بعض حالات میں اگر مسلمانوں کو اس (متفق علیہ صحیح وقت پر جمعہ) میں حرج محسوس ہو تو ضرورت کے پیش نظر اور دینی مصلحت کی خاطر حنبلی مسلک پر عمل کرتے ہوئے زوال سے پہلے نماز جمعہ پڑھنا اور مالکی مسلک پر عمل کرتے ہوئے عصر کے وقت تک اسے مؤخر کرنا جائز ہوگا'' (حوالہ سابق، ص: ۵۰، فیصلہ: ۵، تیسرا فقہی سمینار، منعقدہ: کولون، جرمنی)۔

روزہ کی حالت میں دائمی نزلہ کی وجہ سے نوز ڈراپ لینے کے بارے میں ایسے مریض کے لیے جس کو یہ لینا ضروری ہو، دوا کو نگلنا بھی پڑتا ہے اور روزہ نہ رکھنے کی صورت میں وہ فدیہ نہیں دے سکتا ہے، کونسل کا فتوی ہے:

''آپ نے جو صورت بیان کی ہے اس میں آپ کے اوپر کوئی حرج نہیں ہے کہ روزہ رکھیں، آپ کا روزہ (ان شاء اللہ عند اللہ) صحیح ہوگا، کیونکہ روزہ کی حقیقت تو شہوات سے بچنا ہے ......نوز ڈراپ شہوت کی چیز نہیں ہے، نہ یہ غذا ہے، کیونکہ اس کا اندر جانا حصول غذا کے عام راستہ سے نہیں ہوتا ہے'' (حوالہ سابق، ص: ۲۳۲، فتوی: ۳، بارہواں سمینار، منعقدہ، ڈبلن، آئرلینڈ)۔

اسی طرح شادی کی استطاعت نہ رکھنے کی صورت میں جس کی شہوت روزہ سے کم نہ ہوتی ہو کیا وہ شہوت کم کرنے کی دوا استعمال کرسکتا ہے، اس سلسلہ میں کونسل کا فتوی ہے:

''اگر ماہر ڈاکٹروں کی شہادت کے مطابق دواؤں کے استعمال سے خاص ضرر نہ ہو اور شہوت دائمی طور پر ختم نہ ہوتی ہو تو اس کا استعمال بھی جائز ہوگا، کیونکہ تمام تر جائز وسائل کے ذریعہ عفت وعصمت کی حفاظت ضروری ہے'' (حوالہ سابق، ص: ۲۶۰، فتوی: ۵، تیرہواں سمینار، منعقدہ: لندن، برطانیہ)۔

اس کے علاوہ مذاہب کے درمیان مذاکرات کا حکم، شراب سے بنائے گئے سرکہ کا حکم، عورت کا خود کو طلاق دینا، طلاق کے سلسلہ میں غیر مسلم جج کا فیصلہ، اعضاء تناسل کی پیوند کاری، عورت کا اسلام قبول کر لینا اور شوہر کا سابقہ مذہب پر باقی رہنا، چرچ میں نماز کی ادائیگی، دوسرے کے جنین کے حمل کے لیے عورت کے رحم کو کرایہ پر لینا، عیسائی عورت سے گرجا گھر میں ہوئی شادی، مانع حمل اشیاء کا استعمال، مردوں کی تدفین کا اجتماعی انشورنس، خطرناک امراض میں مبتلا جنین کا اسقاط، جنان الاصداد کا حکم، غیر عربی زبان میں خطبۂ جمعہ، بچے ہوئے چندہ کو کسی دوسرے پروجیکٹ میں استعمال کرنا، جھوٹی باتوں کا ترجمہ کرنا، شادی سے قبل طبی معائنہ، طلاق سے لاحق ہونے والے ضرر معنوی کا معاوضہ وغیرہ موضوعات خاص کر قابل ذکر ہیں، جن پر یوروپ کے حالات کے پیش نظر کونسل نے فتوی دیا یا فیصلہ صادر کیا ہے۔

اس مجموعہ کی ضخامت (۴۳۴) صفحات ہے، نیٹ سے لی گئی اس کتاب میں طابع و ناشر کا نام مذکور نہیں ہے، تاہم کتاب کی تفصیلات کے او پر حق طباعت و اشاعت یوروپی کونسل برائے افتاء و تحقیق کے نام محفوظ ہونے کا ذکر ہے اور اس کتاب کا سن طباعت ۲۰۰۸ء (۱۴۲۹ھ) لکھا ہوا ہے۔

۴۴- کارگہہ حیات میں خواتین کی شرکت (۲۰۰۸ء):

یہ ڈاکٹر شیخ وصفی عاشور علی ابوزید کی کتاب ''مشارکۃ المرأۃ فی العمل العام'' کا ترجمہ ہے، جو مولانا الیاس نعمانی ندوی کے قلم سے ہے۔

اس کتاب میں مختلف فقہاء عصر اور مفکرین و دعاۃ کے اقوال کی روشنی میں زندگی کے مختلف میدانوں میں خواتین کی سرگرمیوں سے متعلق معتدل اور متوازن رائے اور حکم پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جیسا کہ مؤلف نے اس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے:

''کوئی ہر چیز کو حلال کرتا ہے تو کسی کے نزدیک سب کچھ حرام ہوتا ہے، ایک افراط میں

مبتلا ہے تو دوسرا تفریط میں اور افراط وتفریط سے محفوظ متوازن ومعتدل رائے نایاب ہی رہتی ہے‘‘
(کارگہہ حیات میں خواتین کی شرکت، ص:۱۵، پیش لفظ، از مولف)۔

اس کتاب کو پانچ فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلی فصل میں مشارکہ اور عمل کے مفہوم کو سمجھایا گیا ہے اور مسلم خواتین کے مقام اور ذمہ داری پر روشنی ڈالی گئی ہے، دوسری فصل میں شرکت کے حکم، شرعی ضابطے، ضابطوں سے لاپرواہی کے نقصانات، شرکت کے مستثنیات، اور شرکت کے نتائج ومقاصد پر روشنی ڈالی گئی ہے، تیسری فصل میں عہد نبوی اور اس کے ماقبل ومابعد زمانوں میں شرکت کے نمونے پیش کئے گئے ہیں، جیسے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہونے میں مردوں کے ساتھ خواتین کا بھی بیعت ہونا، اجتماعی عبادتوں (جیسے: اعتکاف، فرض نماز، حج وغیرہ) میں مردوں کے ساتھ عورتوں کی شرکت، حدیبیہ میں حضرت ام سلمہ کا مشورہ دینا، حضرت اسماء بنت عمیس کا حضرت عمر سے مباحثہ کرنا وغیرہ۔

چوتھی فصل میں مردوں کے ساتھ عورتوں کی شرکت پر پندرہ (۱۵) اعتراضات اور ان کے جوابات نقل کئے گئے ہیں، جیسے: عورت کا فطری ساخت کی وجہ سے سماجی سرگرمیوں میں شرکت کی اہل نہ ہونا، حدیث رسول: **لن یفلح قوم ولو أمرهم امرأةً** کا مفہوم، ناقصات عقل ودین کا مطلب، مرد کا قوام اور عورت کا ماتحت ہونے کی بات، عورت کے باہر نکلنے سے بے حیائی اور بے حیائی کے اسباب کا پھیلنا، عورت کی گواہی اور دیت مرد کی گواہی اور دیت سے آدھی ہونا اور عورت کی آواز کا پردہ ہونا وغیرہ۔

پانچویں فصل میں معاشی وسماجی سرگرمیوں میں عورتوں کو پیش آنے والے مختلف عالمی، شخصی اور روایتی چیلنجوں اور ان سے نمٹنے کی صورتوں کا ذکر ہے، چھٹی فصل میں عورت کی سرگرمیوں میں دعوتی، میڈیائی، رفاہی، سیاسی، معاشی، سماجی، ادبی سرگرمیوں اور شرعی علوم کے میدان پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ساتویں فصل میں ان سرگرمیوں میں عورت کو فعال بنانے والی معاون چیزوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جیسے: متوازن خطاب شرعی، انصاف پسند میڈیا،

تحریک اسلامی، خاندان اور تعلیمی ادارے، تربیتی مناہج، معاشرہ وسماج اور عورتوں کے شوہر کو معاون مانا گیا ہے۔

کتاب کے شروع میں معروف عالم دین شیخ صلاح الدین عبدالحلیم سلطان (استاذ: شعبۂ شریعت اسلامی، کلیۃ دارالعلوم جامعہ القاہرہ، ومشیر قانون برائے ملی کونسل اسلامی امور مملکت بحرین) کا بیش قیمت مقدمہ شامل ہے، جس میں خواتین اسلام کو بہت قیمتی نصیحتوں سے نوازا گیا ہے اور ان سے زندگی کے مختلف میدانوں میں جس طرح آگے بڑھنے کی توقعات کی گئی ہیں ان توقعات کے خاکہ میں رنگ بھرنے کے لیے اس کتاب کا معین ومددگار ہونا ظاہر کرتے ہوئے کتاب کی افادیت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

کتاب کی ضخامت (۲۴۴) صفحات ہے، جس کی طباعت اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا (دہلی) کے زیر اہتمام ایفا پبلیکیشنز ۱۶۱-ایف بیسمنٹ، جوگا بائی، جامعہ نگر دہلی ۲۵ سے ہوئی ہے، کتاب کی تفصیلات میں سن اشاعت درج نہیں ہے، مگر ڈاکٹر صلاح سلطان کے مقدمہ کے آخر میں ۱۴/رمضان ۱۴۲۹ھ/ستمبر ۲۰۰۸ء درج ہے اور مؤلف کے پیش لفظ پر ۷/رمضان ۱۴۲۹ھ/ ۷/ستمبر ۲۰۰۸ء کی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔

۴۵-فقہ صیام (۲۰۰۸ء):

جناب عبدالہادی عبدالخالق مدنی نے اپنی کتاب: "منهج الدورة الشرعية في فقه الصيام" کا ترجمہ خود ہی کیا ہے اور اس کا نام "فقہ صیام" رکھا ہے۔

یہ کتاب دراصل طلبہ کو روزہ مسائل پڑھانے کے لیے نصابی انداز سے مرتب کی گئی ہے، جس میں مسائل کی تعلیم سے پہلے تعلیمی خاکہ اور مبادیات بھی پیش کی گئی ہیں، جیسے: سبق کے مقاصد، سبق کے وقت کی مجوزہ تقسیم، سبق کے موضوعات، سبق کے لیے مجوزہ تعلیمی وسائل وغیرہ، پھر ہر موضوع کے تحت تدریسی انداز میں گفتگو کی گئی ہے اور آخر میں "مسائل برائے بحث" کے

عنوان سے مشق وتمرین کے طور پر سبق سے کچھ سوالات بھی دیئے گئے ہیں اور اساتذہ ومعلمین کی سہولت کے لیے حاشیہ میں ان سوالات کے جوابات بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔

یہ کتاب (٦٥) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی طباعت المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد وتوعیۃ الجالیات، احساء (احساء اسلامک سنٹر ہفوف) سے ١٤٣٠ھ مطابق ٢٠٠٨ء میں ہوئی ہے۔

٤٦-سراج الحقائق (٢٠٠٨ء):

کنزالدقائق کا یہ ترجمہ وتشریح مولانا عتیق الرحمٰن قاسمی (استاذ: جامعہ عربیہ، ہتورا، ضلع باندہ) کے قلم سے ہے، یہ ترجمہ دو جلدوں میں ہے، جس کی اشاعت دارالکتاب دیوبند سے دسمبر ٢٠٠٨ء ذی الحجہ ١٤٢٩ھ میں ہوئی ہے۔

٤٧-موسوعہ فقہیہ (٢٠٠٩ء):

وزارت اوقاف واسلامی امور (کویت) کا ایک بڑا کارنامہ وہ ہے جو اس نے انسائیکلو پیڈیائی اسلوب میں فقہ اسلامی کے ذخیروں کو جمع کرنے کی شکل میں انجام دیا ہے، وزارت نے اس کا خاکہ ١٩٦٧ء - ١٣٨٦ھ میں بنایا اور عملاً کام کی شروعات بھی ہوگئی تھی، چنانچہ متعدد علماء واسکالرس کی مدد سے تیرہویں صدی ہجری تک کے فقہی ذخیروں کو (٤٣) جلدوں میں ''الموسوعۃ الفقہیۃ'' کے نام سے جمع کیا گیا، جس کی ہر جلد بڑے سائز کے چار سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کا انداز یہ ہے کہ پہلے کسی فقہی لفظ یا اصطلاح کی تعریف، اس کے ہم مثل اور متقارب الفاظ کی تشریح وموازنہ، پھر اس سلسلہ میں ہر مسلک کے مسائل مع دلائل ذکر کئے گئے ہیں، اور حاشیہ میں ہر مسلک کے ماخذ کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے، تاہم دو مسلکوں میں موازنہ اور ترجیح کا پہلو اختیار نہیں کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ کتاب ہر مسلک والے کے لیے یکساں مفید

ہے، نیز ہر جلد کے آخر میں اس جلد میں مذکور فقہاء کے سوانحی خاکے بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔

اردو زبان کی وسعت وپھیلاؤ کو دیکھتے ہوئے اس قیمتی انسائیکلو پیڈیا کے اردو ترجمہ کا کام بھی وزارت اوقاف واسلامی امور (کویت) نے ہی کروانا چاہا اور اس کے لیے ہندوستان کے ایک خالص فقہی اور فعال ومقبول ادارہ اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) دہلی کا انتخاب کیا۔

جس توقع کے ساتھ اس کام کے لیے اکیڈمی کا انتخاب ہوا، اسی طرح اچھے سے اچھے انداز میں اس نے اس کام کو انجام بھی دیا، چنانچہ اکیڈمی نے سب سے پہلے ترجمہ کا خاکہ بنایا، پھر ہندوستان بھر کے علماء سے نمونہ کے طور پر بعض بعض حصوں کا ترجمہ کروایا، پھر ماہرین کی ایک کمیٹی بنا کر ان علماء کے ترجموں کا جائزہ لیا گیا، پھر ہر پہلو سے معیار پر اترنے والے علماء کا ترجمہ کے لیے انتخاب کیا گیا، یعنی یہ کوشش کی گئی کہ نہ تو خشک لفظی ترجمہ ہو نہ صرف ترجمانی ہو، بلکہ ممکن حد تک عبارت کا پابند رہتے ہوئے اصل مفہوم کو اردو زبان میں منتقل کیا جائے اور زبان میں حتی الوسع سلاست پیدا کی جائے، پھر تمام ترجموں میں یکسانیت پیدا کرنے کے لیے تمام مترجمین کو ایک ہدایت نامہ بھیج کر اس کا پابند بنایا گیا۔

ترجمہ کی تکمیل کے بعد کہنہ مشق علماء اور ماہرین فقہ سے اس پر نظر ثانی کروائی گئی، پھر ترجمہ پر اطمینان کے لیے اسے وزارت اوقاف (کویت) بھیجا گیا، وزارت اوقاف نے ترجمہ کا جائزہ لینے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی، جس نے جائزہ کے بعد ''ملاحظات'' لکھے، چنانچہ اکیڈمی نے ان ملاحظات کو سامنے رکھ کر ترجمہ کی مزید اصلاح کی، اس طرح ممکن حد تک اس ترجمہ کو معیاری اور عربی موسوعہ کے موافق کرنے کی کوشش کی گئی اور عربی ہی کی طرح طباعت کا معیار، صفحات کا سائز وتعداد اور دو کالمی طرز اختیار کیا گیا۔

اس ترجمہ کی بارہ جلدیں طبع ہو چکی ہیں، جن میں لفظ ''تعلیل'' تک کا ترجمہ ہوا ہے، اس کی پہلی جلد کے شروع میں اکیڈمی کی جانب سے ایک تمہید ہے، جس میں الموسوعۃ الفقہیۃ عربی اور اردو کے تعارف کے ساتھ، فقہاء کی ذمہ داریاں، دور صحابہ تک ان ذمہ داریوں کی تکمیل کی

نوعیت، سلسلۂ اجتہاد، چار مشہور فقہی مکاتب پر اجماع، فقہ اور فقہاء کی اہمیت، فقہ کو انسائیکلوپیڈیائی انداز پر لکھنے کی ضرورت، اردو زبان میں اس کے ترجمے کی نزاکت واہمیت اور ترجمہ کو معیاری بنانے کے لیے اکیڈمی کی کوششوں پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے، چنانچہ فقہ اور فقہاء کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

''فقہاء مجتہدین اور اصحاب افتاء کی جگر سوزی و دیدہ ورانہ فکر ونظر سے اسلامی فقہ کا وہ سمندر اور بے بہا خزانہ وجود میں آیا جس کی نظیر نہیں، اتنا ہمہ گیر اور مالا مال قانونی ذخیرہ کسی قوم کے پاس نہیں، وحی الٰہی کی رہنمائی اور روشنی میں فقہاء اسلام کا دماغ جن بلندیوں اور باریکیوں تک پہنچا اس سے زیادہ کا تصور کرنا بھی مشکل ہے......اس لیے فقہ اسلامی نہ صرف مسلمانوں کا بلکہ پوری انسانیت کا قیمتی سرمایہ ہے اور فقہ اسلامی اسلام کی حقانیت اور اعجاز کو ثابت کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے''(موسوعہ فقہیہ اردو: ۱/ ۳۳)۔

اکیڈمی کے اس تمہیدی کلمات کے بعد وزارت اوقاف (کویت) کی جانب سے پیش لفظ ہے، جس میں فقہ اسلامی اور موسوعہ فقہیہ کا تعارف اور اس کی ترتیب کے مراحل پر روشنی ڈالی گئی ہے، اصل کتاب صفحہ (۱۰۵) سے شروع ہوتی ہے، جس کی مجموعی ضخامت (۴۹۷) صفحات ہے اور دیگر جلدوں کی ضخامت بھی اسی کے قریب قریب ہے، اس کی بعض جلدوں کی طباعت ۲۰۰۷ء اور ۲۰۰۸ء میں اور بیشتر جلدوں کی طباعت ۲۰۰۹ء میں جینون پبلیکیشنز اینڈ میڈیا (پرائیوٹ لمٹیڈ) نئی دہلی سے ہوئی ہے۔

۴۸- الفقہ المنہجی (۲۰۰۹ء):

یہ کتاب شامی علماء ڈاکٹر مصطفیٰ خن، ڈاکٹر مصطفیٰ بغا اور علی شربجی کی مشترکہ تالیف ''الفقہ المنہجی علی مذہب الامام الشافعی'' کا اردو ترجمہ ہے، مترجم مولانا عبدالحمید اطہر ندوی (بھٹکل) نے اس کا اردو نام ''مختصر فقہی احکام مع دلائل وحکم'' رکھا ہے، اس کتاب کی خصوصیت (جیسا کہ نام سے

ظاہر ہے) یہ ہے کہ اس میں اختصار کے پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اہم مسائل کا انتخاب کیا گیا ہے، مگر مسائل پیش کرنے میں دلائل اور حکمتوں کے بیان کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔

یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے، جس کی پہلی جلد میں طہارت، نماز، زکوۃ، حج، روزہ، نذر، قسم، شکار، ذبیحہ اور کفارات کا بیان ہے، جس کے شروع میں حضرت مولانا سید رابع حسنی ندوی (صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ و ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ) کا مقدمہ اور مولانا محمد ناصر اکرمی (ناظم: معہد امام حسن البناء شہید بھٹکل) کا عرض ناشر اور مولانا عبدالحمید صاحب کا عرض مترجم ہے، اس کے علاوہ مؤلفین کا پیش لفظ اور علم فقہ اور بعض فقہی اصطلاحات سے متعلق ایک طویل مقدمہ شامل کتاب ہے، اس جلد کی ضخامت (۵۰۵) صفحات ہے، جس کی اشاعت ''معہد امام حسن البنا شہید'' (بھٹکل) سے جنوری ۲۰۰۹ء محرم ۱۴۳۰ھ میں ہوئی ہے۔

کتاب کی دوسری جلد میں نکاح، مہر، طلاق، عدت، نفقہ، پرورش، رضاعت، لقیط، وقف، وصیت اور میراث سے متعلق مسائل کا بیان ہے، جس کے شروع میں حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی (جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا و ناظم: المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد) کا پیش لفظ ہے، اس جلد کی ضخامت (۴۶۰) صفحات ہے، جس کی اشاعت صفر المظفر ۱۴۳۱ھ فروری ۲۰۱۰ء میں ہوئی ہے۔

۴۹-فقہ الاقلیات (۲۰۰۹ء):

یہ کتاب ڈاکٹر صلاح الدین عبدالحلیم سلطان مستشار شرعی مجلس شؤن اسلامیہ، بحرین) کی تالیف کردہ ہے، جس کا ترجمہ مولانا ہشام الحق ندوی نے کیا ہے، مؤلف نے اپنی کتاب میں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ مسلم اقلیتوں کے حالات کے تناظر میں اجتہاد کے اصول ومناہج اور قواعد وضوابط پر غور وفکر کی ضرورت ہے، کیونکہ اس کی خرابی کے باعث مسلم معاشرہ انتشار و بے چینی کا شکار ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

''معاصر مسلمان معاشرہ کے انتشار یا اس کے مغربی معاشرہ میں تحلیل ہوجانے ...... پس ماندگی اور غلامی پر قانع ہوجانے کی اصل وجہ بعض ارباب اجتہاد یا مفتی حضرات کے منہج اور زاویہ نظر میں پائی جانے والی خرابی ہے'' (فقہ الاقلیات، از: ڈاکٹر صلاح الدین عبدالحلیم سلطان، ص: ۷، پیش لفظ)۔

مؤلف نے مقالہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے، پہلے حصہ میں ضوابط، منہجیت، اجتہاد، فقہ اور اقلیات کے لغوی و اصطلاحی مفہوم کو سمجھایا ہے، دوسرے حصہ میں اجتہاد کے منہجی ضوابط پر روشنی ڈالی ہے، جس میں ہم وطنی کے تصور کا استحکام، عمومی مسائل کے حل میں اجتماعی اجتہاد کی طرف رجوع، شرعی دلیل کے ساتھ قلبی خشیت کی موجودگی، عبادات اور معاملات دونوں میں ''فقہ المقاصد'' کو بنیادی حیثیت دینا، مختلف مسالک کی باہمی قربت، آسانی پر مبنی فقہ کا انتخاب وتدریج کی رعایت اور ممنوعات کے شرعی متبادل کے سلسلہ میں اجتہاد سمیت دس ضوابط بیان کئے گئے ہیں، ان ضوابط کے سلسلہ میں مؤلف لکھتے ہیں:

''یہ ضوابط عمومی طور پر نہ عمومی فقہ سے خارج ہیں اور نہ رخصت پسندانہ یا اباحیت پسندانہ فقہ (جیسا کہ بعض حضرات کا خیال ہے) کا مصداق ہیں، بہر حال یہ ایک نقطۂ نظر ہے جو میں نے پیش کیا ہے، اگر میں نے اچھا کیا ہے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں ...... اور اس میں غلطی ہوئی ہے تو یہ میری اور شیطان کی طرف سے ہے، اس پر میں اللہ تعالیٰ سے عفو کا طالب ہوں اور اپنی علماء برادری کی طرف سے تصحیح اور اصلاح کا خواہش مند ہوں'' (فقہ الاقلیات، از: صلاح الدین سلطان، ص: ۸، پیش لفظ)۔

تیسرے حصہ میں مذکورہ ضوابط کے مطابق فقہ الاقلیات سے متعلق اجتہاد کے عملی اور تطبیقی نمونے پیش کئے گئے ہیں، جیسے: اونچی ڈگری والے ممالک میں نماز اور روزہ کے اوقات، عربی کے علاوہ کسی زبان میں جمعہ کا خطبہ، غیر مسلم رشتہ داروں کے جنازہ میں شرکت، غیر مسلموں کے دفن کرنے کی جگہ میں مسلمانوں کی تدفین وغیرہ، چنانچہ مؤلف نے خطبۂ جمعہ سے متعلق ''یوروپی کونسل برائے افتاء وتحقیق (مؤلف جس کے رکن ہیں) کا ایک فتویٰ نقل کیا، جس کا کچھ

حصہ اس طرح ہے:

''اگر سامعین میں عربی زبان سمجھنے والے کم ہوں، یا بالکل نہ ہوں تو ایسی صورت میں ان کی زبان میں خطبہ دیئے جانے میں کوئی حرج نہیں، یہی امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے، جنہوں نے غیر عربی میں خطبہ کو جائز قرار دیا ہے'' (حوالہ سابق، ص: ۱۰۵)۔

فتویٰ نقل کرنے کے بعد مؤلف ذکر کردہ ضوابط سے تطبیق دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس میں ان مسلم اقلیتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے، جن کی زبان عربی کے علاوہ ہے، اس میں شرعی تقاضوں (کہ خطبہ شرعی فریضہ ہے) اور فقہ المقاصد (یہاں پر سامعین کی تفہیم) دونوں کی رعایت کی گئی ہے اور اس میں جمہور فقہاء کے خلاف امام ابوحنیفہ کے مسلک کو اختیار کیا گیا ہے، کیونکہ لوگوں کے حالات کے مطابق یہی زیادہ مناسب ہے۔

کتاب کی ضخامت (۱۳۰) صفحات ہے، جس کی اشاعت ایفا پبلی کیشنز دہلی سے ۲۰۰۹ء/ ۱۴۳۰ھ میں ہوئی ہے۔

۵۰- ہم طہارت کیسے حاصل کریں؟ (۲۰۰۹ء):

ڈاکٹر سعید بن علی بن وہف القحطانی کی کتاب ''طہور المسلم'' کا ترجمہ جناب محمد عرفان محمد عمر مدنی نے کیا ہے اور نظر ثانی کا کام ابو اسامہ نیاز احمد انصاری اور عبدالباسط عبدالعزیز مدنی نے انجام دیا ہے۔

کتاب کو نو فصلوں پر تقسیم کیا گیا ہے، جن میں طہارت کا مفہوم، اقسام، طہارت معنوی، طہارت حسی، طہارت کے ذرائع، پانی، مٹی، نجاست کی اقسام، شیر خوار بچہ کے پیشاب کو پاک کرنے کا طریقہ، فرش اور زمین صاف کرنے کا طریقہ، عورت کا ناپاک پلو صاف کرنے کا طریقہ، ماہوار کا خون صاف کرنے کا طریقہ، کتا کے جھوٹے برتن کو صاف کرنے کا طریقہ، دیگر جانوروں کا جھوٹا، بہتا خون، چمڑے کی دباغت، ودی، مذی اور منی کی صفائی کا طریقہ، جلالہ جانور

کا گوشت، شراب کا حکم، کافروں کے برتن کا حکم، قضائے حاجت میں قبلہ رو ہونے کا حکم، اس وقت گفتگو کرنا، ہڈی اور لید سے استنجاء کرنا، ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا، ناپاک آدمی کا اس میں غسل کرنا، وضو کے فرائض وارکان، موزہ، پگڑی اور پٹی پر مسح کا حکم، غسل، تیمّم، حیض، نفاس، استحاضہ اور سلسلِ بول وغیرہ کے احکام پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

کتاب کے بعض مضامین بعض فقہاء کی رائے سے ہٹ کر بھی ہیں، جیسے دودھ پیتے بچہ کے پیشاب سے پاکی کے سلسلہ میں مؤلف لکھتے ہیں:

''شیر خوار لڑکی کا پیشاب اگر کپڑے پر لگ جائے تو اس کا دھلنا ضروری ہے، جبکہ شیر خوار لڑکے کا پیشاب اگر کپڑے پر لگ جائے تو اس پر صرف چھینٹے مارنا ہی کافی ہے'' (ہم طہارت کیسے حاصل کریں، عنوان: شیر خوار لڑکی اور لڑکا کے پیشاب کے صاف کرنے کا طریقہ، ص: ۲۳)۔

اسی طرح مذی کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اگر جسم پر کہیں مذی لگ جائے تو اس جگہ کو بھی دھل لے، البتہ اگر کپڑے پر لگی ہو تو وہاں ایک چلو پانی لیکر چھینٹے مار لینا کافی ہے'' (حوالہ سابق، عنوان، مذی، ص: ۳۰)۔

اسی طرح ناپاکی کی حالت میں مسجد سے گزرنے کو جائز کہتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اگر جنبی مسجد کے اندر سے گزرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے: "**ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا**" (النساء: ۴۳) اسی طرح حائضہ اور نفساء بھی مسجد کے اندر سے گزر سکتی ہیں، بشرطیکہ مسجد کو گندا کرنے کا اندیشہ نہ ہو'' (حوالہ سابق، عنوان: مسجد میں ٹھہرنا، ص: ۱۱۷)۔

کتاب کی ضخامت (۱۸۸) صفحات ہے، جس کی طباعت واشاعت وزارۃ الشؤون الاسلامیۃ والاوقاف والدعوۃ والارشاد کے تحت المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد وتوعیۃ الجالیات (سعودی عرب) سے ہوئی ہے، کتاب پر سن طباعت درج نہیں ہے، مگر مترجم نے ترجمہ کی تکمیل پر ۴رمضان ۱۴۳۰ھ (۲۵/اگست ۲۰۰۹ء) لکھی ہے۔

۵۱-محرمات (حرام اشیاء وامور) (۲۰۰۹ء):

یہ شیخ محمد بن صالح المنجد کی کتاب کا ترجمہ ہے، جو ام محمد شکیلہ قمر (بنت ابوعدنان محمد منیر قمر) کے قلم سے ہے۔ جس پر نظر ثانی ابوعدنان صاحب نے کی ہے۔

اس کتاب میں شرک، سود، رشوت، حرام غذا، جھوٹی گواہی، اسبال ازار، سیاہ خضاب اور نوحہ خوانی وغیرہ سے متعلق بحث کی گئی ہے، کتاب کے شروع میں ابوعدنان محمد منیر قمر (ترجمان سپریم کورٹ الخبر، سعودی عرب) کا مقدمہ بھی شامل ہے۔

کتاب کی ضخامت (۱۴۵) صفحات ہے، جس کی طباعت توحید پبلیکیشنز بنگلور (کرناٹک) سے ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء میں ہوئی ہے۔

۵۲-نسوانی طبعی خون کے احکام (۲۰۰۹ء):

یہ شیخ عثیمین (ابوعبداللہ محمد بن صالح بن محمد عثیمین المقبل الوہیبی التمیمی: ۲۷/رمضان ۱۳۴۷ھ/ ۹/مارچ ۱۹۲۹ء ...... ۱۶/شوال ۱۴۲۱ھ/ ۱۰/جنوری ۲۰۰۱ء) کی تالیف الدماء الطبیعیۃ للنساء کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم حافظ ریاض احمد عاقب (مدرس مرکز ابن القاسم الاسلامی، محمود کورٹ بوسن روڈ، ملتان) ہیں، جبکہ اس پر نظر ثانی کا کام شیخ محمد رفیق اثری (شیخ الحدیث دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیروالا) نے انجام دیا ہے۔

کتاب کو سات فصلوں پر تقسیم کیا گیا ہے، جن میں حیض کے معنی وحکمت، حیض کا زمانہ اور مدت، حیض کے عوارض، حیض کے احکام، استحاضہ اور اس کے احکام، نفاس اور اس کے احکام اور مانع حیض وحمل اشیاء اور اسقاط حمل کے احکام کو مرکزی عنوان بنایا گیا ہے اور ہر حکم کو منصوص دلائل سے مزین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کتاب کی ضخامت (۸۸) صفحات ہے، جسے عبداللہ حنیف پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز، ملتان نے اپریل ۲۰۰۹ء/ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ کو شائع کیا ہے۔

۵۳-نماز چھوڑنے والے کا حکم (۲۰۰۹ء):

شیخ محمد بن صالح العثیمین (۱۳۴۷ھ-۱۹۲۷ء/ ۱۴۲۱ھ-۲۰۰۱ء) کی کتاب ''حکم تارک الصلاۃ'' کا ترجمہ ابوشعیب عبدالکریم عبدالسلام مدنی نے کیا ہے اور نظر ثانی کا فریضہ آفتاب عالم محمد انس مدنی اور قطب اللہ محمد اثری نے انجام دیا ہے۔

اس کتاب میں نماز چھوڑنے والے کا ملت اسلامیہ سے خارج ہونا اور اس بنیاد پر اس کے اوپر لاگو ہونے والے احکام کا ذکر ہے، مثلاً: ترک نماز کی وجہ سے کفر کا حکم لگانے کے بعد اس سے متعلق دنیوی احکام بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ اس سے ولایت کا حق ساقط ہو جائے گا، چنانچہ لکھتے ہیں:

''جن چیزوں میں اسلام نے اس پر ولایت کی شرط لگائی ہے، ان چیزوں میں سے کسی بھی چیز پر اس کو ولی بنانا جائز نہیں ہے، اور اس بنیاد پر وہ اپنی نابالغ اولاد وغیرہ کا ولی نہیں بن سکتا ہے اور نہ ہی وہ اپنی ولایت میں رہنے والی بیٹیوں اور ان کے علاوہ کی شادی کرسکتا ہے'' (نماز چھوڑنے والے کا حکم، عنوان: بعض دنیوی احکام کا بیان، ص: ۴۵)۔

اسی طرح اس (تارک صلاۃ) کے کفر کی وجہ سے اقرباء سے وراثت کا سقوط، مکہ اور حرم میں دخول کی حرمت، اس کے ہاتھ کے ذبیحہ کی حرمت، مرنے کے بعد جنازہ وغیرہ کی حرمت، مسلمان عورت سے نکاح کی حرمت اور ارتداد سے متعلق ہونے والے اخروی احکام کے اجراء کی بات لکھی گئی ہے۔

یہ کتاب (۷۵) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی طباعت و اشاعت دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد، سلّی، ریاض (سعودی عرب) سے ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۰۰۹ء میں ہوئی ہے۔

۵۴-فقہ کتاب وسنت (۲۰۱۰ء):

یہ یمنی عالم شیخ محمد صبحی بن حسن حلاق کی کتاب ''اللباب فی فقہ السنۃ والکتاب'' کا ترجمہ ہے، جو مولانا عمر فاروق بن عبدالعزیز سعیدی کے قلم سے ہے اور اس پر نظر ثانی مفتی عبدالولی خان نے کی ہے۔

اس کتاب میں احادیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل لکھے گئے ہیں، کتاب کو انیس (۱۹) ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، جن میں طہارت، نماز، روزہ، زکاۃ، حج، عمرہ، نکاح، طلاق، خلع، ایلاء، لعان، نفقہ، پرورش، خرید وفروخت، ضمانت وکفالت، قسم ونذر، منت، ذبح، شکار، قربانی، عقیقہ، حدود، کھانے کے آداب اور فرائض ومیراث وغیرہ سے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔

یہ کتاب (۷۱۲) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی اشاعت مکتبہ اسلام سے ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۰۱۰ء میں شائع ہوئی ہے۔

۵۵-سود کی تباہ کاریاں کتاب وسنت کی روشنی میں (۲۰۱۰ء):

دکتور سعید بن علی بن وہف القحطانی کی کتاب ''الرباء أضرارہ وآثارہ فی ضوء الکتاب والسنۃ'' کا ترجمہ جناب عنایت اللہ بن حفیظ اللہ السنابلی نے کیا ہے اور ابو المکرّم عبد الجلیل صاحب نے اس پر نظر ثانی کی ہے۔

کتاب کو پانچ ابواب اور ایک خاتمہ پر تقسیم کیا گیا ہے، پہلے باب میں ''سود اسلام سے پہلے'' کا عنوان لگایا گیا ہے اور اس کے تحت تین فصلوں میں سود کی تعریف، یہودیوں میں سود اور زمانۂ جاہلیت میں سود پر روشنی ڈالی گئی ہے، دوسرا باب ''سود کے بارے میں اسلام کا موقف'' کے نام سے قائم کیا گیا ہے، جس میں چار فصلوں کے ذریعہ سود پر تنبیہ، ربا الفضل، ربا النسیئۃ اور بیع العینہ کو بیان کیا گیا ہے، تیسرے باب کا عنوان ہے ''جن صورتوں میں کمی بیشی اور ادھار جائز

ہے'' اس کے تحت تین فصلیں ہیں، جن میں غیر مکیلی وموزونی چیزوں میں کمی بیشی اورادھار کے جواز پر اور کرنسی کے احکام پر بحث کی گئی ہے اور شبہات سے دور رہنے کی ترغیب دی گئی ہے، چوتھے باب میں عصر حاضر کے سودی مسائل سے متعلق بعض فتاوے نقل کئے گئے ہیں۔ پانچواں باب ''سود کی تباہ کاریاں، مفاسد، خطرات اور نقصانات'' کے نام سے قائم کیا گیا ہے اور اخیر میں خاتمہ کے عنوان سے اہم نتائج کا ذکر کیا گیا ہے۔

یہ کتاب (۱۹۸) صفحات پر مشتمل ہے، جس پر ناشر وطابع کا نام ذکر نہیں ہے، مگر لگتا ہے کہ وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد ریاض (سعودی عرب) سے اس کی طباعت ہوئی ہے، کیونکہ مترجم نے مذکورہ ادارہ سے منسلک جناب ابوالمکرّم عبدالجلیل کا اس طرح سے شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے طباعت میں تعاون کیا ہے۔

کتاب کی تفصیلات میں سن طباعت بھی ذکر نہیں ہے، مگر مؤلف کے مقدمہ کے آخر میں ۱۴۰۵ھ (۱۹۸۴ء) درج ہے اور مترجم کے نام ترجمہ کی اشاعت کی اجازت کے حوالہ سے مؤلف کے خط کا عکس موجود ہے، جس پر ۱۱/ ۵/ ۱۴۳۱ھ (۲۵/ اپریل ۲۰۱۰ء) کی تاریخ لکھی ہوئی ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب کا عربی ایڈیشن ۱۹۸۴ء میں اور اردو ترجمہ ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء میں شائع ہوا ہے۔

۵۶-افواہوں کی شرعی حیثیت (۲۰۱۰ء):

ڈاکٹر سعد بن ناصر بن عبد العزیز الشثری کی کتاب: ''**مقاصد الشريعة الاسلاميه فى المحافظة على ضرورة العرض ووسائلها من خلال محاربة الشائعات**'' کا ترجمہ ابواسعد قطب محمد الاثری نے کیا ہے۔

کتاب کو چار حصوں میں تقسیم کیا لیا ہے: پہلی فصل میں افواہوں کو پھیلانے، اس کو رواج دینے اور ان کی تصدیق کرنے کے احکام بیان کئے گئے ہیں، دوسری فصل میں لوگوں کی

عیب جوئی کی حرمت، مطعون کی حرمت، غیبت کا حکم اور حکمراں طبقہ اور عام مسلمانوں کی غیبت میں فرق کیا لیا ہے، تیسری فصل میں عزت وآبرو کی حفاظت کی مصلحت کے لئے حد قذف، لوگوں کو مطعون کرنے کی سزا وغیرہ بیان کی گئی ہے اور چوتھی فصل میں غلط افواہوں کی نشر واشاعت کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

کتاب کی مجموعی ضخامت (۸۷) صفحات ہے، جس کی طباعت واشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء میں مکتبہ دعوۃ وتوعیۃ الجالیات، ربوہ، ریاض (سعودی عرب) سے ہوئی ہے۔

۵۷-خضاب کی شرعی حیثیت (۲۰۱۰ء):

ڈاکٹر سعید بن علی بن وہف القحطانی کے رسالہ نور الشیب وحکم تغییرہ کا ترجمہ ابوعبداللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی نے کیا ہے، جس میں بالوں یک سفیدی اور اسے بدلنے سے متعلق احادیث اور فقہاء کے اقوال ذکر کئے گئے ہیں۔

یہ رسالہ (۳۳) صفحات پر مشتمل ہے، جس پر سن طباعت اور مطبع کی تفصیلات موجود نہیں ہیں، مگر ترجمہ پر مؤلف کے توثیقی کلمات کے آخر میں ۱۱/ جمادی الاولی ۱۴۳۱ھ (۲۵/ اپریل ۲۰۱۰ء) کی تاریخ درج ہے، جب کہ رسالہ کے مقدمہ پر ۲۷/ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ (۲۲/ جولائی ۱۹۹۸ء) کی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔

۵۸-ثمرۃ النجاح (۲۰۱۰ء):

نور الایضاح کا یہ ترجمہ اور تشریح مولانا ثمیر الدین قاسمی (سابق استاذ حدیث: جامعہ اسلامیہ مانچسٹر، انگلینڈ) کے قلم سے ہے، یہ ترجمہ دو جلدوں میں ہے، جس کی پہلی جلد باب صلاۃ المریض پر مکمل ہوتی ہے اور دوسری جلد کتاب الصوم سے کتاب الحج تک مکمل ہوتی ہغ۔

کتاب کی طباعت جامعہ روضۃ العلوم نیا نگر جھارکھنڈ کے زیر اہتمام ایچ، ایس

آفسیٹ پرنٹرز، دریا گنج نئی دہلی سے مارچ ۲۰۱۰ء (رجب ۱۴۳۱ھ) میں ہوئی ہے۔

۵۹-متعہ کی حقیقت (۲۰۱۰ء):

یہ شیخ عثمان بن محمد الخمیس کی کتاب کا ترجمہ اور تلخیص ہے، جو مولانا فضل الرحمٰن رحمانی ندوی مدنی کے قلم سے ہے۔

اس کتاب میں قرآن وحدیث اور اجماع امت سے متعہ کی حرمت، شیعہ کے دلائل اور ان کا جائزہ، ہاشمی عورت سے متعہ، مجوسی عورت سے، شادی شدہ عورت سے اور زنا کار عورت سے متعہ، مدت متعینہ کی حد بندی، عدم جماع کی شرط پر متعہ، متعہ اور نکاح شرعی میں فرق اور متعہ کے مفاسد پر روشنی ڈالی گئی ہے، کہ متعہ کے مفاسد میں سے یہ ہے کہ ایک آدمی خود اپنی بیٹی سے نکاح کرنے والا ہوسکتا ہے، جیسے: کسی ملک کی عورت سے متعہ کیا، جس کی وجہ سے وہ حاملہ ہوگئی، پھر پندرہ بیس سال بعد وہاں جاکر متعہ کرے تو ہوسکتا ہے اس بار اس کی بیٹی ہی اس کے حصہ میں آئے، یا اس شخص کا بیٹا اس ملک میں جاکر اس لڑکی سے (جو کہ اس کے باپ کے نطفہ سے ہونے کی وجہ سے اس کی بہن ہوگی) سے متعہ کرے تو یہ اپنی بہن سے متعہ کرنا ہوا، اسی طرح متعہ کے اعتقاد سے عورت کی عزت پامال ہوتی ہے اور یہ بازارِ جنس میں اسے نیلام کرنے کا ذریعہ ہے، اسی طرح متعہ جائز قرار دینے سے زنا کا دروازہ کھل جاتا ہے اور زانی مرد و عورت متعہ کے نام سے شہوت رانی کرتے ہیں، اسی لیے متعہ کی حرمت پر امت کا اجماع واتفاق ہے۔

کتاب کی ضخامت (۸۳) صفحات ہے، جس کی اشاعت عقیدہ لائبریری سے ۱۴۳۱ھ ۲۰۱۰ء میں ہوئی ہے۔

۶۰-تحفۂ طلبہ در احکام ضروریات شرعیہ (۲۰۱۰ء):

یہ رسالہ ''الدرر البهية فيما يلزم على المكلف من العلوم الشرعية'' کا اردو ترجمہ ہے، جس

کے مؤلف شافعی عالم ابوبکر بن محمد شطار رحمہ اللہ (۱۲۶۶-۱۳۱۰ھ/ ۱۸۵۰-۱۸۹۳ء) اور مترجم ڈاکٹر عبدالحمید اطہر ندوی بھٹکلی ہیں۔

اس رسالہ میں فقہی احکام کو انتہائی اختصار وجامعیت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور ساتھ ہی عقائد واخلاقیات سے بھی تعرض کیا گیا ہے، تاکہ مبتدی طلبہ اور علوم عصریہ میں مصروف لوگوں کے سامنے اسلام کی ضروری تعلیمات آجائیں، چنانچہ اس میں طہارت وپاکی، وضو، موزوں پر مسح، تیمّم، غسل، حیض ونفاس، نمازوں کے اوقات وشرائط، مسافر کی نماز، نفل نمازیں، میت سے متعلق احکام، نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ، زکوۃ کا بیان، نصاب، روزے کا بیان، اعتکاف کا بیان، حج، عمرہ، طواف، احرام اور سعی کا بیان وغیرہ عناوین پر اختصار کے ساتھ مسائل کے احاطہ کی کوشش کی گئی ہے۔

فقہی مسائل سے پہلے یقین وتصدیق، خدا اور رسول سے متعلق عقائد وغیرہ پر مختصراً گفتگو کی گئی ہے اور آخر کتاب میں ''خاتمہ'' کے عنوان سے خاتمہ بالخیر کی دعاء، گناہوں سے فوری توبہ، مذموم صفات سے اجتناب اور اخلاق حمیدہ سے مزین ہونے کی تلقین کی گئی ہے، نیز صفات مذمومہ اور اخلاق حمیدہ کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ شروع میں مؤلف کا پیش لفظ بھی ہے، جس میں فقہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جان لو کہ سب سے جلیل القدر اور فخر کے اعتبار سے سب سے عظیم علم فقہ کا علم ہے، جو قرآن وحدیث سے مستنبط ہے...... سفیان بن عیینہ رضی اللہ نے کہا ہے: نبوت کے بعد کسی کو علم اور فقہ سے بڑھ کر افضل چیز عطا نہیں کی گئی'' (تحفۂ طلبہ در احکام ضروریات شرعیہ، پیش لفظ، ص:۶)۔

پیش لفظ سے پہلے عرض مترجم ہے، جس میں ترجمہ نگار نے اس رسالہ کی جامعیت ونافعیت پر روشنی ڈالی ہے، رسالہ کی ضخامت (۴۸) صفحات ہے، جسے ''دار احیاء تراث الفقہ الاسلامی، بھٹکل (کرناٹک)'' نے نومبر ۲۰۱۰ء (ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ) میں شائع کیا ہے۔

☆☆☆

چھٹی فصل :

کچھ اور کتابوں کے ترجمے

وضاحت:

آگے کی سطروں میں کچھ ایسی کتابوں کے ترجمے پیش کیے جا رہے ہیں جن کے مؤلف ومترجم کے زمانہ اور علمی سرگرمیوں پر نظر کرتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ بلاشبہ یہ ترجمے اسی پچاس سال (۱۹۶۰ء سے ۲۰۱۰ء) کے درمیان ہی کیے گئے ہوں گے، بلکہ بعض کتابوں کے بارے میں تو اندازہ ہوتا ہے کہ چار پانچ سالوں قبل (۲۰۰۵ء-۲۰۱۰ء) کے درمیان ہی ان کا ترجمہ ہوا ہوگا، مگر انٹرنیٹ سے حاصل کی گئی ان کتابوں کی تفصیلات میں ان کے سن اشاعت کی صراحت نہیں مل سکی، اس لیے ایسی کتابوں کے لیے الگ فصل قائم کردی گئی ہے۔

ترجمہ شدہ کتابوں کا مختصر تعارف:

۱-فتاوی الصیام:

یہ کتاب شیخ محمد بن صالح العثیمین (۱۳۴۷ھ-۱۹۲۸ء/۱۴۲۱ھ-۲۰۰۱ء) اور شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین کی جانب سے صادر کیے گئے روزے سے متعلق فتاوی کا مجموعہ ہے۔ نیز اس میں شیخ محمد بن صالح کی طرف سے روزہ، نماز، تراویح اور زکاۃ سے متعلق مزید مسائل کا اضافہ بھی ہے۔

کتاب پر مترجم کا نام نہیں ہے، لیکن عرض ناشر میں جناب عبدالمالک مجاہد نے

ادارے کے کارکن شکیل احمد سلفی اور محمد اقبال صاحب کا اس طرح شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے اس کتاب کے ترجمہ اور نظر ثانی میں میری مدد کی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شکیل احمد سلفی صاحب اس کے مترجم ہیں۔

کتاب کو آٹھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور آخر میں روزے سے متعلق مذکورہ دونوں بزرگوں کے فتاوی نقل کئے گئے ہیں، اس کتاب کی ضخامت (۱۳۵) صفحات ہے، جس کی اشاعت مکتبہ دار السلام لاہور سے ہوئی ہے، اس کتاب پر سن طباعت درج نہیں ہے اور نہ ہی عرض ناشر اور مقدمہ کے آخر میں کوئی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔

۲-ارکان ایمان واسلام:

شیخ محمد جمیل زینو کی کتاب کا ترجمہ جناب محبوب احمد عاصم (جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض) نے کیا ہے، جس میں توحید ورسالت کے علاوہ وضو، نماز، زکاۃ، روزہ، حج وغیرہ کے مسائل پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

مترجم نے کتاب کی خصوصیات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

''مؤلف نے نہایت آسان انداز سے اسلام کے بنیادی مسائل اور احکام کی قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت کی ہے، جو ہر قسم کے مذہبی اور فرقہ وارانہ تعصّبات سے بالاتر ہے، ہر مسئلہ کے ساتھ کوئی آیت یا حدیث بطور دلیل ذکر کی گئی ہے، تاکہ ہر مسلمان براہ راست اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے رہنمائی حاصل کر سکے، پھر یہ کہ دلیل کے طور پر صرف صحیح اور قابل اعتماد احادیث بیان کی گئی ہیں؛ تاکہ قارئین کو ضعیف احادیث اور من گھڑت قصے کہانیوں سے محفوظ رکھا جاسکے'' (ارکان اسلام وایمان، ص: ۱۳، مقدمہ از: مترجم)۔

یہ کتاب (۱۵۹) صفحات پر مشتمل ہے، جس میں (۶۲) مرکزی عناوین کے تحت سینکڑوں مسائل مذکور ہیں، تاہم انٹرنیٹ سے حاصل کئے گئے اس نسخہ پر سن طباعت اور مطبع کی

تفصیلات درج نہیں ہیں۔

۳-فتاوی مکیہ:

یہ شیخ محمد بن صالح العثیمین (۱۳۴۷ھ-۱۹۲۷ء/۱۴۲۱ھ-۲۰۰۱ء) کے عربی فتاوی کا ترجمہ ہے، جس میں پچاس سوالات اور جوابات ہیں، ان میں سے رمضان میں عمرہ کی فضیلت، اضطباع کا مسئلہ، حطیم کے اندر سے طواف کا حکم، غلاف کعبہ سے چمٹنے کے سلسلہ میں شریعت میں کوئی اصل نہ ہونا، عورتوں کے لیے رمل کا حکم، طواف وسعی کے دوران علمی مباحثہ میں حرج نہ ہونا، طواف کے ہر شوط کے لیے دعاء کی تعیین کا بدعت ہونا اور ملتزم کے پاس ٹھہرنے کا مشروع ہونا وغیرہ عناوین خاص کر قابل ذکر ہیں۔

فتاوی میں حلق سے متعلق شیخ اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جو شخص گنجا ہو یا پہلے اپنا سر منڈوا چکا ہو تو اس کے اوپر سے حلق وتقصیر کا حکم ساقط ہوجائے گا ......سر کے بعض حصہ کا منڈوانا یا کٹوانا کافی نہ ہوگا ......ضروری ہے کہ حلق وتقصیر پورے سر کی ہو'' (فتاوی مکیہ، ص:۱۷)۔

یہ کتاب (۳۸) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی اشاعت شعبۂ نشر واشاعت مرکز الدعوۃ والارشاد (سعودی عرب) سے ہوئی ہے، انٹرنیٹ سے لی گئی اس کتاب پر سن طباعت درج نہیں ہے۔

۴-روزہ کے ستر مسائل:

یہ شیخ محمد بن صالح المنجد کی کتاب کا ترجمہ ہے، جو جناب شمس الحق اشفاق اللہ کے قلم سے ہے اور اس پر نظر ثانی کا کام جناب مشتاق احمد کریمی نے انجام دیا ہے۔

اس کتاب میں سولہ (۱۶) مرکزی عناوین کے تحت روزہ سے متعلق ستر مسائل بیان کئے گئے ہیں اور ہر مسئلہ پر نمبر بھی ڈال دیا گیا ہے۔

کتاب کی ضخامت (۵۲) صفحات ہے، جس کی اشاعت مکتبہ دعوۃ توعیۃ الجالیات، ربوہ، ریاض (سعودی عرب) سے ہوئی ہے، مگر اس پر تاریخ طباعت درج نہیں ہے۔

۵- روزہ، تراویح اور زکاۃ سے متعلق اہم احکام ومسائل:

شیخ محمد بن صالح العثیمین کی کتاب: "**فصول فی الصیام والتراویح والزکاۃ**" کا اردو ترجمہ جناب عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ نے کیا ہے۔

یہ کتاب آٹھ فصلوں، چند فتووں اور ایک ضمیمہ پر مشتمل ہے، جس میں روزہ کا حکم، حکمت، مریض ومسافر کے لیے روزہ، مفسدات صیام، تراویح، زکوۃ کے فوائد، زکاۃ کے مصارف، زکاۃ فطر اور کیفیت زکاۃ وغیرہ سے بحث کی گئی ہے۔

کتاب کی ضخامت (٦٦) صفحات ہے، جس کی اشاعت دفتر تعاون برائے دعوت وتوعیۃ الجالیات، ربوہ، ریاض (سعودی عرب) سے ہوئی ہے، کتاب پر سن اشاعت درج نہیں ہے۔

٦- نذر ونیاز اور دعا کی قبولیت:

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز (مفتی اعظم سعودی عرب، متوفی: ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء) کی کتاب: "**اقامة البراهين على من استغاث بغير الله أو صدق الكهانة والعرافين**" کا ترجمہ مکتبہ دارالسلام کی جانب سے کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ اور ان کے لیے نذروں کا حکم اور بدعیہ اور شرکیہ اوراد وظائف کو معمول بنانے کا حکم بیان کیا گیا ہے، جو دراصل شیخ نے تین الگ الگ رسالوں کی شکل میں لکھا تھا، پھر ان کو جمع کرکے "اقامۃ البراہین" نام رکھا۔

یہ کتاب (۴۲) صفحات پر مشتمل ہے، جس کی اشاعت وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد کے تحت دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد وتوعیۃ الجالیات، ریاض (سعودی

عرب) سے ہوئی ہے، اس کتاب پر مترجم کی حیثیت سے کسی شخص کا نام نہیں ہے، بلکہ ادارہ کی طرف نسبت ہے اور سن طباعت بھی درج نہیں ہے۔

۷-شریعت محبوبیہ:

قسطنطنیہ کی عدالت کے حکام نے ''قوانین دیوانی شرعی'' کو عربی زبان میں مرتب کرکے شائع کیا تھا، اس کی افادیت کے پیش نظر جناب مولانا محمد ہاشم صاحب نے اردو زبان میں ''شریعت محبوبیہ'' کے نام سے اس کا ترجمہ کیا ہے، ترجمہ میں الفاظ کی رعایت بہت کم کی گئی ہے، اس لحاظ سے اس کو ''ترجمانی'' بھی کہا جاسکتا ہے۔

اس کتاب کی تفصیلات ہم نے جہاں سے اخذ کی ہیں، وہاں اس کے سن اشاعت اور مطبع کی وضاحت نہیں مل سکی (دیکھئے: اردو زبان میں علوم اسلامی کا سرمایہ، (سہ ماہی ''حراء'' کا خصوصی شمارہ، المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد، ص: ۲۰۳)۔

۸-معلم الفقہ:

یہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی (۱۲۶۴ھ-۱۳۰۴ھ) کے عربی مجموعۂ فتاوی کا ترجمہ ہے، جو مولانا برکت اللہ رضا لکھنوی فرنگی محلی نے کیا ہے۔

یہ کتاب تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، جن کو ملا کر ایک ساتھ شائع کیا گیا ہے، پہلی جلد میں کتاب الکفر والایمان، کتاب العلم والعلماء، طہارت، حوض، انجاس، مساجد، صلاۃ، جنائز، تجہیز وتکفین، رویت ہلال، صوم، صدقۃ الفطر، زکاۃ اور حج کے ابواب ہیں۔ جن کی ضخامت (۴۸۰) صفحات ہے۔

دوسری جلد میں نکاح، مہر، رضاع، جہیز، طلاق، ظہار، ثبوت نسب، عقیقہ وختنہ، تفریق، مفقود، تولیہ، حلف، وقف، احکام اہل الذمہ، بیع، تصرف، ربا، قرض ورشوت، اکل وشرب اور

لباس وزینت سے متعلق بحثیں ہیں، جس کی ضخامت (۲۹۳) صفحات ہے اور تیسری جلد میں ہبہ، وصایا، دعوی، قضاء، شہادۃ، وراثت، بیعت وخلافت، اقرار، صلح، غصب، شفعہ، رہن، اجارہ، تعزیر، قصاص، حوالہ، مناقب، نوادر، تقلید، ذکر، صید، اضحیہ، جہاد اور متفرقات کے عنوان سے بحث کی گئی ہے، جس کی ضخامت (۳۱۵) صفحات ہے۔

یہ کتاب میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی سے طبع ہوئی ہے، راقم کے سامنے اس کا جو نسخہ ہے اس پر سن طباعت درج نہیں ہے۔

۹-کاغذی کرنسی:

یہ کتاب ''**الورق النقدی، حقیقته، تاریخه، حکمته**'' کا ترجمہ ہے، جس کے مترجم پروفیسر نور احمد شاہتاز ہیں۔

اس کتاب میں مختلف دھاتوں کے سکے، کاغذی کرنسی اور موجودہ دیگر کرنسیوں سے متعلق تفصیلی گفتگو کی گئی ہے، اس کتاب کی ضخامت اور سن اشاعت وغیرہ کا علم اس حقیر کو نہیں ہوسکا۔

☆☆☆

خاتمۃ البحث

غرض ہندوستان میں اردو کی پیدائش کے بعد ہی سے فقہ اسلامی کے موادکواس زبان میں منتقل کیا جانے لگا اور انیسویں صدی کے شروع ہی سے بنیادی کتب کے ساتھ اردو ترجموں کا بھی پتہ لگتا ہے، البتہ بیسوی صدی کے نصف تک، بلکہ ۱۹۸۰ء کے قریب تک ترجمہ کا رجحان نسبتاً کم اور بنیادی فقہی کتب مرتب کرنے کا رجحان زیادہ رہا ہے، لیکن ۱۹۸۰ء کے بعد سے ترجمہ کے رجحان میں کافی اضافہ ہوا اور متعدد ضخیم کتابوں کے ترجمے ہوئے، اس سے قبل ایک تو ترجمے کم ہوئے، دوسرے یہ کہ وہ ترجمے اردو زبان کے زمانۂ طفولیت کے تھے۔ جس بنا پر بعد کے لوگوں کے لیے وہ زیادہ قابل استفادہ نہیں رہے، چنانچہ اس عہد میں ترجمہ شدہ کتابوں میں سے بھی بعض کا از سرنو ترجمہ کیا گیا اور متعدد نئی کتابوں کے ترجمے کئے گئے۔ حتی کہ فقہ اسلامی کا کوئی ایسا موضوع اور گوشہ نہیں رہا، جس میں اردو زبان میں ترجمہ موجود نہ ہو۔

بیسویں صدی کا آخر خاص طور سے سائنس وٹکنالوجی کے عروج اور جدید مواصلات کی حیرت انگیز ترقی کا زمانہ کہلاتا ہے، اس مدت میں سائنس وٹکنالوجی اور جدید ذرائع وسہولیات کی وجہ سے ہزار ہا ایسے مسائل پیدا ہوئے، جنہوں نے علماء کو فقہی نقطۂ نظر سے غور وفکر کی دعوت دی، چنانچہ علماء اس طرف متوجہ ہوئے اور علمی ناپختگی، مادیت اور خدا ناترسی کے اس زمانہ میں انفرادی اجتہاد کے بجائے اجتماعی غور وفکر کی راہ کو محتاط سمجھا گیا اور اس سلسلہ میں عالم اسلام اور دیگر ممالک میں متعدد فقہ اکیڈمیاں قائم ہوئیں، جیسا کہ اس ضمن میں جدہ اکیڈمی، مکہ اکیڈمی، یوروپی کونسل اور اسلامک فقہ اکیڈمی وغیرہ کے نام خاص طور پر لیے جاسکتے ہیں۔ ان اکیڈمیوں سے قدیم، پختہ

علم اور تجربہ کار علماء کے ساتھ جدید فضلاء کو بھی وابستہ کیا گیا اور ان کو غور وفکر کے متنوع پہلو اور اسلوب دینے کے لیے عصر حاضر اور ماضی قریب کے متعدد علماء عرب کی جدید تحقیقات اور مقالات کے ترجموں کا سلسلہ شروع کیا گیا، چنانچہ بیسویں صدی کے اواخر اور اکیسویں صدی کے اوائل میں جدید موضوعات پر متعدد ترجمے ہوئے۔

اس طرح اکیسویں صدی کی پہلی دہائی تک کہا جا سکتا ہے کہ اردو داں مسلمان طبقہ کے پاس قدیم علماء کی کتابوں کے بھی ترجمے وافر مقدار میں ہو گئے، نصابی کتابوں کے بھی متعدد و متنوع ترجمے ہیں اور جدید مسائل پر بھی خاصا مواد اردو میں موجود ہے۔ چنانچہ اس مقالہ میں ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۰ء کی دہائی کے (۷) ترجمے، دوسری دہائی کے (۱۵) ترجمے، تیسری دہائی کے (۳۹) ترجمے، چوتھی دہائی کے (۳۶) ترجمے، پانچویں دہائی کے (۶۰) ترجمے اور مزید (۹) ترجمے اور مجموعی طور پر (۱۶۶) ترجمے کا تعارف اور تاریخی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

☆☆☆